بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوانِ آشکار

حضرت سچل سرمست رحؒ کا فارسی مجموعۂ کلام

●●●●●●

جلد دوم

غزلیات ردیف المیم تا ردیف الیائی اور
مستزادات، ترجیعات و رباعیات

مع اردو ترجمہ

از

قاضی علی اکبر درازی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیغام

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی ہے کہ محکمۂ اوقاف صوبۂ سندھ، سندھ کے مشہور روحانی پیشوا، شاعر ہفت زبان حضرت بچل سرمستؒ کا فارسی مجموعہ کلام "دیوانِ آشکار" اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

گو شاعر ہفت زبان کی حیثیت سے حضرت بچل سرمست کا کلام سندھی سرائیکی اور اردو وغیرہ میں بھی ملتا ہے لیکن ان کی فارسی شاعری اپنے اسلوب اور آہنگ کے اعتبار سے دیگر زبانوں کی شاعری کے مقابلے میں زیادہ پُر اثر اور مبلّغ ہے۔ فارسی سے عام عدم واقفیت کی بنا پر اس زبان کا ادبی اور دینی سرمایہ قومی زبان میں منتقل کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اور حضرت بچل سرمست کا فارسی کلام کیونکہ علمی، ادبی اور دینی اعتبار سے جامع ہے۔ اس لئے "دیوانِ آشکار" اردو میں منتقل ہونا اُردو کے علمی و ادبی سرمائے میں گراں قدر اضافہ ہے۔

میں دیوانِ آشکار کی اُردو ترجمہ کے ساتھ اشاعت پر چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف سندھ کو دلی مُبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے یہ علمی اور دینی خدمت انجام دے کر ایک اچھی مثال قائم کی ہے۔

(مسعود زمان)

ایم۔ مسعود زمان
چیف سیکرٹری سندھ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

سندھ کی سوہنی دھرتی بے شمار صاحب کمال بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام کو اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہے۔ سات زبانوں میں عارفانہ کلام کہنے والے اور فلسفۂ وحدت الوجود پر یقین رکھنے والے صوفی شاعر سائیں بچل سرمستؒ ان بزرگ شخصیتوں میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے سندھی، فارسی، عربی، اُردو، سرائیکی، ہندی اور پنجابی میں شعر کہے۔ سندھی اور اُردو کلام میں انہوں نے اپنا تخلص "بچل" اور "سچو" اور فارسی میں "آشکارا" اور "خدائی" استعمال کیا۔ "آشکارا" کی مناسبت سے ان کا سب سے مشہور فارسی مجموعہ کلام دیوان آشکار کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ کتاب سراسر عارفانہ اور صوفیانہ کلام پر مشتمل ہے جسے پڑھنے والا خود کو روحانی دنیا میں گم پاتا ہے۔ ان اشعار میں اس حقیقی بچل کی جگمگاتی ہوئی تصویر نظر آتی ہے جو حق کا متلاشی ہے اور عشق حقیقی سے سرشار ہے۔

"دیوانِ آشکار" کو سب سے پہلے مولوی نور الحق نے مرتب کیا تھا اور اسے خیر پور کے حاکم میر علی مراد خان تالپور (المتوفی ۱۸۹۴ء) نے ۱۹ ویں صدی کے اوائل میں نولکشور پریس لکھنؤ سے شائع کرایا تھا۔ خیر پور ہی کے ایک صاحب علم قاضی علی اکبر درازی مرحوم نے کافی عرصہ پہلے "دیوان آشکار" کا اُردو ترجمہ کیا تھا۔ گورنر سندھ لیفٹیننٹ جنرل ایس ایم عباسی کی خواہش پر ہم نے اس اُردو ترجمہ کے ساتھ دیوان آشکار کی اشاعت کا بندوبست کیا۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

ہم نے پہلی جلد جو حضرت بیچل سرمست رح کی مختصر سوانح حیات اور ان کی ردیف الالف تا ردیف المیم غزلیات پر مشتمل ہے نومبر ۱۹۸۰ء میں اہلِ علم کی خدمت میں پیش کی تھی اور اس کے ساتھ ہی اپنے اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ ہم دوسری جلد کی اشاعت کا بھی جلد بندوبست کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ایک برس بعد ہی اردو ترجمہ کے ساتھ "دیوان آشکار" کی دوسری جلد پیش کر رہے ہیں جو حضرت بیچل رح کی ردیف المیم تا ردیف الیائے فارسی غزلیات کے علاوہ ان کی چند مستزاد، رباعیات اور فردیات پر مشتمل ہے

ہمیں امید ہے کہ دو جلدوں پر مشتمل یہ کتاب حضرت خواجہ عبدالوہاب فاروقی المعروف بہ بیچل سرمست رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین، اہلِ علم و دانش، اساتذہ، شعراء اور صوفیائے کرام کی خصوصی توجہ حاصل کر سکے گی اور محققین کے لئے معاون ثابت ہو سکے گی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

حاجی عبدالرحمٰن

چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف سندھ حیدرآباد

غزلیات

اردو ترجمہ

مستم کہ بد و مستم من غیر نمیدانم
دیوانہ از و مستم من غیر نمیدانم

میں مست ہوں اور اس کا مست ہوں۔ میں غیر کو نہیں جانتا۔ میں اس کا دیوانہ ہوں، میں غیر کو نہیں جانتا۔

(1) شوری بدل افگندہ نی خواجہ نی من بندہ
نی مردہ نی زندہ من غیر نمیدانم

دل کے اندر شور خرشہ ڈال دی ہیں نہ آقا ہوں نہ بندہ ہوں نہ مردہ ہوں نہ زندہ ہوں، میں غیر کو نہیں جانتا۔

دلبر ز درم آمد ناگہ ببرم آمد
خود خود ببرم آمد من غیر نمیدانم

محبوب دروازے سے گزر کر اندر آیا اور اچانک سر پر کھڑا ہو گیا اور خود بخود میری بغل میں آیا۔ میں غیر کو نہیں جانتا۔

او جانست من جسمم مسماست کہ من اسمم
واللہ بخدا قسمم من غیر نمیدانم

وہ جان ہے میں جسم ہوں، وہ مسمّی ہے میں اسم ہوں۔ خدا کی قسم میں غیر کو نہیں جانتا۔

من مست شرابستم از خویش خرابستم
نی آب سرابستم من غیر نمیدانم

میں شراب (وحدت) سے مست ہوں اور اپنے ہوش میں حواس میں نہیں ہوں۔ نہ آب ہوں نہ سراب ہوں۔ میں غیر کو نہیں جانتا۔

ز مست نخود رستہ بد و نیک ہمہ شستہ
از کشتہ سربستہ من غیر نمیدانم

مرد وہ ہے جو اپنے آپ سے آزاد ہوا اور تمام نیک اور بد کو دھو ڈالا۔ وہ پوشیدہ شہید ہے۔ میں غیر کو نہیں جانتا۔

این گم شد و آن گم شد آزاد ز ہر غم شد
بس محو ہمہ دم شد من غیر نمیدانم

یہ گم ہوا اور وہ گم ہوا۔ ہر غم سے آزاد ہوا۔ پھر ہر وقت عالم استغراق میں رہا۔ میں غیر کو نہیں جانتا۔

این جوید آن جوید این پوید این بوید
آشکارہ چنین گوید من غیر نمیدانم

یہ ڈھونڈتا ہے، وہ ڈھونڈتا ہے، ادھر دوڑتا ہے اُدھر دوڑتا ہے۔ آشکارا تو بس یوں کہتا ہے کہ میں غیر کو نہیں جانتا۔

(1) منهنجي دل ۾ عشق ۽ مستي وڌي ڇڏيو آهي، ان ڪري نه آقا آهيان ۽ نه بندو آهيان، نه مردو آهيان ۽ نه ئي زنده آهيان. انهيءَ مستيءَ جي سبب ڪري آهيان، سواءِ غير کي نه ٿو ڄاڻان.

چون زخود رفتم خدا را یافتم
چون خدا را یافتم سر باختم

ایما تولوا چو گفته یار ما
ثم وجه الله را بشناختم

چون شدم واقف ازیں اسرار پس
از کفر و اسلام روی تافتم

جز شناسی خود کسی را راه نیست
گرچه ابلق روز و شب تاختم

هست مخفی و آشکارا یار یار
در دل و جان همچنیں بشناختم

اردو ترجمہ

میں جب اپنی ہستی سے دستبردار ہوا تو خدا کو پالیا۔ جب خدا کو پالیا تو سر قربان کر دیا۔

جب محبوب نے اَیْنَمَا تُوَلُّوْا (جدھر بھی منہ پھیرو گے) فرمایا میں نے "ثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ" (ادھر اللہ کا رخ ہوگا) کے راز کو سمجھ لیا۔

میں جب ان اسرار سے آگاہ ہوا تو کفر اور اسلام سے منہ موڑ لیا۔

اپنے آپ کو پہچاننے کے سوائے کسی کو صحیح راستہ نہیں ہاتھ آتا اگرچہ میں نے لیل و نہار کے گھوڑے کو بہت دوڑایا۔

اے آشکارا محبوب پوشیدہ بھی ہے اور ظاہر بھی ہے۔ میں نے اپنے دل میں یہی سمجھ لیا ہے۔

خود را در دل قلزم انداختم برفتم
گوہر بدست آمد سر باختم برفتم

در ہست و نیست خویش خیالم فتادہ بود
خنگ تفکرم را ہم تاختم برفتم

آں موج بحر عشقش بگذشت از سرما
زیر و زبر نماندہ بگداختم برفتم

موہوم جسم خاکی برخاست از میانہ
ایں خیال خام بودہ بگذاشتم برفتم

بی صورتست دلبر بگرفت خیال صورت
پس صورت آشکارا بشناختم برفتم

اردو ترجمہ

میں نے اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دیا اور چلا گیا۔ گوہرِ مقصود پالیا۔ سر قربان کر دیا اور چلا گیا۔

میرا خیال عدم اور وجود کی گتھی کو سلجھانے میں پھنسا ہوا تھا۔ پھر میں نے فکر کا گھوڑا دوڑایا اور چلا گیا۔

اس کے عشق کے سمندر کی موج ہمارے سر سے گزر گئی۔ اور پیچھے کچھ باقی نہیں رہا۔ میں گل گیا (محو اور معدوم ہوگیا) اور چلا گیا۔

یہ جسم خاکی جس کا کوئی حقیقی وجود نہیں ہے۔ درمیان سے اٹھ گیا۔ یہ ایک خیال خام تھا جس کو میں نے ترک کیا اور چلا گیا۔

دلبر بے چون اور بے چگون ہے اس کی صورت تصور بناتی ہے۔ پھر اے آشنا میں نے صورت کو پہچان لیا اور چلا گیا۔

اردو ترجمہ

نمی دانیم خود را از کجائیم
کہ گونا گون آوازی سرائیم

میں اپنے آپ کو نہیں جانتا کہ میں کہاں سے آیا ہوں۔ میں کسی مکان کی عجیب و غریب صدائے بازگشت کی طرح ہوں۔

بہر مظہر تماشا می کنیم ما
کہ نوعا نوع در صورت بر آئیم

میں ہر مظہر کا نظارہ کرتا ہوں اور طرح طرح کی صورت میں نمودار ہوتا ہوں

گہی در بحر حیرت غرق باشم
گہے نہ طبق در زیر پائیم

کبھی دریائے حیرت میں غرق ہوتا ہوں اور کبھی افلاک کے نو طبق میرے پاؤں کے نیچے ہوتے ہیں۔

نہ یکجائی ظہورِ ماست ہرگز
کہ می دانید حاضر ما بہر جائیم

میرا ظہور ایک مقام کا پابند نہیں ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں ہر مقام پر موجود ہوتا ہوں۔

چہ میدانی تو خود را آشکارا
نہ بیگانم ولیکن آشنائیم

اے آشکار! تیرا اپنے متعلق کیا خیال ہے۔ میں غیر نہیں ہوں بلکہ اپنا ہوں۔

اردو ترجمہ

دلامروز چشمان را کہ پُرخمار می بینم
ز مخموری عجائبہا عجب اسرار می بینم

اے دل! آج مجھے آنکھیں خمار سے بھری ہوئی نظر آتی ہیں اور مخموری کی وجہ سے عجیب و غریب اسرار دیکھ رہا ہوں۔

چو افتادم بدریائی کہ حیرت نام میخوانند
کسی کو اندران آید سرش بر دار می بینم

میں ایسے دریا کے اندر کود گیا جس کو حیرت کہتے ہیں اس کے اندر جو بھی کودتا ہے۔ میں اس کا سر سُولی پر دیکھتا ہوں۔

عجب موجی ست دریائے کہ گاہی سُرخ گہ زرد ست
ز راہ بیخودی خود را بنور و نار می بینم

اس دریا کی موجیں بھی عجیب و غریب ہیں۔ کبھی سرخ اور کبھی زرد۔ بے خودی میں اپنے کو کبھی نور میں دیکھتا ہوں اور کبھی نار میں۔

ہم او گوید ہم او شنود ہم او ہر سوی می بیند
نہ بینم خویش را ہرگز مگر آن یار می بینم

وہی بولتا ہے وہی سنتا ہے اور وہی ہر طرف دیکھتا ہے۔ میں اپنے آپ کو بالکل نہیں دیکھتا۔ میں صرف محبوب کو دیکھتا ہوں۔

ز کاسہ بادۂ محبت چو بیخود آشکارا شد
کہ یکسان کفر و اسلام و سبحہ و زنار می بینم

شراب محبت جب پیالے سے آشکا۔ ہوا (چھلکا) تو کفر و اسلام اور تسبیح اور زنار ایک جیسے نظر آنے لگے۔

بدریای حیرت افتادم ندانم تا چه اسرارم
نه زندیقم نه ملحدم نه بیدینم نه دیندارم

مسلمانان چه میگویم نمیدانم چه میجویم
سراپا من همه ادیم نه دیوانم نه هشیارم

گهی در رقص می آیم گهی عریان سراپایم
گهی موجود هر جایم گهی از خویش بیزارم

گهی فرعون شیطانم گهی موسیٰ عمرانیم
گهی تسبیح می خوانم گهی در زیر زنارم

بعالم آشکارا من بهر جای نگارا من
باین و آن نظارا من ز غفلت خوابیدارم

اردو ترجمہ

میں حیرت کے دریا میں غرق ہوا مجھے پتہ نہیں چلتا کہ یہ کیا راز ہے۔ میں نہ زندیق ہوں، نہ ملحد ہوں نہ بیدین ہوں نہ دیندار ہوں۔

اے مسلمانو! مجھے پتہ نہیں چلتا کہ میں کیا بولتا ہوں اور کیا ڈھونڈتا ہوں میں تو سراپا ادبی ہوں (ذات حق میں جذب ہو کر گم ہو چکا ہوں) نہ دیوانہ ہوں اور نہ ہوشیار ہوں۔

کبھی وجد میں آجاتا ہوں کبھی لباس سے عاری ہو جاتا ہوں۔ کبھی ہر جگہ اور ہر مقام پر موجود ہوں اور کبھی اپنے آپ سے بیزار ہوں۔

کبھی فرعون ہوں، کبھی شیطان ہوں (بشریت کے غلبہ سے) کبھی موسیٰ بن عمران ہوں کبھی تسبیح پڑھتا ہوں اور کبھی زنار پہن لیتا ہوں۔

میں دنیا میں آشکار کے نام سے مشہور ہوں۔ میں ہر جگہ اور ہر مقام کا سنگار ہوں اور سب کو پیارا ہوں۔ میں ہر چیز کا نظارہ کرتا ہوں۔ میں خواب غفلت سے بیدار ہو چکا ہوں۔

چو من از بادۂ توحید مستم
ز سلک کفر و ایمان در گسستم

نہ نفسے ماند نہ شیطان در اینجا
نہ من ماندم نمیدانم چہ ہستم

عہد کردہ بتو ہستم تو با من
کہ دادہ بغنچہ دستی بدستم

ہمیں ہستی ز ہستی حق می بین
شکوک غیر را برہم شکستم

خدا را یافتم چون آشکارا
ز دیدن غیر دیدہ دل بہ بستم

اردو ترجمہ

میں جب سے شراب وحدت سے مست ہوا ہوں۔ کفر اور ایمان کی لڑی سے ٹوٹ کر الگ ہو چکا ہوں۔

اب یہاں نفس اور شیطان نہیں ہے اور نہ میں ہی باقی رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

مغبچہ نے ہاتھ میں ہاتھ دے کر میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں تیرا ہوں اور تو میرا۔

اس وجود کو اللہ کا وجود سمجھ میں نے غیر کے تمام شکوک توڑ ڈالے ہیں۔

اے آشکار! میں نے جب سے اللہ کو پالیا ہے۔ اس وقت سے غیر پہ نظر ڈالنے دل کی آنکھوں کو بند کر دیا ہے۔

ای کہ اندر حیرتم خود را ندانم تا چہ ام
از کجا طرف آمدم ای من شی ام یا لاشی ام

ناگہان افتادہ ام در بحر بی پایان عظیم
گاہ میدانم کہ ہستم گاہ گویم من نی ام

گاہ اندر گفتگویم گاہ اندر خامشم
گاہ بشناسیم خود را گہ ندانم من کی ام

گاہ گریاں گاہ خنداں گاہ در خوش حالیم
گاہ در فریاد و افغاں روز و شب در بی ہی ام

آشکارا بگذری از خویشتن در دل بگو
غیر ہرگز نیستم بالیقین داں من وی ام

اردو ترجمہ

اے دوست! میں اپنے آپ کو پہچان نہیں سکتا کہ میں کیا ہوں کہاں سے آیا ہوں۔ میں "شئے" (ہست) ہوں یا "لاشئے" (نیست ہوں)

میں اچانک ایک بہت ہی بڑے اور بیکراں سمندر میں گر گیا ہوں۔ کبھی خیال کرتا ہوں کہ میں ہوں اور کبھی خیال کرتا ہوں کہ میں نہیں ہوں۔

کبھی بولتا رہتا ہوں اور کبھی خاموش ہو جاتا ہوں۔ کبھی اپنے آپ کو پہچان لیتا ہوں اور کبھی نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

کبھی روتا ہوں کبھی ہنستا ہوں کبھی خوش رہتا ہوں کبھی آہ و زاری کرتا ہوں اور دن رات رنج والم میں رہتا ہوں۔

اے آشکار! اپنی ہستی کو ترک کر اور دل میں یقین کر لے کہ میں غیر نہیں ہوں بلکہ وہی ہوں۔

ندانم از کجا آیم ندانم تا کجا رفتم
کہ در شب و روز حیرانم ندانم تا کجا رفتم

چو اول در عدم بودم با آدم عشق بنمودم
کشیدہ از خلد زودم ندانم تا کجا رفتم

غزل و کافی ہمی گفتم سخن چون در ہمی سفتم
غم و اندیشہ شد جفتم ندانم تا کجا رفتم

امانت عشق شد باری نصیب گریہ و زاری
ز درد و غم چہ غم داری ندانم تا کجا رفتم

کجا شد آنکہ از تو بد دل باشد نگار تو
شنو ای دلفگار تو ندانم تا کجا رفتم

اردو ترجمہ

میں نہ یہ جانتا ہوں کہ کہاں سے آیا اور نہ یہ جانتا ہوں کہ کہاں گیا۔ میں دن رات حیرت میں رہتا ہوں۔ اور نہیں جانتا کہ میں کہاں گیا۔

میں پہلے پہل جب عدم میں تھا تو میں نے آدم سے عشق کیا۔ پھر جلد ہی مجھے بہشت سے نکال دیا گیا پھر پتہ نہیں کہ میں کہاں گیا۔

میں غزل اور کافی کہتا تھا اور موتیوں کی طرح سخن پرویا کرتا تھا لیکن جب سے عشق میرا رفیق بنا ہے، پتہ نہیں چلتا کہ میں کہاں گیا۔

مجھے عشق ودیعت کیا گیا ہے اور اس کے ورثے سے گریہ اور زاری عطا ہوئی ہے۔ درد اور غم سے کیا غم۔ میں نہیں جانتا کہ میں کہاں گیا۔

اے آشکار! تو کہاں چلا گیا۔ تیرا محبوب تو تیرے دل کے اندر موجود ہے اے دلفگار! سن لے۔ میں نہیں جانتا کہ میں کہاں گیا۔

اردو ترجمہ

دل شب و روز غمگینم کجا رفتند یارانم
ندانم از کجا یابم کہ طالب دوستدارانم

اے دل! میں دن رات غمگین رہتا ہوں کہ میرے دوست کہاں چلے گئے۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ میں ان کو کہاں پاؤں کہ میں دوستوں کا طلبگار ہوں۔

دلم پُر درد اندوہ ست ہمہ ہیہات ہیہاتم
برای آن رفیقان من بسی پرغم پریشانم

میرا دل درد اور غم سے بھرا ہوا ہے اور میں سراپا افسوس ہوں۔ میں ان دوستوں کے لیے بہت غمگین اور بہت ہی پریشان ہوں۔

بہر دم یاد می سازم حکایات ہماں مجلس
کہ ہمچوں شمع بگدازم ز دیدہ اشکبارانم

میں ہر وقت اس مجلس احباب کو یاد کرتا رہتا ہوں۔ شمع کی طرح سراپا گداز ہوں اور آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش برسا رہا ہوں

چہ در بیہودگی عمرم بصد افسوس میگذرد
فغاں و آہ چوں آتش کشم عالم بسوزانم

افسوس صد افسوس کہ میری عمر بے فائدہ گزر رہی ہے۔ میں اگر اپنے اندر کی آگ کو آہ اور فریاد کے ساتھ باہر نکالوں تو ساری دنیا کو جلا کر راکھ کر دوں۔

نظر بر آشکارا کن وگرنہ میرد از فرقت
خدایا رحم فرمائے کنی تو عفو ہجرانم

آشکار پر نظر کر ورنہ جدائی سے مر جائے گا۔ اے اللہ! رحم فرما اور جدائی کے عذاب سے معافی دے دے۔

اردو ترجمہ

گم شدم در ذات یاہو گم شدم
گم شدم از گم شدم بےغم شدم

میں گم ہوگیا، اللہ کی ذات میں گم ہوگیا۔ میں گم ہوگیا۔ اگر گم ہوا تو غم سے آزاد ہوگیا۔

چوں زخود در نیستیم ملکی یافتم
ملک باطن یافتم ہمدم شدم

میں نے جب اپنی ہستی کو ترک کیا تو بادشاہی حاصل کی۔ میں نے باطن کی بادشاہی حاصل کی اور اس کے ساتھ اُنس اور رفاقت پیدا کرلی۔

رفت کیخسرو ز تختی سوی غار
گفت جام دل چو دیدم جم شدم

کیخسرو تخت شاہی سے اُتر کر غار میں چلا گیا اور کہنے لگا کہ میں نے جب اپنے دل کے جام پر نظر کی تو جمشید بن گیا۔ کیخسرو کے پاس ایک خاکہ تھا جس میں روئے زمین، اس کی اشیاء اور اسرار دیکھتا تھا۔

ہر چہ بودم او بودم بودم ز غیر
بلکہ غیر آن حق بودم آنہم شدم

میں جو کچھ بھی تھا دراصل میں وہی تھا۔ نہ پہلے غیر تھا۔ بلکہ حق کا غیر لیکن میں آخر کار "وہ" یعنی خود حق ہوگیا۔

جسم و جاں دل گم شدہ جاناں شدم
آشکارا راہ دیگر تم شدم

جسم، جان اور دل گم ہوئے تو میں خود محبوب بن گیا۔ اے آشکار! میں نے غیریت کی راہ کو ختم کر دیا۔

دل ز دستم رفت حالا چون کنم
پس بزلفش لبست حالا چون کنم

میدہم آتش بمسجد و دیرہا
گشتہ ام سرمست حالا چون کنم

سبحہ و زنار اندازم بہ تار
خاطرم شد مست حالا چون کنم

رود اشک چشم چون جیحون شدہ
کفر و دین راشست حالا چون کنم

نحن اقرب گفت من حبل الورید
آشکارا ہست حالا چون کنم

اردو ترجمہ

میرا دل میرے ہاتھوں سے نکل گیا اب کیا کروں۔ میرے ہاتھوں سے نکل کر اس کی زلفوں میں قید ہو گیا۔ اب کیا کروں۔

مسجد اور مندر کو آگ لگا رہا ہوں میں سرمست ہو گیا ہوں۔ اب کیا کروں۔ تسبیح اور زنار کو آگ میں ڈال رہا ہوں (دل) غیر مطمئن ہو گیا ہے۔ اب کیا کروں۔

آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اس طرح جاری ہے جیسے جیحون ندی (یہ ندی ماوراء النہر میں ہے جسے تو ران کہتے ہیں) آنسوؤں کے اس سیلاب نے کفر اور اسلام کو دھو ڈالا۔ اب کیا کروں۔

محبوب نے "نحن اقرب من حبل الورید" کہہ دیا۔ اب تو ظاہر ہو گیا (یعنی سارا راز خود ہی فاش کر دیا) اب کیا کروں

من آن نیم کہ بخوانیم علم مسئلہ کنم
کتاب نحو و صرف را ورق ورق کنم

اگر بپرسی ای زاہد کہ بیدین کیست
بصد زبان بگویم ترا ہمیں کہ منم

نہ کیش و مذہب دارم زخویش بیزارم
ز عشق رد نتابم کہ جان در بدنم

غلام طالب عاشق محمد عربی ام
مرید حیدر حب از حسین واز حسنم

چہ ذوق شوق نہان و آشکار داد بدل
کہ مست پیر مغان چون شمع در انجمنم

اردو ترجمہ

میں وہ شخص نہیں ہوں کہ علم پڑھ کر مسائل بیان کروں۔ میں تو وہ ہوں کہ صرف اور نحو کی کتابوں کو ورق ورق کر کے پھینک دوں۔

اے زاہد! تو اگر پوچھے کہ بیدین کون ہے تو میں سو زبان سے (یعنی سو بار) کہوں گا کہ میں ہوں۔

میرا کوئی مذہب نہیں ہے۔ میں اپنے آپ سے بیزار ہوں۔ جب تک جسم میں جان ہے، عشق سے مُنہ نہیں موڑوں گا۔

میں محمد عربی (فداہ ابی و امی) کا غلام بھی ہوں طالب بھی اور عاشق بھی حضرت حیدر کرار کا مرید ہوں اور حسن اور حسین کی محبت کا دم بھرتا ہوں۔

میرے دل میں ظاہر خواہ باطن کیسا ذوق و شوق پیدا کر دیا ہے کہ پیر مغاں میری انجمن کی شمع ہے۔

تا ہیم و لیک بی سپاہیم
محتاج دگدائی بارگاہیم

بر باب ہمان جناب عالی
خاکیم اگرچہ بادشاہیم

مشتاق لقائی مصطفےٰ ایم
وہست خدای خود گواہیم

گمراہ شدیم رہبر آمد
فرمود کہ عشق راست راہیم

گم گشت خودی خود آشکارا
بخاک شدیم پرگناہیم

اردو ترجمہ

ہم بادشاہ ہیں لیکن بے سپاہ ہیں
اور اُس بارگاہ کے محتاج اور گدا ہیں۔

ہم اگرچہ بادشاہ ہیں لیکن اُس
جناب عالی کے دروازہ کی خاک ہیں۔

ہم محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کے دیدار کے مشتاق ہیں۔ وہ خدا ہے
اور ہم اس پر گواہ ہیں۔

ہم گمراہ ہوئے تو رہبر آیا اور فرمایا
کہ عشق صراط مستقیم ہے۔

اے آشکار! خودی خود ہی گم ہو گئی
ہم خاک ہوئے، ہم گناہ گار ہیں۔

لامکان آشیانم کوس سلطانی زنم
از مکان تا لامکانم کوس سلطانی زنم
غیر ہرگز نیستیم و خود بخود یاریم ما
جان جانانیم دائم کوس سلطانی زنم
بودن و نابودن وایں جملہ باشد سیر ما
ہر دو عالم امتحانم کوس سلطانی زنم
عرشیم ہم کرسیم ہستیم در ارض وسمای
ملکیم ہم انس و جانم کوس سلطانی زنم
وحدتم ہم کثرتم ہم خالقم مخلوقیم
خود خلاق ایں و آنم کوس سلطانی زنم
گہ گدایم گاہ شاہم بے ہمہ گہ با ہمہ
ورد انا الحق بخوانم کوس سلطانی زنم
آشکارا با خدا آمد خدا باقی بماند
تاجدارم شہنشاہم کوس سلطانی زنم

اردو ترجمہ

میرا آشیاں لامکان پر ہے۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔ میں مکان سے
لامکان تک شاہی نوبت بجاتا ہوں۔
ہم اغیار ہرگز نہیں ہیں۔ ہم یار
ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میں جان جاناں
ہوں۔ میں شاہی نوبت بجاتا ہوں۔
عدم اور وجود یہ ہمارے سیر کے
مقامات ہیں۔ دونوں عالم امتحان ہیں۔
میں شاہی نوبت بجاتا ہوں۔
ہم عرش و کرسی اور زمین و آسمان
میں ہیں۔ ہم ملک، انس اور جن ہیں۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔
میں وحدت بھی ہوں، میں کثرت
بھی ہوں، میں خالق بھی ہوں، میں مخلوق
بھی ہوں۔ میں اس کا اور اس کا پیدا
کرنے والا بھی خود ہی ہوں۔ میں شاہی
نوبت بجاتا ہوں۔
کبھی گدا ہوں، کبھی بادشاہ ہوں
سب سے الگ بھی ہوں اور سب کے
ساتھ بھی ہوں۔ انا الحق کا ورد کرتا ہوں
اور شاہی نوبت بجاتا ہوں۔
آشکار با خدا ہے۔ خدا باقی ہے
میں تاجدار ہوں اور شہنشاہ ہوں۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔ ✲

از مسلمانی شدم و از کفر و ایمان رفتہ ام
از مذاہب ملت و از دینداری رستہ ام

لامکان بودیم ناگہ آمدم در این مکان
درد و غم شد قوت جانم مبتلا بنشستہ ام

طائر آن کوہ قافم سائرم بر آب و خاک
دام خاکی قید کردہ بال و پر با بستہ ام

کل شیء یرجع الی اصلہ است راجع شو بہ پس
زان بگریہ ہجر او اعمال نامہ شستہ ام

آشکار است غرق اندر بحر طوفان اشک خون
زان سبب در ہر زمان سرگشتہ ام دل خستہ ام

اردو ترجمہ

میں مسلمانی سے بھی گیا اور کفر اور
ایمان سے بھی گیا اور تمام مذاہب ملل
اور دینداری سے آزاد ہوا۔

میں لامکان میں تھا اچانک مکان
میں آگیا۔ درد و غم میری جان کی خوراک
ہے۔ میں پریشان بیٹھا ہوں۔

میں کوہ قاف کا پرندہ ہوں اور اس
عالم آب و گل کی سیر کر رہا ہوں۔ اس
خاکی دام نے قید کر دیا ہے اور میرے بال و پر
باندھ رکھے ہیں۔

"ہر چیز اپنی اصل کی جانب جاتی ہے"
پھر تُو بھی واپس جا۔ اُس عالم کے فراق
میں رو رو کر میں نے سارے دفتر دھو
ڈالے ہیں۔

آشکار خون کے آنسوؤں کے تلاطم
خیز اور طوفان انگیز سمندر میں غرق ہے۔
یہی وجہ ہے کہ میں ہر وقت سرگردان اور
دل ریش ہوں۔

قطرہ میگرید کہ از دریا جدا افتادہ ام
خویش را روی بسوی آوارگی ور دادہ ایم

بحر بر قطرہ بخندیدہ ہمیں دادہ جواب
تو کجائی این ہمہ مائیم خوش دل شادہ ایم

آنچہ تو دانستہ خود را کہ آن جملہ منم
نی وصال ست نی جدائی سر نہان کردہ ایم

ہر کجا و ہر طرف دانی تو ما را جا بجا
نی فراق ست نی وصال از ہر دو ما آزادہ ایم

قطرہ چون در بحر گم شد آشکار گم چنان
نیست قطرہ ہست دریا در تحیر ماندہ ایم

اردو ترجمہ

قطرہ رو رہا ہے کہ میں دریا سے الگ
ہو گیا ہوں اور اپنا رُخ آوارگی اور دربدری
کی جانب موڑ چکا ہوں۔

دریا قطرہ کی اس بات پر ہنسا اور
یہ جواب دیا تو کہاں ہے۔ یہ تو سبھی کچھ ہم
ہی ہیں اور ہم خوش اور مطمئن ہیں۔

تُو نے اپنے متعلق جو کچھ سمجھا ہے
وہ تو میں ہوں نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔
میں نے اس راز کو پوشیدہ رکھا ہے۔

تو ہر جگہ اور ہر طرف ہم ہی کو سمجھ
نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ ہم دونوں سے
آزاد ہیں۔

آشکار کی طرح جب قطرہ دریا میں
سما گیا تو قطرہ نہیں رہا۔ دریا باقی رہ گیا
میں حیرت میں ہوں۔

از مسلمانی شدم از کفر و ایمان رفته ام
از مذاهب ملت از دینداری رسته ام

لامکان بودم ناگه آمدم در این مکان
درد و غم شد قوت جانم مبتلا بنشسته ام

طائر آن کوہ قافم سائرم بر آب و خاک
دام خاکی قید کردہ بال پر ما بستہ ام

کل شی یرجع الی اصلہ است راجع شو بہ پیش
زان بگریہ ہجر او اعمالنامہ شستہ ام

آشکار ست غرق اندر بحر طوفان اشک خون
زان سبب در ہر زمان سرگشتہ ام دل خستہ ام

اردو ترجمہ

میں مسلمانی سے بھی گیا اور کفر اور ایمان سے بھی گیا اور تمام مذاہب ملل اور دینداری سے آزاد ہوا۔

میں لامکاں میں تھا اچانک مکان میں آ گیا۔ درد و غم میری جان کی خوراک ہے۔ میں پریشان بیٹھا ہوں۔

میں کوہ قاف کا پرندہ ہوں اور اس عالم آب و گل کی سیر کر رہا ہوں۔ اس خاکی دام نے قید کر دیا ہے اور میرے بال و پر باندھ رکھے ہیں۔

"ہر چیز اپنی اصل کی جانب جاتی ہے" پھر تو بھی واپس جا۔ اس عالم کے فراق میں رو رو کر میں نے سارے دفتر دھو ڈالے ہیں۔

آشکار خون کے آنسوؤں کے تلاطم خیز اور طوفان انگیز سمندر میں غرق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہر وقت سرگرداں اور دل ریش ہوں۔

قطرہ میگرید کہ از دریا جدا افتادہ ام
خویش را در بی بسو آوارگی وا دادہ ایم

بحر بر قطرہ بخندیدہ ہمیں دادہ جواب
تو کجائی این ہمہ مائیم خوش دل شاد ایم

آنچہ تو دانستہ خود را کہ آن جملہ منم
نی وصال ست نی جدائی سر نہان کردہ ایم

ہر کجا و ہر طرف دانی تو ما را جا بجا
نی فراق ست نی وصال از ہر دو ما آزاد ایم

قطرہ چون در بحر گم شد آشکارا گم چنان
نیست قطرہ ہست دریا در تحیر ماندہ ایم

اردو ترجمہ

قطرہ رو رہا ہے کہ میں دریا سے الگ ہو گیا ہوں اور اپنا رخ آوارگی اور در بدری کی جانب موڑ چکا ہوں۔

دریا قطرہ کی اس بات پر ہنسا اور یہ جواب دیا تو کہاں ہے۔ یہ تو سبھی کچھ ہم ہی ہیں اور ہم خوش اور مطمئن ہیں۔

تو نے اپنے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ تو میں ہوں۔ نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ میں نے اس راز کو پوشیدہ رکھا ہے۔

تو ہر جگہ اور ہر طرف ہم ہی کو سمجھ۔ نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ ہم دونوں سے آزاد ہیں۔

آشکار کی طرح جب قطرہ دریا میں سما گیا تو قطرہ نہیں رہا، دریا باقی رہ گیا میں حیرت میں ہوں۔

تاہیم ولیک بی سپاہیم
محتاج وگدائی بارگاہیم

اردو ترجمہ

ہم بادشاہ ہیں لیکن بے سپاہ ہیں
اور اُس بارگاہ کے محتاج اور گدا ہیں۔

بر باب ہمان جناب عالی
خاکیم اگرچہ بادشاہیم

ہم اگرچہ بادشاہ ہیں لیکن اُس
جناب عالی کے دروازہ کی خاک ہیں۔

مشتاق لقائی مصطفےٰ ایم
دہست خدای خود گواہیم

ہم محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ
وسلّم کے دیدار کے مشتاق ہیں۔ وہ خدا ہے
اور ہم اس پر گواہ ہیں۔

گمراہ شدیم رہبر آمد
فرمود کہ عشق راست راہیم

ہم گمراہ ہوئے تو رہبر آیا اور فرمایا
کہ عشق صراط مستقیم ہے۔

گم گشت خودی خود آشکارا
ماخاک شدیم پر گناہیم

اے آشکارا خودی خود ہی گم ہو گئی
ہم خاک ہوئے، ہم گناہ گار ہیں۔

لامکان آشیانم کوس سلطانی زنم
از مکان تا لامکانم کوس سلطانی زنم
غیر ہرگز نیستیم وخود بخود یاریم ما
جان جانانیم دائم کوس سلطانی زنم
بودن و نابودن و این جملہ باشد سیر ما
ہر دو عالم امتحانم کوس سلطانی زنم
عرشیم ہم کرسیم ہستیم در ارض وسمای
ملکیم ہم انس وجانم کوس سلطانی زنم
وحدتم ہم کثرتم ہم خالقم مخلوقیم
خود خلاق این دائم کوس سلطانی زنم
گہ گدایم گاہ شاہم بے ہمہ گہ با ہمہ
ورد انا الحق بخوانم کوس سلطانی زنم
آشکارا با خدا آمد خدا باقی بماند
تاجدارم شہنشاہم کوس سلطانی زنم

اردو ترجمہ

میرا آشیاں لامکان پر ہے۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔ میں مکان سے
لامکان تک شاہی نوبت بجاتا ہوں۔
ہم اغیار ہرگز نہیں ہیں۔ ہم یار
ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میں جان جاناں
ہوں میں شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

عدم اور وجود یہ ہمارے سیر کے
مقامات ہیں۔ دونوں عالم امتحان ہیں۔
میں شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

ہم عرش و کرسی اور زمین و آسمان
میں ہیں۔ ہم ملک، انس اور جن ہیں میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

میں وحدت بھی ہوں، میں کثرت
بھی ہوں، میں خالق بھی ہوں، میں مخلوق
بھی ہوں۔ میں اس کا اور اس کا پیدا
کرنے والا بھی خود ہی ہوں۔ میں شاہی
نوبت بجاتا ہوں۔

کبھی گدا ہوں، کبھی بادشاہ ہوں
سب سے الگ بھی ہوں اور سب کے
ساتھ بھی ہوں۔ انا الحق کا وِرد کرتا ہوں
اور شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

آشکار با خدا ہے۔ خدا باقی ہے
میں تاجدار ہوں اور شہنشاہ ہوں۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔ ٭

اردو ترجمہ

از مسلمانی شدم وز کفر و ایمان رفته ام
از مذاهب ملت از دینداری رسته ام

میں مسلمانی سے بھی گیا اور کفر اور ایمان سے بھی گیا اور تمام مذاہب ملل اور دینداری سے آزاد ہوا۔

لامکان بودم ناگه آمدم در این مکان
درد و غم شد قوت جانم مبتلا بنشسته ام

میں لامکان میں تھا اچانک مکان میں آ گیا۔ درد و غم میری جان کی خوراک ہے۔ میں پریشان بیٹھا ہوں۔

طائر آن کوه قافم سائرم بر آب و خاک
دام خاکی قید کرده بال پر ما بسته ام

میں کوہ قاف کا پرندہ ہوں اور اس عالم آب و گل کی سیر کر رہا ہوں۔ اس خاکی دام نے قید کر دیا ہے اور میرے بال و پر باندھ رکھے ہیں۔

کل شی یرجع الی اصله است راجع شو بپس
زان بگریه هجر او اعمالنامه شسته ام

"ہر چیز اپنی اصل کی جانب جاتی ہے" پھر تو بھی واپس جا۔ اس عالم کے فراق میں رو رو کر میں نے سارے دفتر دھو ڈالے ہیں۔

آشکار ست غرق اندر بحر طوفان اشک خون
زان سبب در هر زمان سرگشته ام دلخسته ام

آشکار خون کے آنسوؤں کے تلاطم خیز اور طوفان انگیز سمندر میں غرق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہر وقت سرگردان اور دلریش ہوں۔

اردو ترجمہ

قطره میگرید که از دریا جدا افتاده ام
خویش را رو بسوی آوارگی در داده ایم

قطرہ رو رہا ہے کہ میں دریا سے الگ ہو گیا ہوں اور اپنا رخ آوارگی اور در بدری کی جانب موڑ چکا ہوں۔

بحر بر قطره بخندید همیں ساده جواب
تو کجائی این همه مائیم خوش دل شاده ایم

دریا قطرہ کی اس بات پر ہنسا اور یہ جواب دیا تو کہاں ہے۔ یہ تو سبھی کچھ ہم ہی ہیں اور ہم خوش اور مطمئن ہیں۔

آنچه تو دانسته خود را که آن جمله منم
نی وصال ست نی جدائی سر نهان کرده ایم

تو نے اپنے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ تو میں ہوں، نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ میں نے اس راز کو پوشیدہ رکھا ہے۔

هر کجا و هر طرف دانی تو ما را جا بجا
نی فراق ست نی وصال از هر دو ما آزاده ایم

تو ہر جگہ اور ہر طرف ہم ہی کو سمجھ نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ ہم دونوں سے آزاد ہیں۔

قطره چون در بحر گم شد آشکارا گم چنان
نیست قطره هست دریا در تحیر مانده ایم

آشکار کی طرح جب قطرہ دریا میں سما گیا تو قطرہ نہیں رہا، دریا باقی رہ گیا میں حیرت میں ہوں۔

من مست شرابیم شرابیم شرابیم
سلطان جہانیم بنظر خلق خرابیم

از تقویٰ و از ورع ہم از زہد چہ دانیم
شب و روز مرا کار کہ با چنگ و ربابیم

در مدرسہ عشق سبق عشق بخواندیم
جز عشق نباشد رخ در ہیچ کتابیم

گہ نعرہ گدائی بزنم گاہ شوم شاہ
گہ بحر شوم موج زنم گاہ حبابیم

از ورد و وظائف سر پیچیدہ پیر آشکار
دیوانہ ام ز ناب نہ گناہ و نہ ثوابیم

اردو ترجمہ

میں شراب (وحدت) سے مست ہوں۔ دنیا کا بادشاہ ہوں لیکن لوگوں کی نظر میں خراب ہوں۔

میں تقویٰ، پرہیزگاری اور زہد کو نہیں جانتا۔ دن رات میرا کام چنگ اور رباب سے ہے۔

میں نے عشق کے مدرسہ میں عشق کا سبق پڑھا ہے۔ عشق کے بغیر میرا رخ کسی اور کتاب کی طرف نہیں ہے۔

کبھی گداگروں کی طرح صدا کرتا ہوں اور کبھی بادشاہ بنتا ہوں، کبھی دریا بن جاتا ہوں، موجیں مارتا ہوں اور کبھی حباب بن جاتا ہوں۔

اے آشکار! جب سے اوراد و اذکار سے منہ موڑا ہے اس وقت سے میں دیوانہ ہوں اور گناہ و ثواب کا طلبگار نہیں رہا۔

چہ ہستم چہ ہستم ندانم چہ ہستم
ز احوال مستم ندانم چہ ہستم

نہ آدم نہ شیطان نہ پیدا نہ پنہان
کہ این جا نشستم ندانم چہ ہستم

نہ از جان وجودم نہ نصران یہودم
نہ از بت پرستم ندانم چہ ہستم

نہ دانہ شمارم نہ خانہ خمارم
نہ زنار بستم ندانم چہ ہستم

مکانم شد از لامکان آشکارا
بجائی خوشستم ندانم چہ ہستم

اردو ترجمہ

میں کیا ہوں، میں کیا ہوں؟ میں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔ میں اپنے حال میں مست ہوں، میں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

نہ آدم ہوں، نہ شیطان ہوں، نہ ظاہر ہوں نہ پوشیدہ ہوں، بس یہاں مقیم ہوں، نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

میں نہ جنّی ہوں، نہ نصرانی ہوں نہ یہودی ہوں، نہ بت پرست ہوں، نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

نہ تسبیح پھیرنے والا ہوں، نہ شراب بیچنے والا ہوں، نہ زنار باندھنے والا ہوں، نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

اے آشکار! میرا مکان لامکان ہے میں وہاں خوش ہوں، نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

هر دم از درد یار بیمارم
در غم عشق او گرفتارم
سبحه سجاده را زنم آتش
داد سلطان عشق زنارم
مذهب و ملتی ندانم چیست
تا چو مستان نشین بازارم
نی جهودم نه مسلم و راهب
نی برهمن نه گبر کفارم
نی منم از گروه زندیقان
نی من از راه پاک عیارم
خود نمیدانم ای مسلمانان
کیستم چیستم چه اسرارم
میفروشم همین مسلمانی
خوش بجان کفر را خریدارم
طالب دین احمدی باشم
دین منسوخهای بگذارم

اردو ترجمہ

میں ہر وقت یار کے درد میں بیمار رہتا ہوں۔ اس کے عشق کے غم میں گرفتار رہتا ہوں
میں تسبیح اور مصلّے کو آگ لگاؤں۔
مجھے بادشاہِ عشق نے زنار دے دیا ہے۔
میں مذہب اور ملت کو نہیں جانتا کہ کیا ہے۔ جب سے مستوں کی طرح بازار میں بیٹھنے لگا ہوں۔
میں نہ یہودی ہوں، نہ مسلمان ہوں اور نصرانی ہوں (راہب نصاریٰ کا عابد)، نہ برہمن ہوں، نہ مجوسی ہوں نہ کافر ہوں۔
میں ملحدوں کے گروہ میں سے بھی نہیں ہوں اور نہ ہی میں کوئی مکّار ہوں۔
اے مسلمانو! میں خود بھی نہیں جانتا کہ میں کون ہوں کیا ہوں اور کونسا راز ہوں۔
میں اس مسلمانی کو بیچتا ہوں اور دل کی خوشی سے کفر کا خریدار ہوں۔
میں حضور پُرنور محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دین کا طالب ہوں۔ میں نے تمام منسوخ شدہ مذاہب کو ترک کر دیا ہے۔

⁂

بجز تو در هجر ایام عمری شمرم
برآمد بسی سالها که منتظرم
کدام ساعت گردد که نزد من آئی
بلند بخت شود گر و هی قدم بدرم
همی کنیم فغان نالهای مجنوں را
خوشا بود که اگر در رهت برفت سرم
گذشت عمر چو هفتاد سال در هجرت
بیا بیا که بوعده قدیم می نگرم
بهر خدا همه احوال ما به بین یک بار
که هیچ نیست بخاطر خیال هم دگرم
بگفتم ای دل خاموش باش صبر بکن
که یار با ما ما زا و چه طور بیخبرم
نه هجر ماند نه وصل آمد آشکارا را
برون شدیم به یکبارگی ز خیر و شرم

اردو ترجمہ

اے محبوب! تیرے بغیر اپنی زندگی کے دنوں کو فراق کے دن شمار کرتا ہوں
کئی برس گزر گئے کہ میں تیرا منتظر ہوں۔
وہ وقت کب آئے گا کہ تو میرے پاس آئے گا۔ میرا بخت بلند ہو جائے گا اگر تو میرے دروازہ پہ قدم رکھے گا۔
مجنوں کی طرح آہ فریاد کرتا ہوں۔
بہت ہی اچھا ہو گا اگر میرا سر تیری راہ میں قربان ہو جائے گا۔
میری عمر کے ستر برس تیری جدائی میں بسر ہو گئے۔ اب آ بھی جا کہ میں تیرے پُرانے وعدہ کو دیکھ رہا ہوں۔ یعنی تیری وعدہ وفائی کا منتظر ہوں۔
خُدا کے واسطے ایک بار میرا حال آکر دیکھ لے۔ میرے دل میں کسی غیر کا خیال تک موجود نہیں ہے۔
میں نے کہا اے دل! خاموش رہ اور صبر کر۔ محبوب ہمارے ساتھ اور ہم اس سے کس قدر بے خبر ہیں۔
نہ فراق رہا اور نہ ہی آشکار کو وصال حاصل ہوا۔ ہم خیر اور شر کی حدود سے بالکل باہر نکل گئے ہیں۔

⁂

بر سرِ میدان اینک دم خدائی می زنم
گوئے سر خود کردہ ام فی الحال چوگان بشکنم

گر عزیز مصر باشم تا خریداری کنم
دلو در چہ کنعان بہر یوسف افگنم

گر کسی پرسد کہ بر رخ دلبر آشفتہ کیست
ہان بگو ای دل کہ معشوقم ہم عاشق منم

گر بیک روزی ببینم جلوہ از حسن دوست
بس بود قربان بپایش عمر دل جان و تنم

دوست گفتا آشکارا گر تو آشفتہ منی
زود آئی سر بدہ باری سرافرازت کنم

اردو ترجمہ

دیکھو! میں بر سرِ میدان علی الاعلان خدائی کا دعویٰ کرتا ہوں۔ فی الحال میں نے اپنے سر کو گوئے بنایا ہے لیکن میں چوگان کو توڑ کر رکھ دوں گا (یعنی اس دعویٰ پر پہلے تو مجھے لوگوں کی ملامت برداشت کرنا پڑے گی لیکن آخرکار میں بات اپنی منوا لوں گا۔

میں اگر عزیزِ مصر ہوتا تو خریداری کرتا اور یوسف (علیہ السلام) کے واسطے چاہِ کنعان میں ڈول (پانی نکالنے کا برتن) ڈال دیتا۔

اگر کوئی پوچھے کہ محبوب کے رُخِ انور پر کون عاشق ہے۔ تو اے دل! کہہ دینا کہ معشوق بھی میں ہوں اور عاشق بھی میں ہوں۔

میں اگر کسی دن محبوب کے حُسن کا جلوہ دیکھ لوں۔ پھر میری زندگی میرا دل، میری جان اور میرا جسم اس کے پاؤں پر قربان ہو جائے۔

محبوب نے فرمایا کہ اے آشکار! تُو اگر میرا عاشق ہے تو جلد آ، سر قربان کر تاکہ میں تجھے سرفرازی عطا کر دوں۔

*

در دیدہ معشوقان اسرار ہمی بینم
وہ جلوہ گری حسنش اظہار ہمی بینم

در کون و مکان باشد حقا کہ ظہور او
در دیر خراباتی دیدار ہمی بینم

این جملہ تجلی او گر دیدہ بکشائی
دیوار چہ دروازہ آن یار ہمی بینم

ای شیخ گرو باید تسبیح و مصلا را
یک لمعۂ نورش در زنار ہمی بینم

کن فاش آشکارا این سرّ انا الحق را
کاندر سرِ منصوری خمار ہمی بینم

اردو ترجمہ

میں معشوقوں کی آنکھوں میں اسرار دیکھتا ہوں۔ سبحان اللہ! اس کے حسن کی جلوہ گری!! میں تو علانیہ دیکھتا ہوں۔

خدا کی قسم دنیا میں اُسی کے حُسن کا ظہور ہے میں تو مندر میں بھی اسی کا دیدار کرتا ہوں۔

یہ تمام تجلی اسی کے حُسن کی ہے اگر تُو آنکھیں کھول کر دیکھے۔ میں تو در و دیوار پر اس محبوب کو دیکھتا ہوں۔

اے شیخ! تجھے اپنی تسبیح اور مصلا گروی رکھنا (بیچ دینا) چاہیے۔ میں اس کے نور کی شعاع زنار میں دیکھتا ہوں۔

اے آشکار! منصوری راز انا الحق کو ظاہر کر کیونکہ میں منصور کے سر میں خمار دیکھتا ہوں۔

○

من آشفتہ حیرانم حیرانم حیرانم
وقتیکہ پریشانم گہ گاہ پشیمانم
نی میل سبحہ دارم نہ رشتہ زنارم
نی خانہ خمارم من جان آن جانانم
این طعنہ مزن زاہد من مست الستیم
من غیر خدا نیم واللہ کہ من آنم
نہ ملا نہ مفتی ام نہ قاضی ام سر رازی ام
گہ صورت انسانم پیدا ایم نہ پنہانم
گہ اطلس پوشانم گہ خرقہ بود شانم
گہ جامہ زربفتی گہ مستانم عریانم
نہ اندر دو ہفتادم نہ انسادم نہ افتادم
نہ کافر نہ ملحدم مومن نہ مسلمانم
شد نامم آشکار ازین نام شرم گیرم
سیر مای ہمہ یارم من گوی من چوگانم

اردو ترجمہ

میں سرگرداں حیراں ہوں، حیراں ہوں، حیراں ہوں، کسی وقت پریشان ہوتا ہوں اور کبھی پشیمان ہوتا ہوں۔

مجھے نہ تسبیح کا شوق ہے اور نہ زنار ہی رکھتا ہوں۔ نہ میخانہ سے رغبت ہے بلکہ میں اس محبوب کی جان ہوں۔

اے زاہد! مجھ پر طعنہ زنی نہ کر۔ میں مست الست ہوں۔ میں غیر اللہ نہیں ہوں بلکہ خدا کی قسم کہ میں خود "وہی" (خدا) ہوں

میں نہ ملا ہوں، نہ مفتی ہوں، نہ قاضی ہوں بلکہ میں ایک راز ہوں۔ کبھی کبھی انسان کی صورت اختیار کر لیتا ہوں۔ میں ظاہر ہوں، پوشیدہ نہیں ہوں۔

میں کبھی ریشمی لباس پہنتا ہوں اور کبھی خرقہ پوشی میں اپنی شان سمجھتا ہوں کبھی زربفت کی پوشاک زیب تن کرتا ہوں کبھی مستی میں آکر لباس سے بے نیاز ہو جاتا ہوں۔

میں نہ بہتر مذاہب سے تعلق رکھتا ہوں، نہ کھڑا ہوں، نہ گرا ہوں، نہ کافر ہوں، نہ ملحد ہوں، نہ مومن ہوں، نہ مسلمان ہوں۔

میرا نام تو آشکار ہے لیکن میں اس نام سے شرم کرتا ہوں۔ میں سراپا یار ہوں (یار میں جذب ہو چکا ہوں) میں گوئی ہوں میں چوگان ہوں۔

❋

○

ارادت مندآن پیر مغانم
بجز پیر مغان دیگر ندانم
مریدم آستانہ بارگاہش
منور از درش دل چشم جانم

گذشتہ عمر ما ہفتاد یک سال
ولی از غمزہ عشقش نوجوانم
کہ یکسان کرد بر من کفر و اسلام
درون بت خانہ و کعبہ مکانم

بدستم داد آن پیر مغان ہین
علم منصور در آخر زمانم

چو شور افگند اندر دلم عشق
گواہ دست من آن دم نمانم

ثواب و جرم شد محو آشکارا
شکر اللہ کہ در بیت الامانم

اردو ترجمہ

میں پیر مغاں کا مرید ہوں۔ پیر مغاں کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا۔

میں اس کی بارگاہ کے دروازہ کی چوکھٹ کا مرید ہوں۔ اس کے دروازہ سے میرا دل، آنکھیں اور جان روشن ہیں۔

میری عمر اکہتر برس کی ہو گئی ہے لیکن اس کے عشق کے غمزہ سے نوجوان ہوں۔ جس نے میرے لیے کفر اور اسلام دونوں ایک جیسے کر دیئے ہیں۔ میرا مکان بت خانہ اور کعبہ دونوں میں ہے۔

دیکھ! پیر مغاں نے میرے ہاتھ میں اس آخری زمانہ میں منصوری علم دے دیا ہے۔

جب عشق میرے دل میں شور برپا کرتا ہے، وہ گواہ ہے میں اس وقت موجود نہیں ہوتا۔

اے آشکار! ثواب اور جرم محو ہو چکے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں امن و امان میں ہوں۔

❋

بہ ہر سوئے بہ ہر کوئے بہر جا یار می بینم
شعاع پرتو حسنش بدر دیوار می بینم

چہ در شہر و چہ در کوچہ چہ در بحر و چہ در صحرا
چہ در بازار ہر کوچہ ہمہ اسرار می بینم

بیا بگذار ای زاہد تو تسبیح و مصلا را
کہ اسرار ذات او درون زنار می بینم

مرا ہر بار می گوئی کہ مفتاح الفرج صبر است
کہ چون نی من کنم ظاہر ہمہ دلدار می بینم

نہان کن سر انا الحق مکن تو آشکارا ہم
کہ اندر سر تو منصوری ہمان خمار می بینم

اردو ترجمہ

میں ہر طرف اور ہر گلی میں اور ہر مقام پر یار کو دیکھتا ہوں، اس کے حسن کا جلوہ ہر در و دیوار میں دیکھتا ہوں۔

کیا شہر میں، کیا کوچہ میں، کیا دریا میں اور کیا صحرا میں اور کیا بازار کی ہر گلی میں۔ تمام اسرار دیکھتا ہوں۔

اے زاہد! آ اور تسبیح اور مصلے کو چھوڑ دے کیونکہ میں اس کے اسرار ذاتی کو زنار کے اندر دیکھتا ہوں۔

اے دوست! مجھ سے ہر بار کہتا ہے کہ صبر خوشی کی کنجی ہے لیکن مجھ سے صبر کیسے ہوگا میں تو محبوب کو علانیہ دیکھتا ہوں

انا الحق کا راز مخفی رکھ اس کو ظاہر نہ کر کیونکہ میں تیرے سر میں وہی منصوری خمار دیکھتا ہوں۔

این راہ ملامت کہ گرفتیم گرفتیم
راہیست سلامت کہ گرفتیم گرفتیم

از جمع خلائق بدلم نیست خیالی
گوشہ ز جماعت کہ گرفتیم گرفتیم

چون عشق بیامد ہمہ دین کفر محو شد
زوانیست علامت کہ گرفتیم گرفتیم

این راہ ضلالت کہ بدل و جان گزیدم
راہیست ہدایت کہ گرفتیم گرفتیم

آن ورد وظائف کہ کجا ماند آشکار
از ورد عبادت کہ گرفتیم گرفتیم

اردو ترجمہ

ملامت کی یہ راہ ہم نے اختیار کی، سو کی؛ یہ سلامتی کی راہ ہے۔ ہم نے اختیار کی، سو کی۔

مخلوق کے مجمع کا میرے دل میں کوئی خیال نہیں ہے۔ ہم نے جماعت سے جو کنارہ کشی کی۔ سو کی۔

جب عشق آیا تمام دین اور کفر محو ہو گئے، عشق کی یہی علامت ہے جو ہم نے اپنالی۔ سو اپنالی۔

(بظاہر) یہ گمراہی کی راہ ہم نے دل و جان سے قبول کر لی ہے (درحقیقت) یہ ہدایت کی راہ ہے جو ہم نے اختیار کی، سو کی۔

اے آشکار! وہ ورد وظائف کہاں رہ گئے۔ ہم نے ورد عشق کی عبادت اختیار کی، سو کی۔

می فروشم دین و ایمان کس خریدار آوریم
خویش را چون شیخ صنعان نیز زنار آوریم

چونکہ ما مانند عنقا دائما در گردشیم
کی خیال ہمچو کرگس سوی مردار آوریم

شاہ عشق اندر دل آمد ہر حکایت محو شد
اندریں میدان عشقش سر بسر دار آوریم

آنچہ باشد تحفہ کاندر حضور آید پسند
زاری و مسکینی در حضور نظر یار آوریم

سر متاب از عشق ہرگز تا شوی تو آشکار
بہر رسوائی ملامت سو بہ بازار آوریم

اردو ترجمہ

میں دین و ایمان کو بیچ رہا ہوں میرے پاس کسی خریدار کو لے آؤ۔ میں اپنے آپ کو شیخ صنعان کی طرح زنار کے نیچے لانا چاہتا ہوں۔

چونکہ عنقا کی طرح میں ہمیشہ گردش (پرواز) میں رہتا ہوں اس لیے چیل کی طرح میں مُردار کا خیال کیسے کر سکتا ہوں۔

جب شہنشاہِ عشق دل میں جا گزیں ہوا تو ہر بات محو ہو گئی۔ ہم اس کے میدانِ عشق میں اپنا سر سُولی پر چڑھائیں گے۔

جو تحفہ محبوب کے حضور میں پسند ہوگا مثلاً عاجزی اور مسکینی تو وہ ہم اس کی نگاہ کے سامنے لائیں گے۔

عشق سے مُنہ مت پھیر تاکہ تو آشکار بن جائے۔ ہم ملامت اور رسوائی کی خاطر بازار کا رُخ کریں گے۔

چہ میگوئید ای یاران کہ من خود را نمیدانم
نہ زندیقم نہ ملحدام نہ کافر نی مسلمانم

نہ زور و رعم نہ شب گردم کہ گوئی زیں جہان گردم
ز عالم دست افشردم کہ سرا ز سر سبحانم

نہ دیندارم نہ بدکارم ز ملت کیش بیزارم
بکعبہ رو نمے آرم یکی گویم یکی دانم

نہ من صالح نہ گمراہم نہ من فاسق نہ بدراہم
یکی جویم یکی خواہم نہ ازانیم نہ از آنم

نہ من بندہ گنہگارم ز شیخی استغفارم
نہ دیوانم نہ ہشیارم نہ دانایم نہ نادانم

اگر شاہیم ہم ہستم وگر چاکر کمر بستم
گدائیم یا ز بر دستم بدرگاہش چو دربانم

بعالم آشکارا شد نہان از ما نگارا شد
ہوالہو ہوی یا ہو ہو کہ دیگر نیست سامانم

اردو ترجمہ

اے دوستو! کیا کہتے ہو۔ میں اپنے آپ کو نہیں پہچانتا۔ میں نہ زندیق ہوں نہ ملحد ہوں، نہ کافر ہوں، نہ مسلمان ہوں۔ میں نہ اوردواز کار میں مشغول ہوں۔ نہ شب گرد ہوں بلکہ میں نے اس جہان سے گوئے سبقت آگے بڑھا دی اور دنیا سے دست بردار ہو گیا اس لیے کہ میں سرِ سبحانی ہوں۔

میں نہ دیندار ہوں نہ بدکار ہوں بلکہ دین اور مذہب سے بیزار ہوں۔ میں کعبہ کی طرف رُخ بھی نہیں کرتا۔ میں ایک کہتا ہوں اور 'ایک' ہی جانتا ہوں۔

میں نہ صالح ہوں نہ طالح ہوں نہ فاسق ہوں نہ فاجر ہوں۔ میں 'ایک' کی تلاش میں ہوں اور 'ایک' ہی کا طلبگار ہوں۔ میں گنہگار بندہ نہیں ہوں لیکن غرور سے توبہ کرتا ہوں۔ میں نہ دیوانہ ہوں، نہ ہوشیار ہوں، نہ دانا ہوں نہ ناداں ہوں۔

میں اگر بادشاہ ہوں تو فی الواقع ہوں اور اگر خدمت گار ہوں تو خدمت کے لیے کمر بستہ ہوں۔ میں گدا (کمزور) ہوں یا طاقت ور ہوں لیکن اس کے دربار کا دربان ہوں۔

ہمارا محبوب دنیا میں ظاہر ہو گیا اور ہم سے پوشیدہ ہوا۔ وہی وجہ ہے اور میری زبان پر یاہو یاہو جاری ہے۔ اس لیے کہ میرے اطمینانِ قلب کا اس کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

✳

من بجز یار بہر سو نہ دگر می بینم
چہ بہ بازار چہ ہر کوچہ شہر می بینم

چہ طیور و چہ وحوش و چہ جن و دیو و ملی
ہمہ اسرار الٰہی بہ بشر می بینم

زاہدا طعنہ مزن مست کہ الستی مستم
در سرم از مئ منصور اثر می بینم

نی نہان ست عیان ست بما یار و لکن
غمزۂ عشق و حسن را بہ بصر می بینم

دوست فرمود تو لو فثم وجہ اللہ
کل شیٔ ہو ہو را بہ نظر می بینم

ماہ کنعان ز شب چاہ درخشید برون
چہ شب ست آن شب چون لیل قدر می بینم

آشکارا چو رہِ عشق گرفتی ز ازل
جز ہمیں راہ دگر راہ ضرر می بینم

اردو ترجمہ

میں محبوب کے سوا کسی بھی طرف کسی دوسرے کو نہیں دیکھتا۔ کیا بازار میں کیا گلی کوچے میں اور کیا شہر میں کسی دوسرے کو نہیں دیکھتا۔

پرند ہو خواہ چرند ہو، جن ہو خواہ دیو ہو، لیکن میں تمام اسرار الٰہی صرف انسان میں دیکھتا ہوں۔

اے زاہد! مجھے طعنہ نہ دے میں مست الست ہوں۔ میں اپنے سر منصوری مے کا کا اثر دیکھتا ہوں۔

میرے اوپر اعتبار کرو وہ نہ پوشیدہ ہے اور نہ ہی ظاہر ہے۔ میں حُسن اور عشق کے غمزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں۔

دوست نے فرمایا کہ "اینما تولوا فثم وجہ اللہ" میں تمام چیزوں میں اسی کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں۔

کنعان کا چاند رات کے کنوئیں سے باہر آکر ضیا پاشی کرنے لگا۔ واہ واہ کیا رات ہے!! میں اس رات کو لیلۃ القدر سمجھتا ہوں۔

آشکارا جب تم نے ازل سے عشق کا راستہ اختیار کر لیا تو اب اس راہ کے بغیر دوسری راہ کو میں سرتاسر نقصان سمجھتا ہوں

❋

مستیم ولی بہوش مستیم
تیغ بکمر ز عشق بستیم

چون جلوۂ حسن یار دیدم
از خوف و رجا ز ہر دو رستیم

افراختہ علم چو شاہ منصور
آن بیرق رایت بدستیم

عشق بگرفت جان دلم را
از مذہب و کیش در گذشتیم

از راز صنم چو آگہی شد
صد وانہ سبحہ را شکستیم

زاہد نزنی تو طعنہ ما را
آشفتۂ و عاشق الستیم

اردو ترجمہ

ہم مست تو ہیں لیکن ہوش والے مست ہیں۔ ہم نے اپنی کمر سے عشق کی تلوار باندھ لی ہے۔

میں نے جب سے محبوب کے حسن کا جلوہ دیکھا ہے خوف اور امید دونوں سے آزاد ہو گیا ہوں۔

شاہ منصور (منصور حلاج) نے جو پرچم بلند کیا تھا وہی پرچم اب ہم نے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

جب سے اس کے عشق نے میرے قلب اور روح پر اپنی گرفت مضبوط کر لی ہے اس وقت سے دین اور مذہب کی منزل سے آگے چلے گئے ہیں۔

جب سے محبوب کے راز سے آگاہی ہوئی ہے ہم نے تسبیح صد دانہ (سو دانوں والی تسبیح) کو توڑ ڈالا ہے۔

اے زاہد! تو ہم کو طعنہ نہ دینا۔ ہم روز الست سے عاشق ہیں۔

اثبات شدہ کہ چون الا اللہ
ہم باز بر لا آلہ نزنستیم

جب سے اِلّا اللہ کہہ کر ہم اثبات کی منزل میں آ گئے ہیں پھر لَا اِلٰہ کی طرف واپس نہیں گئے۔

حوران بہشت را نخواہستیم
جز یار دگر نہ ہیچ جستیم

میں بہشت کی حوروں کا طلبگار نہیں ہوں۔ میں محبوب کے سوا کسی اور کی تلاش میں نہیں ہوں۔

مارا نہ صلاح ورع و تقوے
ما مست بمیکدہ نشستیم

ہمارے پاس نہ نیکی ہے نہ پرہیزگاری اور نہ تقویٰ۔ ہم میخانہ میں مست بنے بیٹھے ہیں۔

مارا چہ خبر نہ دین و اسلام
شب و روز مدام در کنشتیم

ہمیں دین اور اسلام کا کیا پتہ۔ ہم تو رات دن مندر میں بستے ہیں۔

ہمراہ چو شد یقین دل را
خیالات شکوک ہا شکستیم

جب دل کو یقین کی دولت حاصل ہو گئی تو ہم نے شکوک اور شبہات کو توڑ ڈالا۔

با تا شد محو آشکارا
یک الف خوشتم بدل نوشتیم

اے آشکار! "ب" اور "ت" مٹ گئے ہم نے الف کو اپنے دل پہ اچھی طرح سے لکھ لیا ہے۔

اردو ترجمہ

گاہ آدم گاہ شیطان می شوم
گاہ موسیٰ گاہ عمران می شوم

میں کبھی آدم بنتا ہوں کبھی شیطان کبھی موسیٰ بنتا ہوں اور کبھی عمران (عمران حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام ہے)۔

گہ جدا باشیم از مادر پدر
گہ چو اسماعیل قربان می شوم

کبھی اپنے ماں باپ سے علیحدہ ہوتے ہیں اور کبھی حضرت اسماعیل کی طرح قربان ہو جاتے ہیں۔

گہ تحمل می کنم گاہی غضب
گاہ دانا گاہ نادان می شوم

ہم کبھی برداشت کر لیتے ہیں اور کبھی غصہ میں آ جاتے ہیں کبھی دانا ہوتے اور کبھی نادان بن جاتے ہیں۔

گاہ زاہد گاہ عابد گہ مغم
گاہ کفر و گاہ ایمان می شوم

کبھی زاہد بنتے ہیں کبھی عابد اور کبھی آتش پرست کبھی کافر بنتے ہیں اور کبھی مومن۔

گاہ باشد آشکارا بادشاہ
گاہ بر در یار دربان می شوم

آشکار کبھی بادشاہ ہوتا ہے اور کبھی دربار کا دربان بنتا ہے۔

○

اردو ترجمہ

من از دین کیش بیزارم چہ میفرمائید ای یاران
خلائق دیدہ احوالم بخوانند استغفاران

اے دوستو! میں دین اور مذہب سے بیزار ہوں آپ کا کیا خیال ہے لوگ میرا حال دیکھ کر توبہ توبہ کرتے ہیں۔

در آن دریای افتادم کہ ساحل او نمیدارد
دران قلزم کہ بسیاران غرق گشتند سرداران

میں اس دریا میں گرا ہوں جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ یہ وہ سمندر ہے جس میں بڑے بڑے نامور لوگ غرق ہو چکے ہیں۔

ازان روزی نخود چیزی نیاوردم بجز عشقش
بمشت خاک مسکین زغم بارید صد باران

میں روز ازل کو اس کے عشق کے سوا اور کوئی چیز اپنے ساتھ نہیں لایا۔ مجھ مسکین کی مشت خاک پر غم کی سینکڑوں بارشیں برس ہو چکی ہیں۔

ہمیں رہ خطرناک است ہران کو پہلوان باشد
گذر زین راہ او سازد نمی آید ز بسیاران

یہ بہت ہی خطرناک راہ ہے اس راہ سے صرف وہی گزر سکتا ہے جو بہادر ہو سب کا کام نہیں ہے۔

خیال حال مستان را ندانند آشنکارا کس
کسی آگاہ دل نبود مگر ہم جز دل افگاران

اے آشنکار! مستوں کے حال اور خیال کو کوئی نہیں جانتا۔ اس راز سے کوئی آگاہ نہیں ہے سوائے زخم خوردہ دل والوں (عشاق) کے۔

○

اردو ترجمہ

من از دین کیش بیزارم چہ فرمائید ای یاران
نہ من صالح نہ دیندارم چہ فرمائید ای یاران

اے دوستو! کیا کہتے ہو؟ میں دین اور مذہب سے بیزار ہوں۔ میں نہ صالح ہوں نہ دیندار۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

نباشد ورد قرآنم وظائف دائمی خوانہ
نہ توبہ استغفارم چہ فرمائید ای یاران

میں نہ قرآن کا ورد کرتا ہوں نہ وظیفے پڑھتا ہوں، نہ توبہ استغفار کرتا ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

چو رفت از ما مسلمانی کجا میری کجا خانی
ز مے منصور خمارم چہ فرمائید ای یاران

جب مسلمانی ہمارے ہاتھ سے گئی تو میری کہاں رہی اور خانی کہاں گئی۔ میں منصوری مے سے مخمور ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

ز جملہ سر بپیچیدم دل از ہر سوی ببریدم
نہ دیوانم نہ ہشیارم چہ فرمائید ای یاران

میں نے تمام چیزوں سے منہ پھیر لیا اور ہر طرف سے قطع تعلق کر لیا۔ میں نہ دیوانہ ہوں، نہ ہشیار ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

کہ کار ما و نوشی ما بود مقصد خموشی ما
نہ در خوابم نہ بیدارم چہ فرمائید ای یاران

ہمارا کام ہے راگ سننا اور مے نوشی کرنا! اور ہمارا مقصد ہے صبر کرنا۔ میں نہ سوتا ہوں نہ جاگتا ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو!

ردیف النون

دلا لقای خدا ہست یعنی درویشان
دگر فنای بباشد بقای درویشان
مپیچ روی ز در دروازۂ گدایان، تو
بباش روز و شبان در قفای درویشان
مرو بمجلس شاہان کہ جای پُر خلل ست
مگر کہ بی خلل ست این بنای درویشان
اگر جہان باشارت جہان بگردانند
خدا ہمی طلبد ہم رضای درویشان
بسوی دنیای دون میل دل نمی آرند
کہ ہست طائفہ بی ریای درویشان
مبین بدیدہ حقارت بسوی فقرایان
بطون عالیقدر ست جای درویشان
اگرچہ برہنہ بی پارچہ ہمی گذرند
بدان دو عالم باشد قبای درویشان
مباش دور دمی زان گروہ خاص الخاص
اگر ز ما پرسی خود خدای درویشان
ببیں جماعت مردان آشکارا تو
مگر کہ مرد شوی از دعای درویشان

اردو ترجمہ

اے دل! درویشوں کا دیدار اللہ کا دیدار ہے۔ درویشوں کے چہرے نورانی ہیں۔

اے دل! گدا گروں (درویشوں) کے دروازہ سے مُنہ نہ پھیرنا۔ دن رات درویشوں کے پیچھے پیچھے رہنا۔

بادشاہوں کے دربار میں مت جانا کہ وہ فتنہ کی جگہ ہے۔ اگر کوئی پُرامن جگہ ہے تو وہ درویشوں کی جھونپڑی ہے۔

درویش چاہیں تو سارے جہان کو ایک اشارہ سے گردش میں لا سکتے ہیں اللہ بھی درویشوں کی رضامندی کا طلبگار ہے۔

درویش اپنے دل کو اس دنیائے دُون کی طرف مائل نہیں کرتے کیونکہ یہ بے ریاؤں کا گروہ ہے۔

درویشوں کی طرف حقارت کی نظر سے نہ دیکھنا کیونکہ درویشوں کا قیام قلب اور ضمیر کے پُرعظمت مقام میں ہے۔

اگرچہ درویش ننگے بدن چلتے پھرتے ہیں لیکن دونوں جہان درویشوں کی قبا ہیں۔

ان خاصانِ خُدا کے گروہ سے ایک پل بھی دور نہ رہنا۔ اگر ہم سے پوچھو تو یہ درویش خود خدا ہیں۔

اے آشکار! ان مردانِ خُدا کی جماعت پر نظر کر۔ شاید تو بھی ان درویشوں کی دعا سے مردِ خدا بن جائے۔

✱

○

نگارا یک دمی بنشین درونِ دیدۂ ما بین
کزین دریای گوناگون زند موج زبر زیرین

شوی تا با خدا باری تماشا موج دریا کن
ہمیشہ موج در موج ست بہ تلخی آن نبود شیرین

عجائب موج آن دریا کہ در عالم نمی گنجد
بیایی سیل بر سیل ست کشد ما را از آن و زین

گداز د حرم خانہ را ہمہ غیرش غرق سازد
چنان غلبہ ہمی آرد کہ نایاب ست در وی طین

چہ موجا موج بحر این ست گرم از آتش فزون بلند
کس از گریہ نمیداند آشکارا او بود بیدین

اردو ترجمہ

اے محبوب! ایک گھڑی بیٹھ جا اور ہماری آنکھوں کو دیکھ۔ اِس دریائے گوناگوں سے اوپر نیچے کیسی موجیں اٹھتی ہیں۔

ایک بار دریا کی موجوں کا نظارہ کر تو مرد با خدا بن جائے گا۔ دریا ہمیشہ موج در موج ہے اور اس کا پانی میٹھا نہیں ہے بلکہ کڑوا ہے۔

اس دریا کی موجیں بھی عجیب ہیں جو اس دنیا میں سما نہیں سکتیں۔ سیلاب کے پیچھے مسلسل سیلاب آ رہا ہے جو ہمیں اس سے بھی اور اُس سے بھی دور کھینچ لے جاتا ہے۔

گھر بار کو فنا کر دیتا ہے اور غیر کو غرق کرتا ہے۔ ایسا پُر شور اور زور آور دریا ہے کہ اس کی تہہ میں مٹی اور کیچڑ بالکل نایاب ہے۔

واہ، کیا تلاطم خیز دریا ہے جو آگ سے بھی زیادہ گرم ہے۔ اے آشکار! جو رونے اور گریہ و زاری کرنے سے بے خبر ہے وہ بے دین ہے۔

✱

از خویشتن رفتیم ما آن نعرہ مولائی زنم
وز ما و من رستیم ما آن نعرہ مولائی زنم

هرگز ندیدم خویش را بگذاشتم دین کیش را
از ستیش مستیم ما آن نعرہ مولائی زنم

موہوم باشد جان تنم گاہی بگویم من منم
گزہست وا رستیم ما آن نعرہ مولائی زنم

از خویشتن چون میروم از چون بیچون میشوم
دست از خودی شستیم ما آن نعرہ مولائی زنم

خود را نمی بینم بجا گاہے بہ بینم جا بجا
این کفر در دستیم ما آن نعرہ مولائی زنم

گر با خودم ابلیسم ور بیخودم ادریسیم
از جملہ برگشتیم ما آن نعرہ مولائی زنم

ای آشکارا تو نئی با من بگو تا تو کئی
با تاج بر تختیم ما آن نعرہ مولائی زنم

اردو ترجمہ

میں اپنی ہستی سے دست بردار ہو گیا ہوں۔ میں خدائی کا نعرہ لگاتا ہوں
میں "ما و من" خودی سے آزاد ہو گیا ہوں
میں خدائی کا نعرہ لگاتا ہوں۔

میں نے خود بینی بالکل نہیں کی، میں نے دین و مذہب کو ترک کر دیا۔ میں اس کی مستی سے مست ہوں۔

میرے جسم اور جان کا وجود صرف ایک خیالی چیز ہے۔ کبھی کبھی کہتا ہوں کہ میں بھی موجود ہوں لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ میرا وجود اسی کے وجود سے ہے میں جب اپنے آپ میں نہیں ہوتا تو "چون" (مثل) سے "بیچون" (بے مثل) بن جاتا ہوں۔ ہم نے اپنی ہستی سے ہاتھ دھو لئے ہیں (دست بردار ہو چکے ہیں)

میں اپنے آپ کو کہیں نہیں دیکھتا اور کبھی ہر جگہ دیکھتا ہوں۔ ہم کفر کو ہتھیلی پہ لیے پھرتے ہیں۔ میں خدائی کا نعرہ لگاتا ہوں۔

میں اگر خودی میں ہوں تو ابلیس ہوں اور اگر بے خود ہوں تو ادریس (پیغمبر) ہوں۔ میں ہر چیز سے اپنا رخ پھیر چکا ہوں

اے آشکار! یہ باتیں کہنے والا تو تو نہیں ہے۔ مجھے بتا کہ آخر تو کون ہے میں تاج پہن کر تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوں۔ میں خدائی کا نعرہ لگاتا ہوں۔ ※

این اسم و جسم و جان را من خوب می شناسم
ہر رنگ ہر بیان را من خوب می شناسم

حقا کہ در دو عالم جملہ جہان جانان
بیشک زمین زمان را من خوب می شناسم

آن بادشاہ بیچون در لبس چون درآمد
سر نہان عیان را من خوب می شناسم

ہر کس کہ غیر خود را دانست او برفتہ
این سود آن زیان را من خوب می شناسم

فرمودہ است اللہ نور السما و ارض ست
پس ارض و آسمان را من خوب می شناسم

اردو ترجمہ

میں اس اسم و جسم اور روح کو خوب پہچانتا ہوں۔ میں ہر بات کو اور اس کے اسلوب اور رنگ ڈھنگ کو خوب پہچانتا ہوں۔

خدا کی قسم پوری کائنات میں بلکہ دونوں جہاں میں محبوب بسا ہوا ہے۔ بیشک میں زمین اور آسمان کو خوب پہچانتا ہوں۔

وہ بے مثل بادشاہ مثل کے لباس میں جلوہ گر ہوا۔ میں پوشیدہ اور کھلے ہوئے رازوں کو خوب پہچانتا ہوں۔

جس شخص نے اپنے آپ کو غیر سمجھا وہ گیا (یعنی بے کار ہو گیا) میں اس نفع اور اس نقصان کو خوب پہچانتا ہوں۔

فرمایا ہے کہ اللہ زمین اور آسمان کا نور ہے۔ میں زمین اور آسمان کو خوب پہچانتا ہوں۔

مارا زندیق می خوانند می گویند می دانند
نہ تسبیح و نہ زنارم چہ فرمائید ای یاران

لوگ مجھے زندیق کہکر پکارتے ہیں زندیق کہتے ہیں اور زندیق سمجھتے ہیں میں نہ تسبیح ہاتھ میں لیتا ہوں نہ زنار باندھتا ہوں۔ اے دوستو کیا کہتے ہو۔

مصلا بر طرف ماندہ فرامش شد ہمہ خواندہ
کہ رقصندہ ببازارم چہ فرمائید ای یاران

مصلیٰ ایک طرف رہ گیا اور جو کچھ پڑھ لیا تھا وہ بھول گیا۔ اب سر بازار وجد کرتا ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

کشیدم سر بدنامی شد ندا فراز اسلامی
نمیدانند اسرارم چہ فرمائید ای یاران

میں نے بدنامی مول لی ہے۔ میرا یہ حال دیکھ کر مسلمان مجھے چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ وہ میرا راز نہیں جانتے۔ اے دوستو کیا کہتے ہو۔

خدا در آشکارا آمد بآب و گل نگار آمد
ببردہ ہوش یکبارم چہ فرمائید ای یاران

خدا آشکار کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ آب و گل کے اندر محبوب جلوہ گر ہو گیا۔ میرے ہوش و حواس ایک دم سلب کر لیے۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو!

تیغ بر دوش نہادم بکشیدم زمیان
جلوہ اش تا بہ ثریا نہ نہان ست عیان

وہ چہ شمشیر عشق را کہ کشیدہ منصور
پرتو او بظہور ست ببین در دو جہان

سیف رحمان زبانیم زما بگریزید
دینداران ہمہ شنوید کہ کردیم بیان

پہلوانیم درین رہ کہ خیال سر نیست
غیر را قتل کنم تا برم شک و گمان

آشکارا نبود ہر کس عاشق صادق
واقف راز بود آنکہ سزاوار نہان

اردو ترجمہ

میں نے تلوار کمر سے کھینچ کر کندھے پر رکھ لی۔ اس کی چمک دمک پوشیدہ نہیں رہی بلکہ ثریا تک پہنچ گئی۔

سبحان اللہ! عشق کی وہ تلوار جو منصور نے کھینچی۔ دیکھ لو! اس کا جلوہ اب تک دونوں جہان میں ظاہر ہے۔

ہماری زبان اللہ کی تلوار ہے۔ ہم سے دور رہو۔ اے دیندارو! جو بات ہم نے کہی ہے وہ سب سن لو۔

ہم میدان عشق کے ایسے پہلوان ہیں کہ ہمیں اپنے سر کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں شک و شبہ کو دفع کرنے کے لیے غیر کو قتل کرتا ہوں۔

اے آشکارا! ہر شخص عاشق صادق نہیں ہوتا۔ واقف اسرار صرف وہی ہو سکتا ہے جو خزینۂ راز کا مالک ہو۔

کتاب شرح ملا کافیہ ہم
بہ بحر انداختن پشتارہ بستن

از انہا بوی عشقش در نیاید
پس آنکہ ہر ورق با آب شستن

بباید باشد ہر دم در تصور
بخوردن ہم بنوشیدن بخفتن

کلیم ست وسمیع ست وبصیرت
چرا بیہودہ باطل خیال بستن

ہمیں رہ راست باشد آشکارا
نشاید سخن حق را در نہفتن

اردو ترجمہ

شرح ملا اور کافیہ کی گٹھڑی باندھ
دونوں کو دریا میں پھینک دینا چاہیے (نوٹ
یہ دونوں نحو کی کتابیں ہیں۔ کافیہ علامہ
ابن الحاجب کی تصنیف ہے اور شرح ملا
مولانا جامی کی تصنیف اور کافیہ کی شرح ہے
دونوں کتابیں درس نظامی میں داخل ہیں اور
مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں)

ان کتابوں سے عشق کی بو نہیں آئے
گی لہذا ان کا ایک ایک ورق پانی سے
دھو لینا چاہیے۔

ہر وقت تصور میں رہنا چاہیے۔
کھاتے وقت، پیتے وقت اور سوتے وقت

اللہ تعالیٰ کلیم (بولنے والا) بھی ہے
اور سمیع وبصیر بھی۔ پھر خواہ مخواہ بے ہودہ
اور باطل خیالات کرنے سے کیا حاصل۔

اے آشکارا! یہی سیدھا راستہ ہے
حق بات کو چھپانا مناسب نہیں ہے۔

دلا بردکہ بگیری اثر ز درویشان
شود حصول مرادت مگر ز درویشان

ہمہ عمر بفقر و فاقہای میگذرد
بغیر عشق مجو سیم و زر ز درویشان

معاملات بدنیای دون نمیدارند
ز درد عشق بپرسی خبر ز درویشان

ز طبع نازک شان نیز ترز خوف بباش
بوقت مستی می کن حذر ز درویشان

کہ ہیچ نفع ز مجلس شہان نخواہی یافت
کہ آشکار نباشد ضرر ز درویشان

اردو ترجمہ

اے دل جا! اور درویشوں سے اثر
(فیض) لے تیری مراد درویشوں ہی سے
حاصل ہوگی۔

زندگی فقر وفاقہ میں گزر رہی ہے تو
گزرنے دو۔ درویشوں سے سیم وزر نہ مانگو
صرف عشق کے طلبگار ہو۔

درویش اس دنیائے دون کے
معاملات سے تعلق نہیں رکھتے۔ تم ان سے
فقط عشق کا حال پوچھو۔

لیکن درویشوں کی نازک مزاجی سے
بھی ڈرتے رہو جس وقت وہ حال اور
سرمستی کی کیفیت میں ہوں اس وقت ان
سے کنارہ کشی کرو۔

اے آشکارا! تو بادشاہوں کے دربار
سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرسکے گا درویشوں
سے کم از کم کسی نقصان کا اندیشہ نہیں ہے۔

اردو ترجمہ

نہ من در بندار بیدینم چہ میدانید ای یاران
نہ از آنم نہ از اینم چہ میدانید ای یاران

اے دوستو آپ کا کیا خیال ہے میں نہ دیندار ہوں نہ بے دین ہوں، میں نہ اُس سے ہوں نہ اس سے ہوں۔ دوستو آپ کا کیا خیال ہے۔

نہ ہندیم نہ سندیم نہ پنجابی نہ دکھنیم
نہ من از ملک قسطنطنیم چہ میدانید ای یاران

میں نہ ہندی ہوں، نہ سندھی ہوں نہ پنجابی ہوں، نہ دکنی ہوں اور نہ ملک قسطنطنیہ کا باشندہ ہوں۔ اے دوستو! آپ کا کیا خیال ہے۔

نہ عربیم نہ شامیم نہ مصریم نہ رومیم
نہ از چینی و ماچینیم چہ میدانید ای یاران

میں نہ عربی ہوں، نہ شامی ہوں نہ مصری ہوں، نہ رومی ہوں، نہ چینی ہوں نہ ماچینی ہوں۔ اے دوستو! آپ کا کیا خیال ہے

نہ شیرازی نہ حلبی ام نہ ایرانی نہ تورانی
نہ من از خاک غزنیم چہ میدانید ای یاران

میں نہ شیرازی ہوں، نہ حلبی ہوں نہ ایرانی ہوں، نہ تورانی ہوں اور نہ سرزمین غزنی کا باشندہ ہوں۔ اے دوستو آپ کا کیا خیال ہے۔

بہر مظہر نگار آمد نہان بد آشکار آمد
عجب اسرار می بینم چہ میدانید ای یاران

ہر مظہر میں سے محبوب ظہور پذیر ہے پہلے پوشیدہ تھا اب آشکار ہے میں عجیب اسرار دیکھ رہا ہوں۔ دوستو آپ کا کیا خیال ہے۔

اردو ترجمہ

از خویشتن بر رفتم در چشم ما نظر کن
این چشم چشم شیر است یکبارگی حذر کن

میری آنکھوں میں دیکھ، میں اپنی ہستی کو ترک کر چکا ہوں۔ یہ آنکھیں شیر کی آنکھیں ہیں ان سے ایک دم دور جا۔

بیچون بچون در آمد گہ شاہ گہ گدا آمد
ہر سو بسو ہمان ست خود را ز خود بدر کن

وہ جو بے چون "تھا وہ" چون میں آگیا کبھی گدا بنا کبھی بادشاہ بنا۔ ہر جانب وہی ہے۔ تو اپنے آپ کو اپنے آپ سے باہر نکال یعنی بشریت کے مادی حجابات ہٹا دے۔

گر صد ہزار صورت بینی یکی بدانی
از یک الف الف شد از بیش کم گذر کن

تو اگر لاکھ صورتیں دیکھے تو بھی ایک ہی جان۔ ایک میں سے لاکھوں ہوئے وحدت سے کثرت ہوئی، لیکن کمی بیشی سے آگے نکل جا۔

رفتی چو از میانہ فارغ شدی ز ہستی
در عالم انا الحق با بیخودی خبر کن

تو جب بیچ میں سے ہٹ گیا تو گویا اپنی ہستی سے آزاد ہو گیا بے خودی کی کیفیت میں اہل دنیا کو انا الحق کی رمز سے آگاہ کر۔

اول شناس خود را پس آشکار دم زن
از خانہ خود پرستی بیگانہ شو سفر کن

پہلے اپنے آپ کو پہچان پھر علانیہ دعویٰ کر۔ خود پرستی کے گھر سے نکل کر سیاحت کر۔

زنہار نپرسید ز من حال کہ ای یاران
از عشق تہی بادہ دائم بسرم باران

ای واعظ آتو مارا ہرگز نہ نصیحت کن
این دل نہ اثر گیر دبگریز ز بدکاران

از درد و غمش عاشق شب روز ہمی گرید
باشد کہ ہمان بیند یکبار بہ بیچاران

در ہجر مبتلایم در زیر غم و بلایم
یک من نہ پریشانم چندان چو من ہزاران

ای آشکار بنشین جرعہ ز درد نوشین
من بندہ آن کسانم آنانکہ بیقراران

اردو ترجمہ

اے دوستو! مجھ سے میرا حال مت پوچھو خبردار! میرے سر پہ ہمیشہ عشق کی برسات برس رہی ہے۔

اے واعظ! تو مجھے نصیحت بالکل نہ کر۔ یہ دل متاثر نہیں ہو۔ بدکاروں سے دور بھاگ۔

عاشق دن رات اس کے درد و غم کی وجہ سے روتا رہتا ہے۔ شاید کہ محبوب ایک بار ان بیچاروں کے حال پر نظر کرے۔

میں فراق میں مبتلا ہوں اور اس کے غم و الم میں اسیر ہوں لیکن میں ہی ایک پریشان نہیں ہوں میرے جیسے ہزاروں ہیں۔

اے آشکار! بیٹھ جا اور اس کے درد سے ایک گھونٹ پی لے۔ میں ان لوگوں کا غلام ہوں جو (اس کے عشق میں) بیقرار ہوں۔

ای دل ترا بشناختن بنشستن و برخاستن
لا تحرک ذرۃ الا باذن یافتن

در حقیقت محو کن خود را چنان یکبارگی
از تو گم گردد نشان بگذر ز خود بنداشتن

گر نئی واقف ازین اسرار بر سر خاک کن
بیفائدہ خود را چرا باید بہ آراستن

ہرگز نیاری خویش را اندر میان ای طالبا
بیہودہ باطل بود انشب ربا طلب یافتن

ای آشکارا مرد شو در راہ مردان فرد شو
شاید کہ در بازیچہ عشقش سرت را باختن

اردو ترجمہ

اے دل! تجھے جاننا چاہیے کہ تیرا اٹھنا بیٹھنا لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰه کے تحت ہے۔

ایک بار اپنے آپ کو حقیقت کے اندر ایسا ملا دے کہ تیرا نشان باقی نہ رہے اور تو اپنے آپ کو کچھ سمجھنے کی منزل سے آگے گزر جائے۔

تو اگر اس راز واقف نہیں ہے تو اپنے سر پر خاک ڈال۔ پھر خواہ مخواہ اپنے آپ کو سنوارنے سے کیا فائدہ۔

اے طالب! اپنے آپ کو کبھی بھی درمیان میں مت لانا۔

اے آشکارا مرد بن اور مردان خدا کی راہ میں فرد (یگانہ) بن تیرے لیے مناسب یہ ہے کہ محبوب کے عشق کے اس کھیل میں اپنے سر پر کھیل جا۔

دل را تفرقہ گر بود یار ہم نشین
خواندیم از وصلت نامہ فرید الدین

آن یار را بصدق دل از خویشتن بیاب
دیگر طرف مرو کہ رہ راست ایچنین

صد بار کعبہ را گر طواف کنی چہ شد
دل را طواف کن کہ حج اکبر ست این

برزرنہا طلا و سیمین نظر مکن
در لبس پاسبان بود شاہ در کمین

آیت و نحن اقرب بشنو تو آشکار
حبل الورید از رگ جان روح را قرین

اردو ترجمہ

دل کو جدائی کا ڈر رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ محبوب ہمیشہ پہلو میں بیٹھا رہے یہ بات ہم نے شیخ فرید الدین عطار کے وصلت نامہ میں پڑھی۔

محبوب کو صدق دل سے حاصل کرنے کی کوشش کر۔ اِدھر اُدھر مت جا کہ راہ راست یہی ہے۔

تو نے اگر ایک سو بار کعبہ کا طواف کیا تو کیا ہوا۔ دل کا طواف کر کہ یہی حج اکبر ہے۔

سونے چاندی کے سامان و اسباب پر نظر نہ کر۔ بادشاہ چوکیدار کے لباس میں پوشیدہ ہے

اے آشکار! "و نحن اقرب" کی آیت سن اور "حبل الورید" پر غور کر۔ وہ محبوب رگ جان سے زیادہ روح کے قریب ہے۔

عجائبہا کہ می بینم چہ گوناگون درین دوران
بود در عالم فانی بہر جا ہر کسی حیران

کہ ہشیاران طمع داران بذلہ و خجالت را
ہمہ دانا گرفتار ست مگر رستند دیوانان

مخادیمان بدر شاہان نشستہ روز و شب دائم
بزرگان عہد مشائخہا بہر دنیای سرگردان

بر رعیت ظلم تعدی بس نیاسودہ بعالم کس
برای درم سیم و مس پریشانند سرداران

نہ یاری ماند نی شفقت چہل حنگست ہر کس را
گسستہ رشتہ الفت نہ بیند جز ہمہ یاران

بمنبر عالمان قاضی کہ مشغولند در واعظ
برای جمع مردمہا بدل کردند کرداران

سیہ پوشان گدایان بین کہ عادت مو تراشیدن
بیاموزند بہر نان مکر کردند مکاران

جوانان تراخان بیا بیاد ترین رشغدگان اکب
چلیپا خانقہ مدرسہ چہ مسجد منبر دیران

زہر پارہ نانی خراب خواخوش ردیان
چہ دانایان پریشانند و جمعیت نادان

پدر نوجامہ نادیدہ پسر زر پوش می باشد
بہ پیشینیان ہمی خندند کجا آنہا کجا مایان

ہر آن کو عاشقی باشد بر او دارند صد تہمت
مدام آن مست می باشد ملبد ہو نی میخواران

ہمان رندان مستانہا کہ از روز ازل ہستند
بعالم اند کی باشند کہ دائم ہست در جولان

بیا ای آشکار ار تو خاک پای درویشان شو
بوزد وقتی ز ابر عشق بر تو بارد آن باران

اردو ترجمہ

میں اس دنیا میں جو عجائبات دیکھ رہا ہوں وہ بہت ہی عجیب و غریب اور گوناگوں ہیں اور اس دنیائے فانی میں ہر شخص حیران نظر آتا ہے۔

عقلمندی کے تمام دعویدار لالچ کی وجہ سے شرمسار ہیں اور تمام عقلمند لالچ میں گرفتار ہیں لیکن جن کو عقلمندی کا دعویٰ نہیں ہے وہ آزاد ہیں۔

مخدوم دن رات بادشاہوں کے دروازے پر بیٹھے رہتے ہیں اور مشائخ بزرگ بھی دنیا کے لیے سرگرداں ہیں۔

رعایا کے اوپر بہت ہی ظلم و ستم ہو رہا ہے اور دنیا میں کوئی بھی آسودہ و مطمئن

میں نہیں نہ ہے اور بڑے سے بڑی شیخ پیر اور سونے چاندی کے لیے پریشان ہیں۔

نہ دوستی باقی رہی اور نہ ہی شفقت و مروت، ہر شخص لڑائی جھگڑے میں مصروف ہے۔ تمام دوستوں نے ایک دوسرے سے دوستی کا رشتہ توڑ دیا ہے۔

یہ مولوی اور قاضی جو منبر پر جلوہ گر ہو کر وعظ کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل لوگوں کو اپنے ارد گرد جمع کرنے کے لیے ہے۔

ان گداگروں کو دیکھو جو کالے کپڑے پہنتے ہیں اور سر کے بال ترشواتے ہیں یہ سب مکر ہے جو ان مکاروں نے روٹی کے ٹکڑے کے واسطے سیکھا ہے۔

شریف لوگ پیدل چل رہے ہیں اور رذیل سونے کی زین پر سوار ہیں۔ بسلیب خانقاہ، مدرسہ اور مسجد و منبر ویران ہیں۔

روٹی کے ٹکڑے کے واسطے غیرتمند اور حسین و جمیل لوگ خوار و خراب ہو رہے ہیں۔ کیسے کیسے عقلمند انسان ہیں جو بیوقوفوں کی مجلسوں میں پریشانیاں اٹھا رہے ہیں۔

باپ کا یہ حال ہے کہ اسے نیا کپڑا آنکھوں سے دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوتا اور بیٹا زربفت اور کمخواب پہنے پھرتا ہے۔

آجکل کے لوگ اپنے آباؤ اجداد پر ہنستے ہیں اور ان کا مذاق اڑا کر کہتے ہیں کہ کہاں وہ اور کہاں ہم!

عشاق پر سینکڑوں تہمتیں رکھتے ہیں لیکن عشاق ان تہمتوں سے بے نیاز ہیں اور وہ مے نوشوں کی طرح ہمیشہ اپنی مستی میں مدہوش رہتے ہیں۔

ایسے رند جو روز ازل سے مست ہیں ان کی تعداد دنیا میں بہت ہی کم ہے اس لیے کہ وہ ایک جگہ قیام کرنے کے بجائے ہمیشہ گردش میں رہتے ہیں۔

اے آشکار جا، اور ان کے پاؤں کی خاک بن جا۔ ممکن ہے کسی وقت عشق کے بادلوں سے تیرے اوپر بھی بارش برسنے لگے۔

عاشقان را در دو عالم مایۂ غم داشتن
نالہا فریادہا و گریۂ ہم داشتن

دین و دنیا گر رود آن ہر دو را ترخیص کن
عاشقی با یار خود محکم مسلم داشتن

شیخی و پیری بزرگی کن رہا یکبارگی
از ہمہ خیالات این خیالش مقدم داشتن

از ثنا تعریف مردم ای دلا بگذشتی مست
ہمچو صنعان ظاہری خود را متہم داشتن

گر جراحت عشق داری در دوا ہرگز مکوش
دور باشد بر دلفگاران مرہم داشتن

آشکارا گر تو واقف گشتہ از سر جان
پس بہر کس آشنائی و ترحم داشتن

اردو ترجمہ

عشاق کو دونوں جہان غم و الم کا سرمایہ رکھنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ آہ و فریاد اور گریہ وزاری بھی ہونی چاہیے۔

اگر دین اور دنیا دونوں ہاتھوں سے نکل جائیں تو ان کو جانے دو لیکن اپنے محبوب کے ساتھ محبت پختہ ہونی چاہیے۔

مشائخی، پیری اور بزرگی کو ایکدم ترک کر اور تمام خیالات پر اس خیال کو فوقیت دے۔

اے دل! لوگوں کی واہ واہ سے دور بھاگ۔ شیخ صنعان کی طرح بظاہر اپنے اوپر تہمت اور ملامت کا بار ہموار کرنا چاہیے۔

تجھے اگر عشق سے زخم پہنچے ہیں تو ان کے علاج کی کوشش ہرگز نہ کر، کیونکہ زخم خوردہ دلوں سے مرہم کو دور رہنا چاہیے۔

اے آشکار! اگر تجھے روح کی حقیقت سے آگاہی حاصل ہو چکی ہے تو تجھے ہر شخص کے ساتھ محبت اور شفقت کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

شور بحر عشق اندر دیدہ ہای ما ببین
میزند موج جنونی در دل و سر پا ببین

اردو ترجمہ

ہماری آنکھوں میں دریائے عشق کی شورا شوری ملاحظہ کرو۔ دیکھو دل میں، سر پر اور پاؤں پر کیسے دیوانہ وار اور بے ساختہ موجیں مارتا ہے۔

کشتی تن ناخدا جان ہست آب چشم ما
شد روانہ جابجا آن سیل در صحرا ببین

یہ جسم ایک کشتی ہے اور اس کا ملاح روح ہے اور اس کے تیرنے کے لیے پانی ہماری آنکھوں سے جاری ہوتا ہے۔ دیکھو صحراؤں اور وادیوں میں جابجا سیلاب کے

گریۂ عشاق انگیزد ز درد موجہا
بر زمین و آسمان ہم زیر ہم بالا ببین

عشاق کا گریہ درد عشق سے موجوں کا طوفان برپا کرتا ہے۔ موجوں کا یہ طوفان زمین پر آسمان پر اور اوپر اور نیچے دیکھو۔

چون سحاب قطرۂ باران ہمی بارید لیک
بان بیاموزد بریدن ز چشم ما ببین

بادل برسات میں ایک ایک قطرہ برساتا ہے لیکن اسے میری آنکھوں سے بارش برسانا سیکھنا چاہیے۔

آشکارا آب کوثر ہست بیش از اشک چشم
انکسی را دیدہ تر باشد ازاں اعلا ببین

اے آشکار! میرے آنسوؤں کے سامنے آب کوثر کیا چیز ہے جس کسی کی بھی آنکھیں پُرنم نظر آتی ہیں میرے آنسو اس سے افضل ہیں۔

خود والہ و شیدائی خود خود شدہ حیران
خود پنہاں پیدائی خود خود شدہ حیران

اردو ترجمہ

تو خود ہی عاشق بھی ہے اور خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔ پوشیدہ بھی خود ہے اور ظاہر بھی خود ہی اور پھر خود ہی حیرت زدہ ہے۔

خود وامق عذرائی یوسف تو زلیخائی
خود مجنوں لیلائی خود خود شدہ حیران

تو وامق اور عذرا بھی خود ہی ہے اور یوسف زلیخا بھی خود ہی ہے اور مجنوں اور لیلیٰ بھی خود ہی ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود جلوۂ ترسائی خود صنعان سودائی
خود عاشق شیدائی خود خود شدہ حیران

تو اس عیسائی لڑکی کے حسن کا جلوہ بھی خود ہی ہے جس پر شیخ صنعان عاشق ہوا تھا اور عاشق صنعان بھی خود ہی ہے تو ہی عاشق ہے اور خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود شمس الحق تبریزی خود خود را خونریزی
بر دار سر آویزی خود خود شدہ حیران

شمس الحق تبریزی بھی تو خود ہی ہے اور اپنا خون بھی خود ہی بہاتا ہے اور سولی پر اپنا سر بھی خود ہی چڑھاتا ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود بر خود آشفتہ خود گشتہ سرگشتہ
او قاتل او کشتہ خود خود شدہ حیران

تو اپنے آپ ہی پر عاشق ہوا ہے اور خود ہی اپنا والہ و شیدا بنا ہے۔ قاتل بھی خود ہی ہے اور مقتول بھی خود ہی ہے۔ اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

اردو ترجمہ

خود خندان گریانی پوشیدہ و عریانی
خود صورت سلطانی خود خود شدہ حیران

ہنستا بھی خود ہی ہے اور روتا بھی خود ہی ہے۔ خود ہی پوشیدہ ہے اور خود ہی ظاہر ہے بلکہ تو خود ہی شہنشاہ ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود ماہ کنعانستی خود جان جہانستی
خود تیر کمانستی خود خود شدہ حیران

تو ماہ کنعان (یوسف علیہ السلام) بھی خود ہی ہے اور خود ہی جان جہان (محبوب) بھی ہے اور تیر و کمان بھی خود ہی ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود جوان شبابستی خود پیالہ شرابستی
خود رود و ربابستی خود خود شدہ حیران

تو خود ہی جوان پر شباب ہے اور خود ہی پیالۂ شراب ہے اور خود ہی ساز اور سرود ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود سبحہ بدست آری خود عجز کنی زاری
خود نامت بشماری خود خود شدہ حیران

تسبیح بھی خود ہی ہاتھ میں لیتا ہے اور عجز و زاری بھی خود ہی کرتا ہے اور تسبیح پر اپنا نام بھی خود ہی پڑھتا ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود مصحف میخوانی خود انس و خود جانی
خود را خود میدانی خود خود شدہ حیران

قرآن بھی خود ہی پڑھتا ہے، انسان اور جن بھی خود ہی ہے اور خود ہی اپنی اصل حقیقت سے آگاہ ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود جان و خود جسمت آشکار شدہ اسمت
باشد عجب این رسمت خود خود شدہ حیران

تو جسم بھی خود ہی ہے اور جان بھی خود ہی ہے اور آشکارا تیرا نام ہے۔ تیری یہ رسم اور روش بھی عجیب ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

اردو ترجمہ

ای صبا با ما حقیقت شہر نیشاپور کن
میکنم قربان بر آن خاک زمین این جان و تن

اے بادِ صبا! ہمیں شہر نیشاپور کا حال بتا۔ میں تو اس سرزمین کی خاک پاک پر اپنا جسم اور جاں قربان کرتا ہوں (شیخ فریدالدین عطار نیشاپور کے رہنے والے تھے)

عرض کن از حالت بیچارہ عاشق در حضور
کز خم میخانہ می در جام خالی در فگن

اس عاشق مسکین کا حال جا کر حضور میں عرض کر کہ میرے خالی پیالہ میں اپنے میخانہ کے خُم میں سے شراب ڈال دے۔

من چہ ام مسکین و عاجز تا توئی حاجت روا
ای شہا بہر خدا این سد ہستی را شکن

میں ایک مسکین اور عاجز ہوں اور تو حاجت روا ہے۔ اے بادشاہ! خدا کے واسطے میری ہستی کے اس بندھن و بند کو توڑ دے۔

در دوئی افتادہ ام بخشی بکیدانی دوا
رستگاری دہ مرا از قید و بند ما و من

میں اب تک دوئی کے مرض میں مبتلا ہوں مجھے وحدت کی دوا عطا فرما اور مجھے اس "ما و من" کی قید سے آزاد کر۔

خواہ از عطار کان محجوب در پیر مغان ست
از ولی اللہ دعا ای آشکارا خویشتن

اے آشکارا! اپنے واسطے ولی اللہ [illegible] خواجہ عطار سے [illegible] وصال محبوب بھی [illegible]۔

اردو ترجمہ

ای دل نصیحت گوش کن در راہ مولا دم مزن
قربان کنی این جان و تن در راہ مولا دم مزن

اے دل! میری نصیحت سن لے مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔ اس جسم اور جان کو قربان کر دے۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

خود را بیاری درمیان بگذشت از ہمگنان
کز ہر ولی شد این بیان در راہ مولا دم مزن

تمام اولیاء اللہ نے یہی کیا ہے کہ اپنے آپ کو درمیان میں مت لا اور ہر چیز سے دستبردار ہو جا۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

بیجان در وحدت شوی سائر دریں کثرت شوے
غرق اندرین حیرت شوی در راہ مولا دم مزن

وحدت میں جان کو ترک کر اور پھر کثرت میں سیر کر اور حیرت میں غرق ہو جا۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

بگذر تو از این جسم و جان بر دار از خاکی گمان
تو ہستی حق را بدان در راہ مولا دم مزن

اس جسم اور جان کو ترک کر دے اور مادیت پر سے خیال ہٹا دے۔ تو نہیں ہے بلکہ حق ہی حق ہے۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

ہر سخن بکنر ہمین دانی از آں علم الیقین
عین الیقین حق الیقین در راہ مولا دم مزن

کسی بھی بات کو بے وقعت نہ سمجھ اس سے تجھے علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین حاصل ہوگا۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر

بس آشکارا فہم کن این بوتۂ گل را شکن
سدِ سکندر را شکن در راہ مولا دم مزن

اے آشکار! حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کر اس مٹی کے پتلے کو ترک کر۔ سدِ سکندری کو توڑ دے۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

اردو ترجمہ

در گذر از این و آن کوس سبحانی بزن
ہم نہان و ہم عیانی کوس سبحانی بزن

اس سے اور اُس سے آگے گزر جا خدائی کی نوبت بجا۔ پوشیدہ خواہ ظاہر خدائی کی نوبت بجا۔

رمز سلطانی و سبحانی شناسی جان من
بادشاہ دو جہانی کوس سبحانی بزن

اے جان من! شاہی اور خدائی کے رمز کو پہچان۔ تو دونوں جہان کا بادشاہ ہے خدائی نوبت بجا۔

خویش را بشناس از اربع عناصر بگذری
گر بدانی و رندانی کوس سبحانی بزن

اپنے آپ کو پہچان اور اربع عناصر سے آگے گزر جا۔ تو اس راز کو سمجھے یا نہ سمجھے، خدائی کی نوبت بجا۔

از خودت نادان شوی دانا شوی در کثرتش
باش ہر دم لامکانی کوس سبحانی بزن

اپنے آپ سے بیگانہ ہو اور اس کی کثرت میں دانائی سے کام لے۔ ہر وقت لامکانی بنا رہ۔ خدائی کی نوبت بجا۔

آشکارا سر کردی در دو عالم آشکار
صورت آدم حق نشانی کوس سبحانی بزن

اے آشکار! دونوں جہاں میں راز فاش کر دیا۔ تیری صورت آدم کی ہے لیکن علامتیں خدائی کی ہیں۔ خدائی کی نوبت بجا۔

بسک درد و غم چو رسیدہ ام من
در آن رنج و بلا صد دیدہ ام من

رہا کردیم کشور عیش و عشرت
بہ ایں محنت سرا گزیدہ ام من

میانِ غم بو حدت آشنائیم
کہ آن رازِ نہان فہمیدہ ام من

ندیدم سرّ از انسان بیرون
ہمہ ملکِ خدا گردیدہ ام من

اگر گویم کہ مایم ہیچ مایم
ازین لا نعم بس ترسیدہ ام من
ولی ہستی امانت بادشاہ است
ہمان ہستی چرا دزدیدہ ام من
ز مرشد پیر عبدالحق دانا
سراغ راستی پرسیدہ ام من
درین راہِ محبت آشکارا
بسی محنت جفا بخشیدہ ام من

اردو ترجمہ

میں جب درد وغم کے ملک میں پہنچا تو میں نے وہاں سیکڑوں تکالیف اور مصائب دیکھے۔

میں نے عیش و عشرت کی دنیا کو ترک کردیا اور رنج و مصیبت کے اس مسکن کو قبول کرلیا۔

میں اس رنج وغم میں مبتلا ہونے کے باوجود وحدت آشنا ہوں کیونکہ میں نے اس مخفی راز کو سمجھ لیا ہے۔

میں نے ساری دنیا کا چکر لگالیا۔ میں نے اصل راز کو انسان سے علیحدہ نہیں دیکھا۔

اگر میں کہوں کہ جو کچھ ہوں میں ہی ہوں تو اس انکار اور اقرار سے میں ڈرتا ہوں۔
لیکن یہ ہستی تو بادشاہ کی امانت ہے پھر اس ہستی کو میں نے کیوں چرا لیا ہے۔
میں نے اپنے مرشد پیر دانا عبدالحق سے ہستی کا سراغ پوچھ کر معلوم کرلیا ہے۔
اے آشکارا! محبت کی راہ میں میں نے بڑے مصائب برداشت کیے ہیں۔

خود بود و خود بود من کہ نیم درمیان
در دو جہان حق بود ظاہر و باطن عیان

جلوہ گری میکند او بہ بنی اسرائیل
باز در آید ہمان در مظہر قبطیان

آن یک در صد لباس آمد بشناس او
گاہ بموسیٰ شود گاہ بہ فرعونیان

نیست دگر ہیچکس اوست درون و برون
گہ بجماعت خلیل گاہ بہ نمرودیان

گاہ ملا محتسب گاہ قلندر شود
گاہ بود قشقہ دار گاہ ز قاضیان

گاہ بود دلق پوش گاہ بہ اطلس حریر
گاہ برہنہ سرست گاہ بسر خوبیان

اردو ترجمہ

وہ خود ہی ہے، وہ خود ہی ہے میں درمیان میں نہیں ہوں۔ دونوں جہان میں حق ہی حق ہے۔ ظاہر ہو خواہ باطن۔

پہلے بنی اسرائیل میں جلوہ گری کرتا ہے پھر قبطیوں (اہلِ مصر) کے مظہر میں نمودار ہوتا ہے۔

وہ ایک سینکڑوں لباس بدل کر آتا ہے۔ اس کو پہچان۔ کبھی موسیٰ کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی فرعون والوں کے ساتھ۔

دوسرا کوئی نہیں ہے اندر اور باہر وہی ہے کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ اور کبھی نمرود کے گروہ کے ساتھ۔

کبھی ملا اور محتسب بنتا ہے اور کبھی قلندر بنتا ہے کبھی قشقہ لگاتا ہے اور کبھی قاضی بنتا ہے۔

کبھی خرقہ (گدڑی) پہنتا ہے اور کبھی ریشم۔ کبھی ننگے سر ہوتا ہے اور کبھی سر پر

گاہ کریم و رحیم گاہ جبار و قہار
گاہ ز شدادیان گاہ بود عادیان

کبھی رحیم و کریم ہے اور کبھی جبار و قہار
کبھی قوم شداد میں سے اور کبھی قوم عاد میں سے۔

شاغل گہ در فساد گہ بہ نماز و نیاز
گاہ بذکر و فکر گاہ بہ زناریان

کبھی لڑائی جھگڑے میں مشغول ہوتا ہے
اور نماز اور نیاز میں۔ کبھی ذکر و فکر میں اور
کبھی زنار پوشوں کے ساتھ۔

گاہ بکعبہ طواف روز شبان میکند
گاہ بہ بتخانہ شد گاہ ز کفرانیان

کبھی دن رات کعبہ کا طواف کرتا ہے
کبھی بت خانہ میں جاتا ہے اور کافروں
کے ساتھ ہوتا ہے۔

گاہ شود مصطفٰے مونس او مرتضٰے
شاہ حسین و حسن شافع شد عاصیان

کبھی حضور محمد مصطفٰے احمد مجتبٰی صلی
اللہ علیہ وسلم کی صورت اقدس میں ہوتا
ہے اور حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ
اس کا مونس و غمخوار ہوتا ہے اور حسن اور
حسین جو گنہگاروں کے شفیع ہیں۔

نقش کشیدہ نگار شد ز نہان آشکار
مونس باہر کسی گاہ ز قدوسیان

محبوب بن سنور کر خلوت سے جلوت
میں آیا ہے اور سب کا مونس و غمخوار بن گیا

چون بہ اماماں ظہور کردہ بہر امتحان
بہر قتال گرفت صورت عباسیان

بتگر با بت پرست شد بجماعت کفار
غیر شناسان شدند ہمچوں شماسیان

گہ بنوشت و بخوان گاہ دہندہ خبر
گاہ کند کار خود گہ شود از رادیان

کرد فلان آنچنان کرد فلان این چنین
اوست درون صلح و جنگ اوست ز قتالیان

اوست درون نیک و بد اوست بجرم و ثواب
فعل کند ہمہ اوست اوست ز فعالیان

خلق الاشیا ببین باز و ہو عینہا
خالق مخلوق اوست اینسی وانیان

اردو ترجمہ

جب حضرت امام صاحبان
(دروازہ اماماں) کا امتحان لینے کے لیے
ظہور پذیر ہوئے تو ان کے جدال و قتال کے
واسطے عباسیوں کی صورت اختیار کر لی

کفار کی جماعت میں شامل ہو کر
بت گر اور بت پرست بن گیا اور شماسیوں
کی طرح "غیر شناس" ہو گیا

کبھی لکھنے پڑھنے میں مصروف
ہوا اور کبھی مخبر بنا کبھی خود ہی اپنا کام
چلا لیا اور کبھی راوی بن گیا

فلاں نے ایسا کیا اور فلاں نے
ویسا کیا کبھی صلح اور جنگ میں مشغول ہوتا
ہے اور کبھی سپاہی بن کر قتل و خونریزی
میں مصروف ہو جاتا ہے۔

نیک اور بد میں بھی وہی ہے اور
گناہ و ثواب میں بھی وہی۔ تمام کام خود
ہی کرتا ہے اور کام کرنے والوں میں بھی
خود ہی شامل ہو جاتا ہے۔

"خَلَقَ الْاَشْیَاءَ" کو دیکھ کر پھر
"وَهُوَ عَیْنُهَا" پر بھی نظر کر۔ خالق بھی
وہ خود ہی ہے اور مخلوق بھی خود ہی ہے
بھی وہی ہے اور وہ بھی وہی

گاہ زبان ہند دار گاہ زبان سندھ داشت
گہ بزبان عرب گاہ زایر زبان

کبھی ہندی زبان اختیار کرتا ہے کبھی سندھی کبھی عربی بولتا ہے کبھی ایرانی۔

گاہ ز ماچین چین گاہ شود روم و شام
گاہ بہ بندد بسر طرہ تورانیان

کبھی چینی اور ماچینی بنتا ہے اور کبھی رومی اور شامی اور کبھی سر پر تورانیوں کی طرح طرّہ دار پگڑی باندھتا ہے۔

خود سسی خود پنوں خود شتر و خود مہار
خود شب ہم روز خود خود سارابانیان

سسی بھی خود ہی ہے اور پنوں بھی خود ہی۔ اونٹ بھی خود ہی ہے اور اونٹ کی مہار بھی خود ہی اور خود ہی دن رات ساربانوں (اونٹ والوں) کے ساتھ جاتا ہے

خود ملک خود فلک خود کرسی خود عرش
باز بیاید بنام تبلہ کروبیان

ملک بھی خود ہی ہے اور فلک بھی خود ہی۔ کرسی بھی خود ہی ہے اور عرش بھی خود ہی ہے اور کبھی ملائکہ مقربہ کا نام اختیار کر کے آتا ہے۔

نوح شدہ با دعا کردہ عالم غریق
یک کس ناند برزن از ہمہ طوفانیان

نوح بن کر دعا مانگی اور دنیا کو غرق کر دیا۔ اس قدر کہ ان طوفانوں زدہ لوگوں میں سے ایک بھی بچ نہیں سکا۔

بود خود ہیر از عشق بخود داشتہ
رانجھو شدہ آمدہ در جھنگ سیالان

ہیر بھی خود ہی تھا اور خود ہی اپنے اوپر عاشق ہوا اور رانجھا بھی خود ہی تھا جو جھنگ سیال میں آیا۔

لیلیٰ مجنوں اوست وامق عذرا ہمواست
بر حسن خود شدہ است مفتون شیدائیان

لیلیٰ اور مجنوں بھی وہی ہے اور وامق اور عذرا بھی وہی اور خود ہی اپنے حسن پر مفتوں ہوا۔

باشد محمود او با ایاز او شود
ایکہ بیان میکند عشق دیان گالیان

محمود (غزنوی) بھی وہی تھا اور ایاز بھی وہی بنا۔ اے دوست عشق کی باتیں بھی وہ خود ہی کرتا ہے۔

گاہ گدا می شود گاہ شود بادشہ
چند شماریم ماتہنہ دیان سوہن چالیان

ظاہر و باطن ہمو نیست بجز او دگر
چال چلیندی کیہی واہ حسن والیان

کبھی گدا بنتا ہے اور کبھی بادشاہ ہم کہاں تک اس کی چالیں بیان کریں۔

ظاہر بھی وہی ہے اور باطن بھی وہی اس کے کوئی اور نہیں ہے۔ واہ رے حسن والے تم کیسی چالیں چلتے ہو۔

نام زلیخا پدید یوسف پنہاں در او
ہیچکس نی شناخت ہائی ز کنعانیان

ظاہر میں تو زلیخا کا نام تھا لیکن در حقیقت زلیخا کی صورت میں یوسف ہی پوشیدہ تھا۔ افسوس ہے کہ کنعان والوں میں سے کسی نے بھی اسے نہیں پہچانا۔

اوست سمیع و بصیر اوست کلیم و علیم
جاٹ ہو سبھہ اوین اصل کنون نامیان

سمیع و بصیر بھی وہی ہے اور کلیم و علیم بھی وہی۔

گاہ بگوید نیم گاہ بگوید منم
او کہ بگوید سخن جی نہی آکھان آہیان

کبھی کہتا ہے کہ میں نہیں ہوں اور کبھی کہتا ہے کہ میں ہی ہوں۔

شمس کہیا من خدا از حق گفتار اوست
از پہر عاشقان نہاد چہو رہیں فہمائیان

شمس نے کہا کہ میں خدا ہوں اور واقعی اس کی یہ بات خدا کی جانب سے تھی۔

شمس بیاورد شمس بر خود نزدیک تر
زین سبب در گرفت عبرت ملتانیان

شمس نے سورج کو اپنے قریب اتار لیا۔ جس سے ملتان والوں نے عبرت حاصل کی۔

نعرہ انا الحق بزد در صف منصور شاہ
آن دم ما میزنم اندر آخر زمان

شاہ منصور نے لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہو کر انا الحق کا جو نعرہ بلند کیا تھا وہی دعویٰ اس آخری زمانہ میں ہم بھی کرتے ہیں

اردو ترجمہ

هم خیال خضر از دل دور کن
خویش را بردار چون منصور کن

خضر کا خیال اپنے دل سے نکال دے۔ اپنے آپ کو منصور کی طرح سُولی پر کھینچ لے۔

بادهٔ وحدت نوش بیخود باش باش
در دو عالم چشم را مخمور کن

شرب وحدت پیکر بےخود ہو جا دونوں جہاں اپنی آنکھ کو مخمور کرلے۔

بهر زیارتهای می گردی چرا
خود باسم محمدی مشهور کن

زیارتوں کے لیے اِدھر اُدھر کیوں مارا مارا پھرتا ہے۔ اپنے آپ کو محمد کے نام سے مشہور کر۔

خویش را بشناس کان سلطان توئی
محو نام سنجر و فغفور کن

اپنے آپ کو پہچان، تُو بادشاہ ہے سلطان سنجر (خاندان سلجوق کا مشہور بادشاہ) اور فغفور (شاہ چین) کا نام مٹا دے۔

غیر هرگز نیستی ای آشکار
این حقیقت راست منظور کن

اے آشکار! تو غیر بالکل نہیں ہے یہ ایک صحیح حقیقت ہے اور اس کا اقرار

اردو ترجمہ

اگر پرسی ز من احوال جان تن
همان جان ست لیک از خود برفتن

اگر مجھ سے جسم اور روح کی حقیقت پوچھے تو میں کہوں گا کہ) انسان سراپا روح ہی روح ہے بشرطیکہ اپنی ہستی سے دست بردار ہو جائے۔

که صد پلها میان موج دریاست
بباید اولاً آن را شکستن

موج دریا کے درمیان سینکڑوں پُل ہیں پہلے ان کو توڑنا چاہیے۔

چو خود را از میان بیرون کشیدی
پس آنگه با شدت با حق نشستن

تُو جب اپنے آپ کو درمیان سے نکال لے گا پھر خدا کی ہمنشینی کا شرف حاصل کر سکے گا۔

نباشد کار در روزه نمازت
زمانی د توئی یک بار رستن

تیرا نماز اور روزہ کے ساتھ کیا کام۔ تجھے ایک بار اپنی خودی سے آزاد ہونا چاہیے۔

خواجه منصور را پای بزنجیر شد
بهر تماشای آن جمع شده مردمان

خواجہ منصور حلاج کے پاؤں میں زنجیر ڈال دی گئی اور لوگ تماشا دیکھنے کے لیے جمع ہو گئے۔

مامون شده حکم کرد نعره زنان را کشید
نعره زن او بود بشنوای مفتیان

مامون ہو کر حکم دیا نعرہ لگانے والوں کو قتل کر دو۔ اے مفتیو! سنو نعرہ لگانے والا تو وہ خود ہی ہے۔

زود کشیده بدار آن ملک العاشقین
تیز زده آن سنگها بر سر او قاضیان

اس برگزیدہ عشاق کو جلد ہی سولی پر کھینچ لیا اور قاضیوں نے اس کے سر پر پتھر برسائے۔

قاضی و مفتی کجا بود حرف خود خدا
در همه او کند تهمت بر علمیان

قاضی اور مفتی کہاں تھے۔ معاملہ خود خدا کا تھا تمام کام وہ خود ہی کرتا ہے اور تہمت ملاؤں پر رکھتا ہے۔

[illegible]
[illegible]

یہ خدا کی قدرت [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] اپی پوچھیان

[illegible]
[illegible]

[illegible] ہوش [illegible] کر لو۔

اردو ترجمہ

گاه شیخ شود گهی از سامعیان
گاه مجذوبی ست گاه لبنا سیان

کبھی پیر بنتا ہے کبھی گرو کبھی مجذوب اور کبھی سنیاسی۔

گاه بود تارکی ترک کند غیر را
گاه در آید همون در صف جوگیان

کبھی تارک بن کر غیر کو ترک کرتا ہے اور کبھی جوگی بنتا ہے۔

گاه بود در بغداد دره نهد بر کتف
گاه بود مسلمان گاه بپید نیلیان

کبھی دین کا محافظ بن کر درہ کاندھے پر رکھتا ہے کبھی مسلمان بنتا ہے اور کبھی نیلے دینوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

گاه درون درد و غم گاه بخرسندگی
گه بدعا شاغل ست گاه زند گانیان

کبھی درد و غم میں ہوتا ہے کبھی خوشی میں کبھی دعا میں شاغل ہوتا ہے اور کبھی گاتا ہے۔

گاه بگریه تمام گاه بخنده شود
یار [illegible] نشانیان

کبھی روتا ہے کبھی ہنستا ہے یہ میرے محبوب کی یہ نشانیاں ہیں۔

گاه ببانگ و صلوٰة گاه بود واعظی
گاه بطنبور خوش تا زنان سازیان
گاه بمسجد خرام دور شود از حرام
گاه برقصیا تھیا گر باجکر ڈھولکیان

کبھی اذان اور نماز میں مشغول ہوتا ہے کبھی وعظ کرتا ہے کبھی طنبور سے خوش ہوتا ہے اور کبھی سازوں [illegible] کبھی مسجد میں جاتا ہے اور حرام سے دور رہتا ہے کبھی تھیا تھیا اور جھنجھر ڈھولکی سے دل بہلاتا ہے۔

گاہ بود در سرزد خروش جو از زندِ رد
گاہ بچیندا آیے گاہ بنامچونیان

کبھی گلنے گاتاہے اور اچھا ساز بجاتاہے کبھی خود ناچتا ہے اور کبھی ناچنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

گاہ بود پیادہ گاہ بر اسپ سوار
گاہ رود سوی شام گاہ باصفہانیان

کبھی پیدل ہوتا ہے اور کبھی گھوڑے پر سواری کرتاہے کبھی شام کی طرف جاتا ہے اور اصفہان والوں کے ساتھ ہوتاہے۔

گر بعبادت شد صرف کند زہد شود
گہ شود رند مست در رقص لولیان

کبھی اپنی زندگی زہد اور عبادت میں صرف کرتا ہے کبھی رند مست بنتاہے اور ناچنے والوں کے ساتھ ناچ میں محو رہتا ہے

گاہ شود شیعہ صاف گاہ بود سنی
گاہ بنوشد شراب گہ شود از بھنگیان

کبھی شیعہ بنتاہے کبھی سنی کبھی شراب پیتاہے اور کبھی بھنگ پینے والوں میں ہوتاہے۔

جوش بجوش آورد کی در ہوش آورد
ہوش چو مدہوش شد بیخودی گشتہ عیان

کبھی جوش میں کبھی ہوش میں جب ہوش نہیں رہتا تو بے خودی ظاہر ہو جاتی ہے۔

ای بجز از بندگی قرب نہ بینی گدا ان
بندگی افگندگی کرد چو شاہِ زمان

اے دوست! بندگی کے بغیر قرب کبھی حاصل نہیں ہوگا۔ بندگی سر افگندگی ہے جو شاہِ زمان نے بھی کی ہے (شاہِ زمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارہ ہے)

باز بیا آشکار از دل و جان بندہ شو
بندگی آن بہتر ست بندہ شو از بندگان

اے آشکار! واپس آجا اور دل و جان سے بندگی اختیار کر۔ بندگی وہی بہتر ہے جو بندوں کا بندہ بنے۔

ردیف الواو

اردو ترجمہ

مستم ز مَیِ وحدت ہشیار تو ہم بشنو
ای سبحہ ترا گویم زنار تو ہم بشنو

میں وحدت کی مئے سے مست ہوا اے ہشیار تم بھی سن لو۔ اے تسبیح میں تجھ سے کہتا ہوں۔ اے زنار تم بھی سن لو۔

رفتیم بمیخانہ نوشیدہ ام پیمانہ
دیدیم در ش گردان دیوار تو ہم بشنو

میں میخانہ میں گیا اور ایک پیالہ پی لیا میں نے دیکھا اس کے دروازے گردش کر رہے ہیں۔ اے دیوار تم بھی سن لو۔

من آہوی تاتارم مشک بدرون دارم
در گردش حیرانم عطار تو ہم بشنو

میں تاتار کا ہرن ہوں اور اپنے اندر مشک رکھتا ہوں۔ اپنی گردش سے حیران ہوں۔ اے عطر فروش تم بھی سن لو۔

شد این دل دیوانہ در محو کتب خانہ
نحو و صرف رفتہ طومار تو ہم بشنو

یہ دل دیوانہ کتب خانہ میں محو ہو گیا نحو اور صرف تو گئے (دیتی میں بھول گیا) اے طومار! تم بھی سن لو

این مَی ز کجا آمد ہی ہی ز چہ جا آمد
ہوشم ہمہ بربودہ او خمار تو ہم بشنو

یہ شراب کہاں سے آئی ہائے ہائے کون سی جگہ سے آئی کہ میرے ہوش و حواس چھین لیے۔ اے خمار تم بھی سن لو۔

مخفی کہ بودہ سرش ظاہر شد آشکارا
در شہر بہر کوچہ بازار تو ہم بشنو

اے آشکار! وہ راز جو پوشیدہ تھا اب ظاہر ہو کر شہر کی گلی گلی میں پہنچ گیا۔ اے بازار تم بھی سن لو۔

اردو ترجمہ

عاشقم بر آفتاب روی تو
جنت الماوا است ما را کوی تو

میں تیرے رخ انور کے سورج پر عاشق ہوں۔ تیری گلی میرے لیے جنت الماویٰ ہے۔

نیست پروای ز زنجیر و کمند
مبتلا گشتیم در گیسوی تو

مجھے اب زنجیر اور کمند (وہ رسی جو شکار کی گردن میں ڈال کر اس کو اپنی طرف کھینچا جاتا ہے۔) کی پروا نہیں ہے میں تو اب تیری زلفوں میں پھنس گیا ہوں۔

ای که با تیر مژه کردی هدف
کرد سر گردانیم جادوی تو

اے محبوب! تم نے مجھے اپنی پلکوں کے تیر سے نشانہ بنالیا۔ تیرے جادو نے میرا سر چکرا دیا ہے۔

جلوه حسنت شور در عالم فگند
در دلم باشد همه هاهوی تو

تیرے حسن کے جلوے نے دنیا میں ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ میرے دل میں تیرا ہی شور ہے۔

عامیان را روی سوی آسمان
خاصگان را ماه نو ابروی تو

عام لوگ آسمان کی طرف منہ کر کے چاند دیکھتے ہیں لیکن خاص (خاصان خدا) کے لیے تیرے ابرو ہلال عید ہیں۔

در دو عالم جز تو ما را کار نیست
میل خاطر ما بباشد سوی تو

دونوں جہان میں تیرے سوا کسی سے ہمارا سروکار نہیں ہے۔ ہمارے دل کا میلان تمہاری طرف ہے۔

از شراب عشق چون جرعه چشید
مست گردید آشکارا از بوی تو

آشکار نے جب شراب کا گھونٹ چکھا تو تیری خوشبو سے مست ہو گیا۔

اردو ترجمہ

ای دل تو همه لشمر یک دم که بود با او
از همه دمها خوشتر یک دم که بود با او

اے دل! تو اس دم کو دم سمجھ جو اس کے ساتھ گزرے۔ وہ گھڑی تمام گھڑیوں سے بہت ہی اچھی ہے جو اس کے ساتھ گزرے۔

در حکم تو هر کشور باشی چو شه سکندر
از جمله قرون بنگر یک دم که بود با او

ہر ملک تیرے حکم کے تحت ہے اور تو شہنشاہ سکندر کی طرح ہے۔ دیکھو سب سے بہتر وہ گھڑی ہے جو اس کے ساتھ گزرے۔

پس گر چه شوی قیصر بر سر تو چتر سنجر
از شاهی هم بهتر یک دم که بود با او

تو اگرچہ قیصر (بادشاہ روم) بن جائے اور تیرے سر پر چتر سنجری ہو پھر بھی بادشاہی سے وہ گھڑی بہتر ہے جو اس کے ساتھ گزرے۔

باشد تو امرای جز عشقش بسی بانی
خوش باش بهر منظر یک دم که بود با او

تو خواہ امیر ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کے عشق کے بغیر امیری فضول ہے۔ ہر حال میں اس گھڑی پر خوش ہو جو اس کے ساتھ گزرے۔

گر تخت سلیمانی مرجوع بخود دانی
بهتر ز زرین بستر یک دم که بود با او

تو اگر تخت سلیمانی اپنا تابع اور مسخر سمجھے نہ تیرے پاس سونے کے بستر ہوں تو بھی وہ ایک گھڑی بہتر ہے جو اس کے ساتھ گزرتی ہو۔

آشکار تو بسپار جان ز آنکه شد جانان
دادن ز دل و جان بهتر یک دم که بود با او

اے آشکار! تو اپنی جان دے دے، تو چونکہ وہ دراصل محبوب ہے محبوب کے لئے دل و جان دے ڈالنے سے بہتر سمجھ وہ ایک گھڑی جو اس کے ساتھ گزرے وہ بہتر ہے۔

اردو ترجمہ

بگذر ز خویشتن صاحب اسرار شو
در کشور باطنی ای دل سیار شو

اپنی ہستی سے دستبردار ہو کر صاحب اسرار بن جا اور اپنے اندر کے ملک کی سیر کر۔

نام و نشان بگذار باش تو صنعان وار
بنشین با مغبچہ طالب زنار شو

نام و نشان اور ننگ و ناموس کو ترک کر اور شیخ صنعان کی طرح بن جا۔ مغبچہ (آتش پرست مے فروش کا لڑکا) کے ساتھ بیٹھ اور زنار طلب کر۔

سبحہ و سجادہ را دار بدکان گرد
رقص کنان در شہر مست بہر یار شو

تسبیح اور مصلے کو مے فروش کی دکان پر گروی رکھ اور محبوب کی تلاش میں سرمستی کے عالم میں رقص کرتا ہوا شہر میں چلا جا۔

جرعۂ می وحدتش نوش از آن سر مپیچ
تا تو ز دنیا و دین از ہمہ بیزار شو

وحدت کی شراب سے ایک گھونٹ پی لے اور اس سے روگردانی نہ کر اور دین و دنیا سے بیزار ہو جا۔

رسم و رہ عاشقی بگزین ای آشکار
از سر اسرار او باز خبردار شو

اے آشکار! عاشقی کے طور طریق اختیار کر اور اس کے راز سے آگاہ ہو جا۔

☆

اردو ترجمہ

سالہا ای نازنین افتادہ ام در کوی تو
برفگن بردار از رخ تا ببینم روی تو

اے محبوب! میں برسہا برس سے تیری گلی میں پڑا ہوا ہوں اپنے چہرے سے نقاب الٹ دے کہ میں اسے دیکھ سکوں۔

بر من بیچارۂ مسکین رحم فرما از کرم
مست و مخموریم و مدہوشیم از بوی تو

مہربانی فرما کر مجھ عاجز و مسکین پر رحم کر۔ میں تیری خوشبو سے مخمور اور مدہوش ہوں۔

زاہدان و عابدان ہمہ سو کعبہ می نہند
عاشقان را بس بود این سجدہ گہ ابروی تو

زاہد اور عابد کعبہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔ عشاق کے لیے یہ کافی ہے کہ ان کی مسجد گاہ تیرے ابرو ہیں۔

صورت ملک و بشر گرچہ حسن حور و پری
کی برابر میکنم ای دوست با یک موی تو

اے دوست! فرشتہ اور انسان کی صورت اور حور پری کا حسن میں تیرے ایک بال برابر بھی نہیں سمجھتا۔

ای کدام آن روز گردد ای کدام آن ساعتی
تا شوم من ہم نشین و ہم بہم زانوی تو

وہ دن کب آئے گا اور وہ گھڑی کب میسر ہو گی جب میں تیرے ساتھ تیرے زانو سے زانو ملا کر بیٹھوں گا۔

مقصدم در دین و دنیا آشکارا ہیچ نیست
چونکہ از ہر دو جہانم میکشد دل سوی تو

اے آشکار! دین اور دنیا سے مجھے کوئی سروکار نہیں ہے۔ میرا دل مجھے دونوں جہانوں سے تیری طرف کھینچتا ہے۔

اردو ترجمہ

گوکہ ما را نیست غیر عشق دیگر گفتگو
رمز عشقش ہست پیدا از زبان، ہرگز مگو

اے دوست! ہماری گفتگو کا موضوع عشق کے بغیر اور کچھ نہیں ہے۔ اس کے عشق کا راز ظاہر ہے لیکن تو زبان پر ہرگز نہ لا۔

عشق گر خواہی ہمی رو راہ میخانہ بگیر
بس از آن بر طرف مسجد خانقاہ رو مرو

تو اگر عشق کا طلبگار ہے تو جا، اور میخانہ کا راستہ لے پھر اس کے پہلو میں مسجد اور خانقاہ ہے۔ تو جا یا نہ جا تیری مرضی۔

دل بیک دادی محبت با یکی چون داشتی
خویش را فانی بدان باقی بباشد او و باد

جب تم نے دل ایک کو دیا اور محبت بھی ایک ہی کے ساتھ کی تو اپنے آپ کو فانی سمجھ کیونکہ باقی تو صرف وہی ہے اور اسی کی ذات سے بقا مخصوص ہے۔

چون یکی دانی شوی دانا و محکم تکیہ کن
عمر خود ضائع مکن در عقب چار و دو مدو

تو جب "ایک" جاننے لگا (تو دید میں عقیدہ رکھے گا) تو دانا ہو گا عقیدہ پختہ رکھ اور اپنی زندگی "دو" اور "چار" کے پیچھے دوڑ کر ضائع نہ کر۔

آشکارا راز نہان از مر عشق اگر شدی
یک بیک با تو بیان کردیم دیوانہ مشو

ظاہر خواہ پوشیدہ تو عشق کے راز سے آگاہ ہو گیا۔ میں نے ایک ایک نکتہ تجھے بتا دیا اب پاگل مت بن۔

*

اردو ترجمہ

ای دلا گر درد جوئی سوی نیشاپور برو
مرد صاحب درد یارم شاہ عطار است رو

اے دل! تو اگر درد کا طلبگار ہے تو نیشاپور جا کیونکہ وہ مرد با خدا جو صاحب درد ہے اور میرا یار یعنی خواجہ عطار، وہ وہیں رہتا ہے۔

ای صبا گر بگذری از کوی آن جانان من
حال احوال حقیقت در حضورش باز گو

اے صبا! تو اگر میرے محبوب کی گلی سے گزرے تو ساری حقیقت حال اس کے حضور میں بیان کرنا۔

از کلامش مست باشم از جہان بگذشتہ ام
گر تو ہم عاشق شوی پس وصلت و منطق شنو

میں اس کے کلام سے مست ہو کر دنیا سے دستبردار ہو گیا ہوں۔ تو بھی گر عشق کرنا چاہے تو "وصلت نامہ" اور "منطق الطیر" سن لے (وصلت نامہ اور منطق الطیر حضرت خواجہ فرید الدین عطار کی تصنیفات ہیں)

تا کہ از خمخانہ اش بیخود شدم منصور وار
سبحہ و سجادہ در ہم و اشتہ اندر گرو

میں عطار کے خمخانہ سے منصور کی طرح بیخود ہو گیا اس قدر کہ میں نے تسبیح اور مصلے کو گروی رکھ دیا۔

کن غلامی در رہش با صدق دل ای آشکار
از بزرگی شیخی و پیری زہد ہم دست شو

اے آشکار! خواجہ عطار کی درگاہ کی غلامی صدق دل کے ساتھ کر۔ بزرگی پیری اور شیخی تینوں سے ہاتھ دھو لے۔

*

اردو ترجمہ

زرمز وحدت عیاں یار بگوید بگو
چون نگفتم این بیان یار بگوید بگو

یار کہتا ہے کہ وحدت کا راز فاش کر۔ جب میں یہ بات نہیں کہتا تو کہتا ہے کہ کہو۔

ای کہ گفتیم ما ظاہر اسرار را
داد مرا این نشان یار بگوید بگو

اے دوست! میں اس کے راز کو فاش کرنا نہیں چاہتا لیکن یار نے مجھے نشان (رندی اور سرمستی یا شعر گوئی کا ملکہ) دیکر اصرار کیا ہے کہ ضرور فاش کر۔

من نیم در میان خود کند خود بیان
بگذر تو زاین گمان یار بگوید بگو

میں درمیان میں نہیں ہوں وہ خود ہی اپنی راز فاش کرتا ہے۔ تو اس خیال سے گزر جا کہ میں بھی درمیان میں موجود ہوں یار کہتا ہے کہ کہہ۔

شاہ بود او گدا آید از او این ندا
گاہ چنین گہ چنان یار بگوید بگو

بادشاہ بھی وہی ہے اور گدا اگر بھی وہی اور یہ آواز اُسی کی جانب سے آرہی ہے۔ کبھی اس طرح اور کبھی اُس طرح۔ یار کہتا ہے کہ کہہ۔

ہست چونی آشکار نامی شد آن نگار
ظاہر شد از زبان یار بگوید بگو

آشکار! ساز (سندھی میں نڑ) کی طرح ہے، آواز اُس محبوب کی ہے جو زبان پر آکر ظاہر ہو چکی ہے (یعنی سرِ وحدت فاش ہو چکا ہے) یار کہتا ہے کہ کہہ۔

اردو ترجمہ

دم مزن از خویشتن از خویشتن بیزار شو
عمر خود ضائع مکن در کوی آن دلدار شو

اپنی موجودگی کا دعویٰ نہ کر۔ اپنے وجود سے بیزار ہو جا۔ اپنی زندگی ضائع نہ کر اُس محبوب کی گلی میں جا۔

نی بعیش و عشرت اینجا یکدمی مغرور باش
از برای دوست خود در روز و شب خونخوار شو

اس دنیا میں رہ کر عیش و عشرت پہ مغرور نہ کر۔ دن رات اپنے دوست کے حصول کے لیے دیوانہ وار محنت کشی کر۔

این ہمہ نقص ست نقصان دان بغیر دوستی
گر نہ ما پرسی سراسر بس دل افگار شو

محبت کے بغیر زندگی بیکار ہے اور نقصان دہ۔ اگر مجھ سے پوچھے تو اپنے دل کو زخمی کر لے۔

تعزیت کن اندرین عالم بما باور بکن
از محبت نیم شب در گریہ و زار شو

میری بات پر یقین کر۔ اس دنیا میں رنج و غم کی کیفیت میں زندگی بسر کر۔ آدھی رات کو اٹھ کر درد محبت سے زار و زار رو۔

آشکارا درد و غم بگزین تو در دو جہان
از فراق و ہجر بگذر دائما ہم یار شو

اے آشکار! دونوں جہاں میں درد و غم کو قبول کر اور فراق کی منزل سے گزر کر محبوب سے ہم وصل ہو جا۔

۱

اردو ترجمہ

ای دلا بشناس اینکه هو بهو
جلوهٔ حسن یار بنگر کو بکو

اے دل! اصل حقیقت کو پہچان اور
ہر گلی کوچہ میں محبوب کے حسن کا جلوہ دیکھ۔

او چو یک دم نیست بودن از تو
دیدم باشد همیشه روبرو

وہ تجھ سے ایک گھڑی کے لیے بھی
الگ نہیں ہوتا۔ اس نکتہ کو سمجھ لے۔ وہ ہر
گھڑی اور ہر وقت تیرے سامنے ہے۔

هر کجا در هر طرف شد جا بجا
نی نهان و بجز عیانست سو بسو

وہ ہر جگہ، ہر مقام پر اور ہر طرف ہے
وہ پوشیدہ نہیں ہے بلکہ ہر طرف ظاہر ہے۔

مهر را هرگز نه بینی با چراغ
عرفت ربی دان شناسی او با او

تو سورج کی موجودگی میں چراغ کو
کبھی نہیں دیکھتا۔ من عرف نفسہ فقد عرف
ربہ کو سمجھنے کی کوشش کر تو، تو اس کو
پہچان لے گا۔

آشکارا هجر و وصل از خیال تو
او بود ظاهر چه باطن مو بمو

اے آشنا! فراق اور وصال کی باتیں
تو تیری سمجھ کے پھیر کی باتیں ہیں۔ محبوب
تو ظاہر خواہ باطن بالکل عیاں ہے۔

اردو ترجمہ

در دیار بیخودی باری بمرو
زان جهان و این جهان دست بشو

ایک دم بے خودی کے ملک میں چلا
جا۔ اس جہان سے اور اس جہان سے
ہاتھ دھو لے۔

خرقهٔ طامات را کن چاک چاک
سبحه و سجاده را داری گرو

صوفیانہ خرقہ کو چاک کر دے اور تسبیح
اور مصلے کو بیچ دے (طامات اس گفتگو
کو کہتے ہیں جو لاف گزاف سے تعلق رکھتی ہے)

غوطه زن در بحر حیرت همچنان
جمله عالم غرق گشته اندرو

دریائے حیرت میں اس طرح غوطہ لگا
کہ سارا جہاں اس میں ڈوب جائے۔

تو چرا قید ما و من مانده
آشنا باشی و بیگانه مشو

تو ما و من کی قید میں کیوں گرفتار
ہے۔ آشنا بن، بیگانہ مت بن۔

هست الانسان سری سر او
دید پنهان آشکارا او با او

"الانسان سری و انا سرہ"
ایک حقیقت ہے اور اس راز پوشیدہ
کو آشکارا دیکھ لینا ہے۔

اردو ترجمہ

ای دل تو همین فهم کن دم مزن از خویشتن
بگذر از ما و من دم مزن از خویشتن

اے دل! تو اس حقیقت کو سمجھ لے دم زنی نہ کر "ما و من" سے آگے گزر جا۔ دم زنی نہ کر۔

باش دل افگار باش عاشق آن یار باش
از همه بیزار باش دم مزن از خویشتن

تو اپنے دل کو زخم خوردہ کر لے۔ اُس محبوب کا عاشق بن جا۔ ہر شخص سے الگ تھلگ رہ اور دم زنی نہ کر۔

چون سر او یافتے روی ز خود تافتے
وانگه سر باختے دم مزن از خویشتن

تو جب اس کا راز پالے اور اپنے آپ سے مُنہ پھیر لے۔ پھر سر قربان کر دے دم زنی نہ کر۔

هرگز بر خود مبین بیخود شو و غمگین
در صف مردان نشین دم مزن از خویشتن

خود بینی کو بالکل ترک کر دے بیخودی اور غمگین کو اپنا لے۔ پھر مردانِ خدا کی صف میں جا کر بیٹھ۔ دم زنی نہ کر۔

رفت چو گرد و غبار یار شده آشکار
گه خزان گه بهار دم مزن از خویشتن

جب گرد و غبار ہٹ گیا تو محبوب ظاہر ہوا۔ کبھی خزاں ہے اور کبھی بہار دم زنی نہ کر۔

اردو ترجمہ

ای دل تن محو کن بعد از آن نعره زن
قلعهٔ هستی شکن بعد از آن نعره زن

اے دل! اپنا جسم (مادیت) مٹا دے۔ اس کے بعد نعرہ لگا۔ خودی کا قلعہ توڑ دے۔ اس کے بعد نعرہ لگا۔

کار تو مردان کنی بیخ دوئی بشکنی
بگذر از ما و من بعد از آن نعره زن

مردوں کا کام کر۔ دوئی کی جڑ کاٹ دے۔ "ما و من" (خودی) سے گزر جا۔ اس کے بعد نعرہ لگا۔

باش تو منصور دار منزل کن سوی دار
تا رهی از جان و تن بعد از آن نعره زن

تو منصور کی طرح بن جا اور اپنی منزل سولی کے تختہ کو بنا تاکہ تو جسم اور جان سے آزادی حاصل کر سکے اس کے بعد نعرہ لگا۔

جلوهٔ او جا بجا بنگر تا هر کجا
پرده ز رخ بر فگن بعد از آن نعره زن

جدھر چاہے دیکھ لے اس کا جلوہ ہر جگہ ہے۔ چہرے سے نقاب الٹ دے۔ اس کے بعد نعرہ لگا۔

گفته این کردیار نی بود از آشکار
بیرون شوی از بدن بعد از آن نعره زن

یہ آشکارا کی باتیں نہیں ہیں بلکہ محبوب کی ہیں۔ تو اپنی مادیت سے نکل آ اس کے بعد نعرہ لگا۔

هستی شه سکندری گر دم شناختی تو
بر سر تو چتر سنجر گر دم شناختی تو

کاؤس کی بپایت خاقان چین فدایت
فغفور گرچه قیصر گر دم شناختی تو

این دم که هو بهویت آن شاه و قریبت
سر ده بپاش بی سر گر دم شناختی تو

منصور یافت راهی زان راه گشت شاهی
نعره زنی بمنبر گر دم شناختی تو

دریاب آشکارا در خود ببین خدا را
بکشای دیده بنگر گر دم شناختی تو

اردو ترجمہ

تُو اگر اپنے دم کو پہچان سکے تو سکندر بادشاہ ہے، تُو اگر اپنے دم کو پہچان سکے تو سلطان سنجر کا چھتر تیرے سر پر ہو۔

تو اگر اپنے دم کو پہچانے تو کاؤس اور کے (کیکاؤس اور کیخسرو ایران کے بادشاہ) تیرے پاؤں میں ہوں اور چین کا خاقان (بادشاہ) تجھ پر قربان ہو اسی طرح فغفور اور قیصر (شاہ روم) بھی

تُو اگر اپنے دم پہچان لے تو "وہ" اس وقت جو تیری طرح ہے اور تیرے سامنے ہے، تجھے اپنا سر دے کر بے سر ہو جانا چاہیے (یعنی اُس پر سر قربان کر دینا چاہیے)

منصور نے اصل راستہ پا لیا تھا اور اسی وجہ سے وہ بادشاہ (سلطان الاولیاء) بن گیا تو بھی اگر اپنے دم کو پہچان لے تو منبر پر چڑھ کر نعرہ لگا دے۔

اے آشکار! خدا اپنے آپ کو دیکھ اور دراصل حقیقت کو حاصل کر، آنکھیں کھول اور دیکھ اگر اپنے دم پہچان سکے۔

ردیف الہای

بر درِ دوستان گدائی به
این گدائی ز بادشاهی به

باش بیگانه وار در عالم
هم به یاران آشنائی به

نگذاری دلا درِ محبوب
باوفا شو نه بیوفائی به

باش هر دم بمجلسِ رندان
از بزرگی و پارسائی به

آشکارا تو خویشتن بگذار
از من و مائی رهائی به

اردو ترجمہ

دوستوں کے دروازہ کی گدائی اچھی ہے اور یہ گدائی بادشاہی سے اچھی ہے۔

دنیا میں بیگانہ بن کر رہ لیکن دوستوں کے ساتھ دوستی اچھی ہے

اے دل! محبوب کا دروازہ مت چھوڑنا۔ وفادار بن، بے وفائی اچھی نہیں ہے۔

ہر وقت رندوں کی مجلس میں رہنا یہ بزرگی اور تقویٰ سے اچھا ہے۔

اے آشکارا! اپنی خودی کو ترک کر، خودی سے آزاد ہو جانا اچھا ہے۔

اردو ترجمہ

رو کردم بسوی میخانہ
داد ساقی بدست پیمانہ

میں نے میخانہ کی طرف رُخ کیا اور
ساقی نے میرے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

تا ز نوشیدنش شدم بیخود
شدم از این جہان بیگانہ

میں اس کے پینے سے اس قدر بیخود
ہوا کہ اس دنیا سے بیگانہ ہو گیا۔

عقل و دل ہوش صبر ماند کجا
آن یکی جرعہ کرد دیوانہ

عقل، دل، ہوش اور صبر کہاں باقی
رہا۔ اُس ایک گھونٹ نے دیوانہ بنا دیا۔

شمع حسن کو بکو دیدم
جانِ ما گشت ہمچو پروانہ

میں نے شمعِ حسن کو ہر گلی کوچہ میں
دیکھا میری جان پروانہ بن گئی۔

آشکارا چو زن میارائی
کار آن کن کہ کار مردانہ

اے آشکارا عورتوں کی طرح سنگھار
نہ کرنا بلکہ ایسا کام کرنا جس میں مردانگی ہو۔

اردو ترجمہ

امشب بما رسید نیاز ان شوق نامہ
شد از مطالبش این گریبان چاک جامہ

آج رات دوستوں کی طرف سے
مجھے اشتیاق نامہ ملا جس کے اندر لکھی ہوئی
باتوں سے میرا گریبان بلکہ تمام لباس
چاک چاک ہو گیا۔

بنوشتہ بود دوری ما را نہ یاد کردی
بر من شدہ ہمان دم از ہجر او قیامہ

اشتیاق نامہ میں لکھا تھا کہ تم نے ہمیں
یاد نہیں کیا۔ اُسی وقت میرے اوپر فراق کے
صدمے سے قیامت گزر گئی۔

مرقوم بود دلبر در ہجر و وصل باشد
در ہجر ہست دردت در وصل ہست سلامہ

لکھا تھا کہ محبوب تو وصال اور فراق
دونوں ہی میں ساتھ ہوتا ہے۔ فراق میں
درد کی صورت میں ہوتا ہے اور وصال میں
سلامتی کی صورت میں۔

خود را فدائی سازم بر شاہراہ جانان
گر سر رود چہ خوشتر دستار یا عمامہ

میں اپنے آپ کو اُس شاہراہ پر قربان
کرنا چاہتا ہوں جس پہ سے محبوب کا گزر
ہوتا ہے۔ اگر اس کام میں سر بھی چلا جائے
اور دستار بھی (جو علم و فضل کی علامت ہے)
تو اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو
سکتی ہے۔

این حال ما کہ گوئی بگذرد کہ بر ما
ای آشکارا دانی از عشق این علامہ

جو مجھ پہ گزرتی ہے میں اس کا
حال کس سے بیان کروں۔ اے آشکار! تجھے
سمجھ جانا چاہیے کہ یہ عشق کی علامت ہے۔

اردو ترجمہ

بیا ای زاہد با ما کہ گیریم راہ میخانہ
ز دست ساقی نوشیم کہ پُر از بادہ پیمانہ

اے زاہد میرے ساتھ چل کہ میخانہ کا راستہ پکڑیں اور ساقی کے ہاتھوں شراب سے لبالب جام پئیں۔

مصلا را اگر سوزی نہ دانہ سبحہ بشماری
بمستی یاد کن باری نمائی کار مردانہ

مصلّے کو گروی رکھ اور تسبیح کے دانے پھیر، ایک بار مست بن جا اور مردانگی کا کام کر۔

خوشا راہی کہ گر آگہ رہی از قید ما و من
شود غوغای در عالم کہ زاہد گشت دیوانہ

اگر تو آنا چاہے تو یہ بہت ہی اچھا راستہ ہے "ما و من" کی قید سے آزاد ہو جائے گا اور دنیا میں شور برپا ہو گا کہ زاہد دیوانہ ہو گیا۔

بہ پیری قدح کن پُر بنوشیدن شوی بیہوش
ببین تا چہ راہ این خوش مشو ہرگز تو فرزانہ

اس پیری کے عالم میں پیالہ بھر کر پی، اور بے ہوش ہو جا پھر دیکھنا یہ راستہ کتنا اچھا ہے اور پھر عقلمند بننے کی کوشش ہرگز نہ کرنا۔

ز دلان کنج نشستن چہ ازین زہدی کہ نہ رستن چہ
ز منع باز گشتن چہ ز عالم باش بیگانہ

گوشہ نشینی کرنے تارک الدنیا بننے اور ممنوعات سے پرہیز کرنے سے کیا فائدہ دنیا میں رہ کر دنیا سے بیگانہ ہو جا۔

بہ زر در حجرہ بنشینی یقین دانی کہ بے دینی
کہ مسجد منبرت ویران بود آباد میخانہ

حجرہ میں کیوں بیٹھتا ہے۔ یقین کر کہ تو بے دین ہے۔ تیری مسجد اور منبر ویران ہیں اور میخانہ آباد ہے۔

مزن تو طعنہ بر زندان ریاضت کشی خندان
چہ افتادی درین زندان نصیب قصہ افسانہ

زندوں پر طعنہ زنی نہ کر۔ تو ریاضت کر کے خوش ہوتا ہے۔ خواہ مخواہ اس قید خانہ کیوں پڑا ہے کیا شہرت حاصل کرنے کی خاطر؟

سفید این ریش چون کردی مگر ہنوز تو مردی
ہمہ کردی تو نامردی کہ نگشتی تو مستانہ

تم نے اپنی داڑھی سفید کر دی لیکن تجھ سے مردانگی کا کوئی کام نہیں ہو سکا کیونکہ تو مستانہ نہیں بنا۔

ہمیشہ روزہ داری چرا خود را بیازاری
کنی افطار با خواری بپارہ نان ہر خانہ

تو ہمیشہ روزے رکھتا ہے خواہ مخواہ اپنے آپ کو کیوں تکلیف دیتا ہے جب افطار کرنے لگتا ہے تو روٹی کے ایک ٹکڑے کے واسطے ہر گھر کے دروازہ پر جا کر ذلیل ہوتا ہے

بینداز این سیہ خرقہ در میدان کن قدح پر بعد
جدا باشی ز ہر فرقہ شوی پس جان جانانہ

یہ کالی گدڑی پھینک دے اور پیالے کا نقاب چاک کر دے۔ ہر فرقہ سے الگ تھلگ رہ تو محبوب بن جائے گا۔

ببین موجود او باشد در آنچہ او باشد
گدا ای آشکار کن تو از این راز آنہ

دیکھ وہی موجود ہے اور وہی میرا مقصود ہے۔ اے [illegible] تو [illegible] اور اس سے [illegible] ہو جا۔

اردو ترجمہ

نباشم درمیان واللہ باللہ
ہمون اعیان نہان واللہ باللہ

واللہ باللہ میں درمیان میں نہیں ہوں
وہی ظاہر بھی ہے اور باطن بھی واللہ باللہ۔

بہر جا لجا اوہست پیدا
بود این خود جہان واللہ باللہ

وہ ہر جگہ اور ہر مقام پر ظاہر ہے بلکہ
یہ کائنات وہی ہے واللہ باللہ۔

یقین ہمراہ شد در راہ ما را
نماند شک گمان واللہ باللہ

راہ میں میرا ہمراہ یقین بن گیا پھر کسی
قسم کا شک و شبہہ نہیں رہا۔ واللہ باللہ۔

اگر دانی ندانی جملہ جانان ست
بود این جسم و جان واللہ باللہ

تو سمجھے یا نہ سمجھے، سب کچھ محبوب ہی
ہے۔ یہ جسم اور جان بھی وہی ہے واللہ باللہ

نمی بینم بجز او خویشتن را
کند خود خود بیان واللہ باللہ

میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں تو وہی
نظر آتا ہے۔ یہ باتیں (جو میرے منہ سے
نکل رہی ہیں) وہی کہتا ہے واللہ باللہ۔

کجائی تو ببین ای آشکارا
ہمولست انس و جان واللہ باللہ

اے آشکار! دیکھ تو کہاں ہے۔ جن
اور انس وہی ہے۔ واللہ باللہ۔

اردو ترجمہ

می زند بر ما چہ باد شرطہ
ببین کہ اندازد مرا در ورطہ

واہ کیا باد موافق ہمارے اوپر چل
رہی ہے۔ دیکھنا کہیں مجھے گرداب میں
نہ ڈال دے۔

اندران دریای افتادم ولی
خوردہ ام در بحر حیرت غوطہ

میں اس دریا میں جا کر گر گیا ہوں
لیکن بحر حیرت میں غوطہ زن ہوں۔

مستی آورد کہ بر ما بیخودی
کی بخود آید کہ پایش غلطہ

مستی نے میرے اوپر بیخودی طاری
کر دی ہے۔ وہ شخص اب ہوش میں کیسے آ
سکتا ہے جس کا پاؤں پھسل چکا ہو۔

باز چون با خود بیامد خیال ما
دل زنعمت او شدہ پر نوطہ

پھر جب میرا خیال بیخودی سے
ہوش میں آیا تو دل اس کی نعمت سے اس
طرح معمور ہو گیا جس طرح خزانہ مال سے پُر
ہو جاتا ہے۔

آشکارا صورتت موہوم شد
قطرہ ز بیرون آمد از شطہ

اے آشکار! تیری صورت موہوم
ہو گئی۔ قطرہ دریا سے باہر آگیا

باشد همه و جان و تن واللہ ثم باللہ
شک و شبہ شکن واللہ ثم باللہ

دریاست همہ من خود جو خود جوئی
حق بہ دل و جان کن واللہ ثم باللہ

بیہودہ چرا گردی ہیہات کہ بیدردی
کوس از وحدت بزن واللہ ثم باللہ

گر خبر ز دل داری با کعبہ نہ رو آری
دلبر بدل است مسکن واللہ ثم باللہ

قلب است حرم خانہ طواف کن فرزانہ
بر خویش با نظر مفگن واللہ ثم باللہ

آشکارا و نہان دلبر در جان و دل و ہم تن
از ما و منی رستن واللہ ثم باللہ

اردو ترجمہ

سب کچھ وہی ہے جان بھی اور
جسم بھی واللہ ثم باللہ شک و شبہ کو
توڑ دے۔ واللہ ثم باللہ

ہر جگہ نہ ہر مقام پہ وہی ہے،
دریا بھی خود ہی ہے اور ایک چھوٹی
سی نہر بھی وہی۔ دل وجان کے ساتھ
یقین کر۔ واللہ ثم باللہ

خواہ مخواہ کیوں گھومتا پھرتا
ہے، افسوس کہ تو بیدرد ہے۔ وحدت
کا نقارہ بجا۔ واللہ ثم باللہ۔

تجھے اگر دل کے مقام کا پتہ ہو تو
تو کعبہ کا رخ بھی نہ کرے، محبوب کا
ڈیرہ دل میں ہے، واللہ ثم باللہ

دل حرم خانہ ہے، اے عقل مندا
اس کا طواف کر اپنے اوپر نظر نہ کر
یعنی اپنے آپ کو کمتر نہ سمجھ واللہ ثم باللہ

دیکھ محبوب دل اور جان کے
اندر ہے پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی۔
"ما و من" کو ترک کر۔ واللہ ثم باللہ۔

ای کہ از دنیا و دین بیزار مارا کردہ
از جہان بیگانہ ای یار مارا کردہ

درد و غم دادی مرا حیران پریشان گشتہ ام
تا کہ در درد عشق خود بیدار مارا کردہ

حمد للہ می کنم در سوز و شب ہر دم کہ ما
ہم درین دیوانگی ہشیار مارا کردہ

مہربانیہا می شفقت از تو این دانستہ ام
در کنار خویش ہم تقرار مارا کردہ

بادشاہا رحم فرمودی بحال این چنین
در ثواب و در گنہ مختار مارا کردہ

نالہا فریاد و زاری می نماید آشکار
از فراق و درد چون بیمار مارا کردہ

اردو ترجمہ

اے محبوب! تم نے مجھے دین
اور دنیا سے بیزار کر دیا۔ اے محبوب!
تم نے دنیا سے بیگانہ بنا دیا۔

تم نے مجھے درد و غم عطا کیا
اور میں حیران و پریشان ہو گیا لیکن اپنا
دردِ عشق دے کر مجھے بیدار بھی کر
دیا ہے۔

میں دن رات، بلکہ ہر وقت اللہ
کا شکر کرتا ہوں کہ تم نے اس دیوانگی
کے عالم میں بھی مجھے ہوشیار کر دیا ہے۔

میں نے تمہاری شفقتوں اور مہربانیوں
کا اندازہ اس سے لگایا کہ تم نے
مجھے اپنے پہلو میں بٹھا دیا ہے۔

اے شہنشاہ! آپ نے میرے
حال پہ اس قدر کرم فرمایا کہ مجھے ثواب
اور گناہ میں مختار بنا دیا ہے۔

آشکار فریاد اور آہ و زاری کرتا
ہے کیونکہ آپ نے درد فراق سے مجھے
بیمار بنا دیا ہے۔

ای دل حقیقت این شنو چون حال پوشی کردہ
جز حق بدر دیگر مرو چون حال پوشی کردہ
این حال پوشی او کند کز دین و دنیا بگذرد
حرص و ہوا ہرگز مجو چون حال پوشی کردہ
صد قصہا آموختی ما و منی نا سوختی
این راہ دور از ما و تو چون حال پوشی کردہ
اول گذر از خویشتن از دم رہا کن ما و من
پس قلعۂ ہستی شکن چون حال پوشی کردہ
ہی پای گردی در بدر مائل دولت بر سیم و زر
از حق تعالیٰ بیخبر چون حال پوشی کردہ
نی عشق در دل داشتی اسباب دیگر خواستی
این نیست راہ راستی چون حال پوشی کردہ
مو را تراشیدی چرا دلہا خراشیدی چرا
ہر سو لبسو دیدی چرا چون حال پوشی کردہ
آگاہ دل باشی اگر جز یار نی بینی دگر
او یک بہر منظر نگر چون حال پوشی کردہ
از درد فارغ بودہ راہ دگر پیمودہ
بر غیر خیال افزودہ چون حال پوشی کردہ
استادہ بیزاری کنی نعرہ گدائی میزنی
قائم تو با ما و منی چون حال پوشی کردہ
ماندی تو در صد پردہ زندہ نباشی مردہ
باور تو بر خود کردہ چون حال پوشی کردہ
خود را فنا کن ای جوان پرواز کن لامکان
از بی نشان یابی نشان چون حال پوشی کردہ
ای آشکارا مست شو ہم بر در میخانہ رو
دیگر طرف ہرگز مدو چون حال پوشی کردہ

اردو ترجمہ

اے دل! یہ حقیقت سن جبکہ تم نے راز داری کی ہے، اللہ کے بغیر اور کسی کے دروازہ پر مت جا جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

یہ راز داری وہ کر سکتا ہے جو دین و دنیا سے دست بردار ہو جائے۔ حرص و ہوس بالکل نہ کر جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تم نے سینکڑوں باتیں سیکھ لیں لیکن خودی کو ختم نہیں کر سکا۔ یہ راستہ

"ما و تو" سے دور ہے۔ جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

پہلے اپنی ہستی سے دست بردار ہو جا، دم سے خودی کو الگ کر، بس اپنے وجود کا قلعہ توڑ دے جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

افسوس، تو در بدر پھر رہا ہے اور دولت کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بے خبر ہے، جب کہ تم نے راز داری کی ہے۔

دل میں عشق کو جگہ نہیں دی اور دیگر اسباب کا طلب گار ہوا، یہ سچائی کا راستہ نہیں ہے جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

سر کے بالوں کو کیوں کاٹا اور دلوں کو کیوں مجروح کیا، ادھر ادھر کیوں دیکھا، جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تو اگر باخبر دل رکھنے والا (صاحب دل) ہوتا تو محبوب کے سوا کسی اور پر نظر نہ کرتا۔ اس کو ہر منظر میں دیکھ جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تو درد سے خالی رہا ہے اور دوسرے راستہ پر چل رہا ہے، ساری توجہ غیر پر مبذول کی ہے، جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تو درد سے بیزاری دکھاتا ہے اور بھکاریوں کی طرح صدا لگاتا ہے تیرا دار و مدار ہی ما و من (خودی) پر ہے، جبکہ تم نے راز داری کی ہے

تو سینکڑوں حجابات کے اندر رہا ہے تو زندہ نہیں ہے بلکہ مردہ ہے تم نے اپنے آپ کو کچھ سمجھ لیا ہے جبکہ تم نے راز داری کی ہے

اے جوان! اپنے آپ کو فنا کر اور لامکاں کی طرف پرواز کر، تو بے نشاں سے کا نشان حاصل کر سکے گا جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

اے آشکار! مست ہو جا اور میخانہ کے دروازہ پر جا، دوسری طرف دوڑ دھوپ نہ کر جبکہ تم راز داری کی ہے

۞

یا جامع المتفرقین چون دور مارا کردہ
باشی ہمہ با ہر کسے مہجور مارا کردہ
از جسم و جان بیزار کردی ز گل بیگانہ
در وقت این آخر زمان منصور مارا کردہ
از کفر و دین بگذشتہ ام آزاد شدہ بنشستہ ام
در اسم ملحدی مشہور مارا کردہ
رفتم بسوی میخانہ دادہ مرا پیمانہ
شب و روز اندر نشہ مخمور مارا کردہ
از کیش و مذہب رفتہ ام زنار را بگسستہ ام
در راہ رندی عاشقی منظور مارا کردہ
زین بہرہ این خورسندہ ام از بندگانت بندہ ام
بر در تو سر افگندہ ام مشکور مارا کردہ
فرمودہ اقرب چنان این سر مکن ہرگز نہان
پس آشکارا کن عیان مامور مارا کردہ

اردو ترجمہ

اے بچھڑے ہوئے انسانوں کو ملانے والے مجھے اپنے سے دور کیوں کیا ہے، تو سب کے ساتھ ہے لیکن مجھے الگ کر دیا ہے

جسم اور جان سے بیزار کر دیا، گل سے بیگانہ کر دیا، اس آخری وقت میں مجھے منصور بنا دیا۔

میں کفر اور دین سے دست بردار ہو چکا ہوں اور بالکل آزاد ہو کر بیٹھ گیا ہوں، مجھے تو نے ملحد کے نام سے مشہور کر دیا ہے

میں میخانہ میں گیا تو مجھے پیالہ دیا گیا، دن رات مجھے نشہ میں مخمور کر دیا ہے

میں دین و مذہب سے ہٹ چکا ہوں، زنار کو توڑ چکا ہوں تو نے مجھے رندی اور عاشقی کے طریقہ میں پسند کیا ہے

یہ بہرہ جو مجھے ملا ہے، میں اس سے خوش ہوں، میں تیرے غلاموں کا غلام ہوں، میں اپنا سر تیرے دروازہ پر ڈال چکا ہوں، مجھے تو نے اپنا شکر گزار بنا دیا ہے

تو نے حکم دیا ہے کہ "وَنَحْنُ اَقْرَب" کا راز بالکل مت چھپانا، پھر اسے آشکارا! تو بھی اس کو ظاہر کر دے، اے محبوب! تو نے مجھے اس کے لئے مامور فرما دیا ہے ❖

ہر سو چرا دویدی باشی تو کنج خانہ
ہیہات تو ندیدی باشی تو کنج خانہ

شام و عرب چہ ایران پرسی تو راہ توران
ہرگز مشو تو حیران باشی تو کنج خانہ

ہر کشوری بگردی در دل نظر نکردی
حالا بکن تو مردی باشی تو کنج خانہ

با کف برہ خراشد ہر مو بمو تراشد
بیرون ز تو نباشد باشی تو کنج خانہ

گر رنجہا کشیدی صد قصہہا شنیدی
با او نہ تو رسیدی باشی تو کنج خانہ

اردو ترجمہ

ہر جانب کیوں دوڑتا رہا، گھر کے کونے میں بیٹھ جا، افسوس کہ تم نے نہیں دیکھا، تو گھر میں کونے میں بیٹھ گیا

تو شام، عرب، ایران اور توران کے راستے کیوں پوچھتا ہے، حیران نہ ہو گھر کے کونے میں بیٹھ جا۔

تم نے ہر ملک گھوم پھر کر دیکھا، لیکن دل کے اندر نظر نہیں کی، ابھی مردانگی سے کام لے اور گھر کے کونے میں بیٹھ جا۔

گھومنے پھرنے سے پاؤں کے تلوے مجروح ہوتے ہیں بال بال جھڑ جاتا ہے، وہ تم سے باہر نہیں ہے، گھر کے کونے میں بیٹھ جا

اگر تم نے مصیبتیں برداشت کی ہیں اور سینکڑوں قصے سنے ہیں لیکن تو اس تک نہیں پہنچ سکا۔ اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا

در کعبه پرستی حاصل نگشت مستے
ناحق خیال بستی باشی تو کنج خانه

تو کعبہ میں گیا، لیکن تجھے مستی
حاصل نہیں ہوئی، تم نے خواہ مخواہ یہ
ارادہ کیا، اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا

کردی بسی زیارت دیدی همه عمارت
کردی مگر چه کاوت باشی تو کنج خانه

تم نے بہت سی زیارتیں کیں اور
تمام مقامات دیکھ لیے لیکن بتا تو سہی
تم نے کیا حاصل کیا، اب گھر کے کونے
میں بیٹھ جا

با ورد و شغل داری صد دانه ها شماری
هی هی یقین نداری باشی تو کنج خانه

تو ذکر و اذکار میں مشغول رہتا ہے
تسبیح پڑھتا ہے لیکن تجھے یقین نہیں
ہے گھر کے کونے میں بیٹھ جا

دائم نماز خوانی واقف نه من رآنی
از خود خبر ندانی باشی تو کنج خانه

تو ہمیشہ نماز پڑھتا ہے لیکن
"من رآنی فقد رأ الحق" کے راز سے
آگاہ نہیں ہے تو اپنے آپ کو بھی
نہیں پہچانتا۔ اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا

چون آشکار هستی گم شو به موج مستی
از این و آن برستی باشی تو کنج خانه

تم نے جب اپنا نام آشکار رکھا
ہے تو اب موج مستی میں محو ہو جا پھر
اِس سے اور اُس سے آزادی حاصل
کر لے گا، اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا۔

ای که ندانی زخود خواجه یا بنده
در دو زانوی خود چون سر افگنده

تا تو بجوئی کرا باور کن آن توئی
بهر چه با ما بگو چنین پراگنده

پرده بکش از میان بگذر از خویشتن
تا نشود آشکار کاندر چون چنده

شک شکن کن یقین انسان و رحمان او
هیچ نی غیر بود گر تو بدانسته

گوهر بی قیمتی قدر ندانی ز خویش
شد چه درین مشت خاک گرچه تو آگنده

اردو ترجمہ

اے دوست تجھے پتہ ہی نہیں
ہے کہ تو مالک ہے یا غلام ہے پھر
اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان سر
کیوں ڈال رکھا ہے

تو جس کو تلاش کرتا ہے یقین کر وہ
تو ہی ہے پھر مجھے بتا کہ تو اس قدر
پریشان کیوں ہے

پردہ بیچ میں سے ہٹا لے اپنے
آپ سے آگے گزر جا تاکہ یہ راز فاش
نہ ہو جائے کہ تو کتنے پانی میں ہے

شک و شبہ کو توڑ دے یقین کر
انسان بھی وہی ہے اور رحمان بھی وہی ہے
اگر سمجھ دار ہے تو کوئی غیر نہیں ہے

تو گوہر بے بہا ہے لیکن تو اپنی
قدر و قیمت سے آگاہ نہیں ہے کیا
ہوا اگر تو اس مٹی کی تہہ میں جسم
خاکی میں لپٹا ہوا ہے۔

ای که تو هرگز ندانی یابی از وی نشان
سوی غرب و روم و شام گرچه تو پوینده‌ای

اے دوست! تو اگر غرب، شام اور روم کی جانب دوڑتا رہے گا تو یہ خیال ہرگز نہ کرنا کہ تو اسے حاصل کر سکے گا۔

واقف شو از خود دان افلاک جبرون
یابنده‌ای اگر از خود جوینده‌ای

اسرار سے آگاہی حاصل کر اور افلاکِ جبروت کو سمجھنے کی کوشش کر تو اگر اسے اپنے اندر تلاش کرے گا تو اسے پا لے گا۔

باد تو آفرین سر نکردی عیان
نعرهٔ انا الحق را در دم گوینده‌ای

تجھ پہ آفرین ہو کہ تو نے راز فاش نہیں کیا اور انا الحق کا نعرہ دم کے اندر لگاتا رہا۔

گوش کنی آشکار یک حرف از راز او
گم شوی ای آشکار مرده یا زنده‌ای

اے آشکار! محبوب کے راز کا ایک حرف کان کھول کر سن لے۔ اے آشکار! تو زندہ ہو یا مردہ، محو اور مستغرق ہو جا۔

اردو ترجمہ

من آن شهبازم از دست شهانه
که پروازی نمودم از زمانه

میں بادشاہ کے ہاتھ پہ پلا ہوا شہباز ہوں اور وہاں سے پلٹ کر کے یہاں آ گیا ہوں۔

بملک جسم و جان ناگه رسیدم
کشیدم رنج راحت در میانه

اچانک جسم اور جان کے ملک میں جا پہنچا اور راستہ میں بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔

شده آرام جان و دل ز دردم
بودم مدت که اندر قید خانه

درد کی وجہ سے دل اور جان کا آرام مفقود ہو گیا کیونکہ مدت سے قید خانہ میں ہوں۔

گذشت ایامها در هجر و فرقت
که دور افتاده‌ام از دست آنه

مدتیں ہجر اور فراق میں گزر گئیں کیونکہ اس (بادشاہ) کے ہاتھ سے دور رہا ہوں۔

که باز اکنون فتاده کشش سویش
پرنده می‌شوم از این مکانه

اب پھر اس کی جانب کشش ہونے لگی ہے، لہٰذا اس مکان سے پھر پرواز کرنے والا ہوں۔

خیال افتاده شه را بهر سیری
یقین دانم که بودم من بهانه

دراصل بادشاہ کو سیر و سیاحت کا خیال ہوا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ میں ایک بہانہ تھا۔

چرا از دست سلطان دور گشتم
پریشانم بهر شاه جهانه

میں بادشاہ کے ہاتھ سے الگ کیوں ہوا۔ اب میں بادشاہ کے واسطے پریشان ہوں۔

کہ چون یاد آورم آن شفقت شاہ
کنم افسوس اینجا بیکرانہ

میں جب بادشاہ کی شفقت یاد کرتا ہوں تو مجھے بیحد افسوس ہوتا ہے۔

درین دوران حسرت میخورم بس
کجا آن شہ کجا شد آشیانہ

میں یہاں بڑی حسرت کرتا ہوں کہ وہ بادشاہ کہاں ہے اور وہ آشیانہ کہاں ہے۔

کہ آخر می کند سلطان یادم
کہ اینک میرہم آنجا روانہ

آخر بادشاہ مجھے یاد کر رہا ہو گا، بس میں ابھی یہاں سے دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

بجز دستش شدم حیران پشیمان
کہ واقف حال باشد عاشقانہ

میں بادشاہ کے ہاتھ کے بغیر حیران پریشان ہوں کہ عشاق کے حال سے وہی باخبر ہے۔

در آن دم آمدم در دام صیاد
کہ چون از دست شہ گشتم جدانہ

میں اسی وقت صیاد کے دام میں پھنس گیا جس وقت بادشاہ کے ہاتھ سے الگ ہوا۔

شود آن پایہ حاصل باز ما را
بیک دم میروم در حضرتانہ

مجھے امید ہے کہ مجھے پھر وہی مرتبہ حاصل ہو گا میں ابھی جا کر حضور میں حاضر ہوتا ہوں۔

پریشان حال بشنو آشکارہ
نمی دانند این را فاسقانہ

اے آشکارہ، میری پریشانی کا قصہ تم سنو۔ یہ فاسق اور فاجر لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھتے۔

اردو ترجمہ

مرغک میان دریا کرد چو آشیانہ
بالای او روان شد صد موج بیکرانہ

پرندہ نے جب دریا کے بیچ آشیانہ بنایا تو اس کے اوپر سینکڑوں بڑی بڑی موجیں گزر گئیں۔

آسودگی نہ او را از خوف موجہایش
گاہے کہ خار و خس را ہم برزند در آنہ

موجوں کے خوف سے اسے آرام اور قرار نہیں تھا کبھی کبھی یہ موجیں اس کے اوپر خار و خس بھی لا کر پھینکتی تھیں۔

آن داشت چشم دل را در آب سیل ہر دم
نسیان تا نگردد از گردش زمانہ

وہ ہر وقت دل کی آنکھیں پانی کی روانی پر رکھتا تھا تا کہ گردش دوراں فراموش نہ ہو جائے۔

ہرگز مشو تو غافل زانجا خبر تو داری
این مثل ہمین جہان را دانی ہمہ بہانہ

ہرگز غافل نہ ہونا اور یہاں کی پوری پوری خبر رکھنا اے دل! اس دنیا کو فقط بہانہ سمجھنا۔

بر پا چرا تو کردی بنیاد خانہ ان را
دانی مدام باشد کی آشکارا خانہ

اے آشکارا! تم نے کیوں اس ڈھیر بے بنیاد دنیا میں اپنا گھر کیوں بنایا جبکہ تو جانتا ہے کہ یہ ہمیشہ قائم نہیں رہے گا۔

اردو ترجمہ

آن مرغ کہ ز آشیان پریدہ
در کشورِ جسم و جان رسیدہ

وہ پرندہ جو اپنے آشیاں سے اُڑ گیا تھا، وہ جسم اور جان کے ملک میں پہنچا تھا۔

گذران نموُد بس کہ دردی
صد راحت و رنجہا کشیدہ

وہاں اس نے بہت عرصہ گزارا اور سینکڑوں آسائشیں بھی دیکھیں اور تکلیفیں بھی اٹھائیں۔

منقار زند شد صدف را
دُرِ دانہ بی بہائے چیدہ

صدف پر چونچ مارنے لگا اور بے بہا موتی حاصل کر لیا۔

سیہات بود ھزار سیہات
با نیک نظر ہمان ندیدہ

یہاں ہزاروں اہم ترین کام ہیں لیکن افسوس کہ ان پر اچھی طرح سے نظر نہیں کر سکا۔

بر ساحلِ وادیش بگردید
لذت نہ از آن بحر چشیدہ

وادی کے کنارے کنارے گھومتا پھرتا رہا، اس دریا سے لطف نہیں اٹھایا۔

پس رفتہ باز آشکار
چون طعنہ زما ہمیں شنیدہ

آخر کار وہ واپس چلا گیا جب ہم سے یہ طعنہ سُنا۔

اردو ترجمہ

ای مرغِ آشنا کہ ز وادی پریدہٗ
از بہرِ دانہ چیدن اینجا رسیدہٗ

اے پیارے پرندے! تو وادی سے اڑ کر یہاں دانہ چگنے کے لئے آیا ہے۔

صد گونہ نغمہا کہ زمنقار میکنی
در راہ بار محنت بیحد کشیدہٗ

تو جو اپنی چونچ سے سینکڑوں نغمے بکھیرتا ہے تو اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ تم نے راستہ میں بڑی تکلیفیں اٹھائی ہیں

در چند منزلات سفر کردہٗ چہ گون
آگہ بما بکن ز ہمہ انچہ دیدہٗ

تم نے کتنی منزلوں میں سفر طے کیا اور کس طرح، جو کچھ تم نے دیکھا ہے وہ ہمیں بھی بتا دے۔

در مشتِ خاک ساختہٗ باز آشیان
وز دردِ چاشنی فراوان چشیدہٗ

پھر اس خاکدان میں تم نے اپنا آشیانہ بنا لیا ہے اور درد و رنج کی چاشنی بھی خوب چکھ چکا ہے

آنجا کہ بودہٗ تو در سیرِ لامکان
اینجا بقیدِ ہستی گوشہ گزیدہٗ

تو وہاں لامکاں کی سیر میں مشغول تھا لیکن یہاں قیدِ ہستی میں گوشہ گزیں ہو گیا ہے۔

دانستہ ایم عاقبت این کار آشکار
زین جا فنا مقرر طمع بریدہٗ

اے آشکار! میں اس سیر کا نتیجہ جانتا ہوں۔ اس دارِ فانی سے تم نے اُمید قطع کر لی ہے۔

ای یار با حسن خودت دیوانہ ما را کردهٔ
از این جہان و آن جہان بیگانہ ما را کردهٔ

در درد و غم انداختی کاری عجائب ساختی
از غیر دل پرداختی ہمخانہ ما را کردهٔ

روزی رخت بنمودهٔ آن طرہ بکشودهٔ
تو بودهٔ تو بودهٔ مستانہ ما را کردهٔ

تو شمع حسن افروزهٔ من دیدم ترا یک روز من
افتادہ ام در سوز من پروانہ ما را کردهٔ

الحمد للہ می کنم ما و منی را بشکنم
خود را بحیرت افگنم مردانہ ما را کردهٔ

این آشکارا ست از تو ہم انداختی در درد و غم
از عیش و از عشرت ہمہ بیگانہ ما را کردهٔ

اردو ترجمہ

اے محبوب! تم نے اپنے حسن سے ہمیں دیوانہ بنا دیا ہے اور دونوں جہاں سے بیگانہ کر دیا ہے۔

تم نے ہمیں درد و غم میں ڈال کر عجیب کام کیا ہے، دل کو غیر سے خالی کر دیا ہے اور مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر میں بٹھا دیا ہے

ایک دن تم نے اپنا رخ انور دکھایا اور زلفیں کھول دیں، وہ تو ہی تھا، وہ تو ہی تھا جس نے مجھے مستانہ بنا دیا

تو میرا شمع حسن افروز ہے میں نے تم کو ایک روز دیکھ لیا اور سوز میں پڑ گیا، مجھے تم نے پروانہ بنا دیا

میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں خودی کو توڑتا ہوں، اپنے آپ کو حیرت میں ڈالتا ہوں تم نے مجھے بڑا حوصلہ عطا فرمایا ہے۔

یہ آشکارا ہے تم نے درد و غم میں ڈال دیا ہے، تیرا ہے۔ تم نے مجھے عیش و عشرت سے بیزار کر دیا ہے۔

ہستی تو یا نہ ای دل دانستہ
ناحق بر باطلت عبث کمر بستہ

تو میان نیستی آنچہ بود او بود
بہر چہ دیوانہ وار سرگشتہ

دیگر دعوی مکن دم مزن از خویشتن
بیخود باشی اگر او خود سربستہ

اول از قول و فعل بگذر از ما و من
گم شدہ بعد از آن انا الحق گفتہ

کفر کجا دین کجا ہر دو برفت از میان
کز من و ما رفتہ رستہ بگذشتہ

سر ہمین آشکار کرد بعالم عیان
کوس چو منصور زن ای اگر آشفتہ

اردو ترجمہ

اے دل! تو جانتا ہے کہ تیرا وجود ہے یا نہیں ہے، خواہ مخواہ ایک خیال باطل ___ پر تم نے کمر باندھ لی ہے۔

تو درمیان میں ہے ہی نہیں، جو کچھ ہے وہی ہے، خواہ مخواہ کس لئے دیوانہ ہوا ہے۔

پھر ایسا دعویٰ نہ کرنا اور خودی کا دم نہ مارنا تو اگر بےخود ہو گا تو وہ بھی تو ایک سربستہ راز ہے

خودی کو پہلے ترک کر قولاً بھی عملاً بھی یعنی نہ زبانی دعویٰ کر اور نہ اپنے عمل سے اس کا اظہار کر، پھر انا الحق کا نعرہ لگا کر معدوم ہو جا۔

کفر کہاں اور دین کہاں، دونوں درمیان سے مفقود ہو گئے کیونکہ "من و ما" کو ترک کر کے تو آگے گزر گیا اور آزاد ہو گیا۔

آشکارا نے اس راز کو دنیا میں ظاہر کر دیا اے دوست! تو اگر عاشق ہے تو منصوری نقارہ بجا

○

اردو ترجمہ

ای یار با حسن رخت دیوانہ ما را کردۂ
از این جہان و آن جہان بیگانہ ما را کردۂ

اے محبوب! تم نے اپنے حسن سے ہمیں دیوانہ بنا دیا ہے اور دونوں جہاں سے بیگانہ کر دیا ہے۔

در درد و غم انداختی کاری عجائب ساختی
از غیر دل پرداختی ہمخانہ ما را کردۂ

تم نے ہمیں درد و غم میں ڈال کر عجیب کام کیا ہے، دل کو غیر سے خالی کر دیا ہے اور مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر میں بٹھا دیا ہے

روزی رخت بنمودۂ آن طرۂ بکشودۂ
تو بودۂ تو بودۂ مستانہ ما را کردۂ

ایک دن تم نے اپنا رخ انور دکھایا اور زلفیں کھول دیں، وہ تو ہی تھا، وہ تو ہی تھا جس نے مجھے مستانہ بنا دیا

تو شمع حسن افروزمن دیدم ترا یک روز من
افتادہ ام در سوز من پروانہ ما را کردۂ

تو میرا شمع حسن افروز ہے میں نے تم کو ایک روز دیکھ لیا اور سوز میں پڑ گیا، مجھے تم نے پروانہ بنا دیا

الحمد للہ می کنم ما ومنی را بشکنم
خود را بحیرت افگنم مردانہ ما را کردۂ

میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں خودی کو توڑتا ہوں، اپنے آپ کو حیرت میں ڈالتا ہوں تم نے مجھے بڑا حوصلہ عطا فرمایا ہے۔

این آشکار است از تو ہم انداختی در درد و غم
از عیش و از عشرت بہم بیگانہ ما را کردۂ

یہ آشکارا ہے تم نے درد و غم میں ڈال دیا ہے، تیرا ہے۔ تم نے مجھے عیش و عشرت سے بیزار کر دیا ہے۔

○

اردو ترجمہ

ہستی تو یا نہ ای دل دانستۂ
ناحق بر باطلت عبث کمر بستۂ

اے دل! تو جانتا ہے کہ تیرا وجود ہے یا نہیں ہے، خواہ مخواہ ایک خیال باطل — پر تم نے کمر باندھ لی ہے

تو درمیان نیستی انچہ بود او بود
بہر چہ دیوانہ وار سرگشتۂ گشتۂ

تو درمیان میں ہے ہی نہیں، جو کچھ ہے وہی ہے، خواہ مخواہ کس لئے دیوانہ ہوا ہے۔

دیگر دعوی مکن دم مزن از خویشتن
بیخود باشی اگر او خود سربستۂ

پھر ایسا دعوٰی نہ کرنا اور خودی کا دم نہ مارنا تو اگر بے خود ہوگا تو وہ بھی تو ایک سربستہ راز ہے

اول از قول و فعل بگذر از ما و من
گم شدۂ بعد از ان انا الحق گفتۂ

خودی کو پہلے ترک کر قولاً بھی فعلاً بھی یعنی نہ زبانی دعوٰی کر اور نہ اپنے عمل سے اس کا اظہار کر، پھر انا الحق کا نعرہ لگا کر معدوم ہوجا۔

کفر کجا دین کجا ہر دو برفت از میان
کز من و ما رفتۂ رستۂ بگذشتۂ

کفر کہاں اور دین کہاں، دونوں درمیان سے مفقود ہو گئے کیونکہ من و ما کو ترک کر کے تو آگے گذر گیا اور آزاد ہو گیا۔

سر ہمین آشکار کرد بعالم عیان
کوس چو منصور زن ای اگر آشفتۂ

آشکار! اب نے اس راز کو دنیا میں ظاہر کر دیا اے دوست! تو اگر عاشق ہے تو منصوری نقارہ بجا

بی یاد حق بکنج نشستن چه فائده
جز حال نکته وحدت گفتن چه فائده

ای دل برای شهرت ناموس بارها
در خانقاه مسجد رفتن چه فائده

با آب دیده روی نشستی ز درد دوست
هر وقت دست و پای شستن چه فائده

تا هم چو قرب او بدلت نیست زاهدا
با ما بگو که بازو بستن چه فائده

آن یار آشکارا باتو بود مدام
هر سو بسوی نامه نوشتن چه فائده

اردو ترجمہ

اللہ کے ذکر و فکر کے سوا گوشہ نشینی سے کیا فائدہ، نکتۂ توحید کو بیان کرنے کے سوا بولنے سے کیا فائدہ۔

اے دل! شہرت اور عزت کی خاطر بار بار مسجد اور خانقاہ میں جانے سے کیا فائدہ۔

دوست کے درد سے جو تیری آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں، اُن سے اگر تو نے اپنا مُنہ نہیں دھویا، تو بار بار ہاتھ اور پاؤں دھونے (وضو کرنے) سے کیا فائدہ۔

اے زاہد! اگر تیرے دل میں اس کا قرب جاگزیں نہیں ہوا (یعنی اللہ کا تقرب حاصل نہیں ہو سکا)، تو مجھے بتا کہ ہاتھ باندھنے (نماز پڑھنے) سے کیا فائدہ۔

اے آشکارا! محبوب ہر وقت تیرے ساتھ ہے پھر اِدھر اُدھر خط لکھنے سے کیا فائدہ۔

کرد چندان عشق او آوارهٔ
من چه ام مسکین یک بیچارهٔ

در میان دریای ماندم خشک لب
نیست جز زاری دیگر چارهٔ

در وصالش شد پریشان خاطرم
اشکبارم همچون فوارهٔ

میروم در راه او عمر گذشت
قطع منزل از یکی نظارهٔ

می کشد از سینه آه آشکار
شد دلم در هجر او صد پارهٔ

اردو ترجمہ

اس کے عشق نے اس قدر آوارہ بنا دیا ہے ورنہ میں کیا ہوں، میں تو ایک مسکین و عاجز ہوں۔

میں بیچ دریا کے رہ کر بھی پیاسا ہی رہا، اب رونے اور آہ و زاری کرنے کے سوا اور کیا چارہ ہے۔

میں اس کے وصال سے بھی پریشان خاطر ہوں اور فوارہ کی طرح آنسو بہا رہا ہوں۔

عمر گزر گئی اور میں اس کی راہ میں اس کی تلاش میں چلتا رہتا ہوں، منزل وہاں پوری ہوگی جب اس کا نظارہ ہوگا۔

آشکارا سینہ سے آہ نکالتا ہے کیونکہ میرا دل اس کے فراق کی وجہ سے سینکڑوں ٹکڑے ہو گیا ہے۔

اردو ترجمہ

یار بصد شکل عیان آمدہ
ہم بعیان چون بہ نہان آمدہ

محبوب سو شکلیں بدل کر جلوہ گر ہوا ہے ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی ہے

دیدہ کشا واقف اسرار شو
کیست ہمان کو بہ بیان آمدہ

آنکھیں کھول اور راز سے آگاہی حاصل کر، وہ کون ہے جو بول رہا ہے

جلوہ نمودار شدہ کو بکو
حسن رخش بہر نشان آمدہ

اس کا جلوہ گلی گلی میں نمایاں ہے اور ہر چیز اور ہر نشان میں اس کے رخ انور کا حسن ہے۔

خلق الاشیاء وہو عینہا
ہست ہمون نام جہان آمدہ

خلق الاشیاء وھو عینھا ہے تو وہی لیکن اس کا نام "جہان" رکھ دیا ہے

خواست کہ تا ناز و کرشمہ کند
ظاہر اندر شکل بتان آمدہ

اللہ نے چاہا کہ ناز و انداز کرے اس لئے محبوبوں کی شکل میں ظہور پذیر ہوا۔

وحدت و کثرت یکدان آشکار
در دو و پنج و چہار ہمان آمدہ

اے آشکار! وحدت اور کثرت کو ایک ہی سمجھ دو میں، چار میں اور پانچ میں وہی ہے۔

اردو ترجمہ

عاشقان را حسنش کرد بسی آوارہ
ما فتادیم بکوی شہرش بیچارہ

عشاق کو اس کے حسن نے بہت ہی آوارہ بنا دیا ہے میں اس کے شہر کی گلی میں بیچاروں کی طرح پڑا ہوا ہوں۔

چند ایام ز ہجرش بجہان گردیدم
قطع منزل من گردید زیک نظارہ

میں اس کے فراق میں کئی روز تک دنیا میں آوارہ پھرتا رہا لیکن ایک ہی نظارہ سے میری منزل پوری ہو گئی۔ (یعنی میں اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا)

دل پریشان جگر بریان تن پر درد است
اشکباران ز دیدہ ہمچون فوارہ

دل پریشان، جگر کباب اور جسم دردمند اور آنکھیں فوارہ کی طرح آنسو برسا رہی ہیں۔

گفتم ای یار وصال تو بما چون گردد
گفت سر دہ بجز این ہیچ نباشد چارہ

میں نے پوچھا اے محبوب! تمہارا وصال ہمیں کیسے نصیب ہو گا؟ فرمایا "سر دے دے" اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

ای کہ طلبند ہمہ آنجا دل اشکستہ را
آشکارہ اول آنست کہ بود سی پارہ

اے دوست! جہاں ٹوٹا ہوا دل طلب کرتے ہیں، وہاں اے آشکارا! دل (ہوں) قبول، وہی ہے جو تیس ٹکڑے ہو۔

آن یار ما بصورت انسان بر آمده
غازی شده مقابل میدان بر آمده
گہ تخت بر ہوای بدیو و پری برد
باری دگر بشکل سلیمان بر آمده
از عشق آن نموده بمقام جھنگ سیال
رانجھو صفت ز تخت ہزاران بر آمده
دیده جمال خویش بخود مست شد چنان
شیدا و والہ دہم حیران بر آمده
آن آفتاب حسن بعالم ظہور کرد
یوسف بمصر از چہ کنعان بر آمده
در حلقہ لولیان تماشا ہمیکند
گاہی شہ آن بہ بنگہ غریبان بر آمده
گاہی بمظہرات محمد علی شده
گاہی زکربلائے شہیدان بر آمده

اردو ترجمہ

ہمارا محبوب انسان کی صورت میں آیا ہے، غازی بن کر میدان میں مقابلہ پر آگیا ہے۔

کبھی دیو اور پری کے ہاتھوں سے ہوا پر تخت اڑا کر لے جاتا ہے اور کبھی سلیمان کی شکل میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔

عشق کی وجہ سے جھنگ سیال میں مقام کیا، رانجھا بن کر تخت ہزارہ سے آیا۔

اپنا حسن دیکھ کر اپنے اوپر اس قدر مست ہو گیا کہ دیوانہ، مفتون اور حیران ہو گیا۔

اس آفتاب حسن نے اس دنیا میں ظہور کیا، گویا یوسف علیہ السلام چاہ کنعان سے نکل کر مصر میں آگیا۔

کبھی کبھی ناچنے اور گانے والوں میں شامل ہو کر تماشا دکھاتا ہے اور کبھی غریبوں کی جھونپڑی میں آتا ہے۔

کبھی محمد (حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اور علی المرتضیٰ کے مظہروں میں (صورتوں میں) ظہور پذیر ہوتا ہے اور کبھی شہدائے کربلا کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔

در دو عالم بادشاه عشق سیار آمده
گہ مومن گہ مسلم گہ بکفار آمده
نعره انا الحق زده منصور بر دار رسید
تیغ عشقش ناگہان بر شیخ عطار آمده
تا کہ از لاہور سرمد رفت در دہلی رسید
سر برانیده ز خود تکرار بر دار آمده
در طریق عاشقی صنعان برفت از خویشتن
کرد سبحہ بر طرف در زیر زنار آمده
شاه شرف الدین قلندر بو علی سردار عشق
یار قاتل او ببین از ملک تاتار آمده
نجم الدین کبرا و عبداللہ ہروی ہر دو یار
قتل گشتہ آن ز تیغ عشق در کار آمده
در خراسان بود عاشق نام عبدالخالقش
او کہ در مجموعہ علماء دان گرفتار آمده
عشق سلطان اقعہ با شمس تبریز جمع کرد
پوست از جسمش جدا کرده بدیدار آمده
خواجہ بو العباس با منصور بوده ہم رفیق
اندرین میدان عشقش یار با یار آمده
شیخ شبلی بود در بغداد شاگرد حلاج
دست شستہ از زندگانی پس بسر دار آمده
صوفی شاه عنایت در سواد سندھ بود
او ہم از شمشیر عشقش بس نگونسار آمده
کشتہ شد کربل دگر شہر و گیاہی نام او
قاسم و موسیٰ سہاگ نیز خنجر دار آمده
من کریمم من رحیمم شاه کربل دم زده
آشکارا من کیم او خود باقرار آمده

اردو ترجمہ

دونوں جہان میں شہنشاہ عشق سیار بن کر آیا، کبھی مومن بن کر کبھی مسلمان بن کر اور کبھی کافر بن کر آیا۔

انا الحق کا نعرہ لگایا اور منصور بن کر سولی پر پہنچا۔ اچانک اس کے عشق کی تلوار شیخ عطار کے سر پر آگئی۔

(شیخ فرید الدین عطار تاتاریوں کے حملے کے وقت شہید ہوئے تھے۔ ایک تاتاری سپاہی ان کو گھر سے پکڑ کر مقتل میں لے گیا۔ اس وقت شیخ سکر اور استغراق کے عالم میں تھے۔ سپاہی کو دیکھ کر کہنے لگے کہ "پشمینہ کی ٹوپی پہن کر گھر سے تلوار

باندھ کر گھوڑے پر سوار ہو کر مشرق ے
کیا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں تجھے نہیں
پہچانتا۔" سپاہی نے کچھ بھی نہیں
سمجھا اور تلوار مار کر شہید کر دیا۔)

سرمد جب لاہور سے دہلی
پہنچا تو بحث اور مناظرے سے بیزار
ہو کر اپنا سر کٹوا دیا۔

عاشقی کے طریقہ میں صنعان
اپنے آپے میں نہیں رہا۔ تسبیح کو ایک
طرف پھینک کر زنار پہن لیا۔

حضرت شاہ شرف الدین بو علی
قلندر (رحمۃ اللہ علیہ) جو عشق میں سرشار
ہے۔ دیکھو اس کا محبوب قاتل ملک تاتار
سے آیا۔

حضرت نجم الدین کبریٰ اور عبداللہ
ہوی جو دونوں دوست تھے۔ وہ بھی
عشق کے نیزے سے قتل ہو کر کام آ گئے۔

خراسان میں عبدالخالق کے نام سے
ایک عاشق تھے جس کو گرفتار کر کے علما کی
مجلس میں لایا گیا۔

سلطان عشق نے شمس تبریزی کے
ساتھ کیا کیا۔ ان کے جسم سے کھال کھینچ کر
جدا کر دی اور اس کی نمائش کرائی۔

خواجہ ابو العباس منصور کے دوست
تھے عشق کے میدان میں دونوں دوست
اکٹھے آئے۔

بغداد میں منصور حلاج کے شاگرد
(مرید) شیخ ایکل تھے۔ انھوں نے زندگی
سے ہاتھ دھویا اور سولی پر چڑھ گئے

صوفی شاہ عنایت ملک سندھ میں
تھے، وہ بھی اس کے عشق کی تلوار سے
ختم ہو گئے۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی عشاق
قتل ہوئے جو بڑے باخبر تھے اور جن
کے نام کرمل، قہیر، کیاہی، قاسم اموسٰی
بھاک (سبھاگ) ہے۔

شاہ کرمل نے دعویٰ کیا میں رحیم
اور کریم ہوں۔ اے آشکارا میں کون
ہوں؟ وہ خود اس کا اقرار کرتا ہے۔

گشت پیدا لیک ناپیدا شدہ
از یکی دانی کہ صد اشیا شدہ

تو چرا در بند من و ماندہ
ہر کہ از خود رفت او آغا شدہ

این جہان باشد شعاعِ نورِ او
جلوۂ حسنش بین کہ او ہر جا شدہ

آمدہ در صد مظاہر یارِ ما
صورتِ مجنون یا لیلیٰ شدہ

کثرت از وحدت و وحدت کثرت ست
چونکہ از یک قطرۂ دریا شدہ

آشکارا در دو عالم گشت یار
ہر کہ نور رخ دید او شیدا شدہ

اردو ترجمہ

ظاہر ہوا لیکن پوشیدہ رہا۔ ایک سے
سینکڑوں چیزیں پیدا ہوئیں۔

تو کیوں "من و تو" کی قید میں پھنس
گیا ہے، جس نے اپنی خودی ترک کی وہ
آقا بن گیا۔

یہ کائنات اس کے نور کی ایک
شعاع ہے، اس کے حسن کا جلوہ دیکھ،
ہر جا ظاہر ہے۔

میرا محبوب سینکڑوں منظروں میں
جلوہ گر ہوا ہے کبھی مجنوں اور کبھی لیلیٰ بنا
ہے۔

کثرت وحدت سے ہے اور
وحدت، کثرت سے ہے، کیونکہ ایک
قطرہ سے دریا ہوا ہے

اے آشکارا! محبوب دونوں جہان
میں گھومتا پھرا، جس نے اس کا نور
(حسن) دیکھا وہ عاشق ہو گیا

دوست ما با صد ہزاراں شکل اعیاں آمدہ
گاہ ظاہر شد بظاہر گاہ پنہاں آمدہ

گاہ کافر گاہ مومن گاہ مسجد گاہ دیر
گاہ عیسیٰ گاہ موسیٰ گاہ عمران آمدہ

گاہ مولا گاہ بندہ گاہ دریا گاہ جوی
گاہ آدم گاہ حوا گاہ شیطان آمدہ

گاہ مجنوں گاہ لیلیٰ گاہ محمود و ایاز
گہ یہودی گہ برہمن گہ مسلمان آمدہ

گاہ مینا گاہ ساقی گاہ ساغر گاہ می
گاہ مجلس گاہ مطرب گہ سرایان آمدہ

خود بخود در گفتگو شد خود بود اندر سکوت
خود علم شد خود معلم خود سبق خوان آمدہ

خود کلہ زنت و جبہ خود بسر کرسی نشست
خود بروی خاک ماند خود بعریان آمدہ

این اشارت شد کہ انا احمد بلا میم شنو
گفت دم لی مع اللہ بحر عرفان آمدہ

خود انا الحق زد بمولا خود دار خود منصور شد
خود بخود مفتی و ملا خود بجولان آمدہ

خود تماشا کار در بازار خود بازار شد
خود خریدہ خود فروشان خود بدکان آمدہ

گرچہ اندر ظاہریت شد نہاں با صد ہزار
آشکارا یک زبان در صد ہزاران آمدہ

اردو ترجمہ

میرا دوست سینکڑوں صورتوں میں جلوہ گر ہو کر آیا۔ کبھی مختلف منظروں میں ظہور پذیر ہوا اور کبھی پوشیدہ رہا۔

کبھی کافر بن کر آیا کبھی مومن بن کر کبھی مسجد بن کر اور کبھی مندر بن کر کبھی عیسیٰ بن کر کبھی موسیٰ بن کر اور کبھی عمران بن کر۔

کبھی آقا بن کر آیا کبھی غلام بن کر کبھی دریا بن کر اور کبھی چھوٹا سا نالہ بن کر۔ کبھی آدم بن کر کبھی حوا بن کر اور کبھی شیطان بن کر۔

کبھی مجنوں بن کر آیا کبھی لیلیٰ بن کر کبھی محمود بن کر کبھی ایاز بن کر، کبھی یہودی بن کر کبھی برہمن بن کر اور کبھی مسلمان بن کر۔

کبھی صراحی بن کر آیا کبھی ساقی بن کر کبھی پیالہ بن کر کبھی شراب بن کر کبھی مجلس بن کر کبھی مطرب بن کر اور کبھی گانے والا بن کر۔

کبھی خود ہی بولنے لگتا ہے اور کبھی خود ہی خاموش ہو جاتا ہے۔ کبھی علم (سبق) بن کر آتا ہے کبھی استاد بن کر اور کبھی شاگرد بن کر۔

خود ہی دستار اور جبہ پہنتا ہے اور خود ہی کرسی (مسند) پر بیٹھتا ہے۔ کبھی زمین پر مٹی میں لیٹتا ہے اور کبھی لباس اتار دیتا ہے۔

یہ اشارہ ہوا کہ میں احمد بغیر میم کے (احد) ہوں، تم سن لو اور اس کے ساتھ ہی ساتھ "لی مع اللہ" بھی فرمایا۔ (حضور فخر کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کا ارشاد ہے کہ لِی مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُکَرَّمٌ (میرے لیے اللہ کے ساتھ ایک ایسا وقت مقرر ہے جس میں کسی ملک مقرب اور نبی مکرم کی گنجائش نہیں ہے)

خود ہی انا الحق کا نعرہ لگایا خود ہی سولی بنا اور خود ہی منصور بنا۔ خود ہی مفتی اور ملا بنا اور خود ہی جولان میں آیا۔

خود ہی بازار میں آ کر تماشا کھلانے والا ہے اور خود ہی بازار ہے۔ خود ہی خریدار ہے اور خود ہی بیچنے والا ہے اور خود ہی دکان ہے۔

اگرچہ ظاہر میں لاکھوں زبانیں ہیں لیکن اے آشکار! لاکھوں میں ایک ہی زبان ہے۔

نموده روی آن دلبر یگانه
بصد شکل آمده در هر زمانه
بصحرا احدیت بحثی دیده
همان مرغ و همان شد آشیانه
همان ساغر همان ساقی همان می
همان مطرب همان چنگ و چغانه
همه او شد همه او شد همه او
نهاده تهمتی بر این و آنه
گهی ابلیس گردد گاه آدم
گهی معشوق گاه عاشقانه
گهی آید بدلق پارسائی
گهی اندر لباس حاکمانه
گهی واعظ کند قائم بمنبر
گهی اندر سماع صوفیانه
بهر سوی بهر روی عیان است
تماشا بین بهر جا بی گمانه
صبر کن نظر فرما آشکارا
که جز عشقش همه دیگر فسانه

اردو ترجمہ

اس محبوب یگانہ نے اپنا رخ الٹ کر دکھایا ہر زمانہ میں سینکڑوں صورتوں میں جلوہ گر ہوا۔

آنکھیں کھول کر صحرائے احدیت پر نظر کر وہی پرندہ ہے اور وہی آشیانہ۔

ساغر بھی وہی ہے ساقی بھی وہی شراب بھی وہی ہے وہی مطرب ہے اور وہی ساز۔

سب کچھ وہی ہے سب کچھ وہی سب کچھ وہی۔ خواہ مخواہ دوسروں پر تہمت رکھی ہے

کبھی ابلیس کے مظہر میں ظہور پذیر ہوتا ہے کبھی آدم بنتا ہے کبھی معشوق بنتا ہے اور کبھی عاشق۔

کبھی تقویٰ کے لباس (خرقہ) میں آتا ہے کبھی شاہانہ لباس میں۔

کبھی منبر پر کھڑے ہو کر وعظ کرتا ہے کبھی صوفیانہ سماع میں مشغول ہوتا ہے

ہر طرف ہر صورت میں ظاہر ہے تو ہر جگہ اور ہر مقام پر اس کا بلا شبہ نظارہ کر سکتا ہے۔

اے آشکار! صبر کر اور دیکھ کہ اس کے عشق کی ہر بات محض افسانہ ہے۔

بر جمال حسن یار دلم دیوانه
زین جهان فانی حقا که شده بیگانه
کیش و دین رفت ندانیم که دین ایمان چیست
درد عشقش بگزیند هر آنکس که شده بیگانه
دور میگر دیدم در هجر و فراق محبوب
شمع حسنش چو بدیدم دل شد دیوانه
چه کنم حال بیان خویش ببین ای زاهد
چون سمندر بمیان آتش شد کاشانه
شور در عالم افگنده جهاد چشمش
آشکارا از تن و جان دور شده بیگانه

اردو ترجمہ

محبوب کے حسن و جمال پر میرا دل دیوانہ ہے۔ خدا کی قسم اس جہان فانی سے بیگانہ ہو گیا ہے۔

دین اور مذہب رخصت ہوئے پتہ نہیں کہ دین و ایمان کیا چیز ہے۔ عشق کا درد وہی اختیار کرے گا جو (ہر چیز سے) بیگانہ ہو جائے گا۔

میں محبوب کے فراق میں بہت دنوں تک پھرتا رہا۔ اس کے حسن کی شمع کو دیکھا تو دل دیوانہ ہو گیا۔

اے زاہد تو خود دیکھ میں کیا حال بتاؤں۔ سمندر (چوہے کے برابر ایک جانور جو سو سال تک آگ جلنے والی جگہ سے پیدا ہوتا ہے) کی طرح میرا گھر آگ کے بیچ میں ہے۔

اس کی آنکھوں کے جہاد نے دنیا میں ہنگامہ برپا کر دیا ہے آشکار اپنے جسم و جان سے علیحدہ اور بیزار ہو گیا ہے۔

اردو ترجمہ

گر طلبی عشق او سر بسر دار دہ
از سری بیزار شو سر بسر دار دہ

تو اگر اس کے عشق کا طلب گار
ہے تو سر سولی پر چڑھا دے۔ اپنے سر سے
لاتعلق ہو جا اور سر سولی پہ چڑھا دے۔

طامع سر خود مشو بر رسن دار رو
دست ز دو این شو سر بسر دار دہ

اپنے سر کا لالچ نہ کر۔ دار و رسن پہ
چلا جا۔ دونوں جہاں سے ہاتھ دھولے
اور سر سولی پر چڑھا دے۔

رو در بازار عشق باش خریدار عشق
حرف انا الحق بگو سر بسر دار دہ

عشق کے بازار میں جا اور عشق کا
خریدار بن۔ انا الحق کی بات کر اور سر سولی
پر چڑھا دے۔

عاشق افگار شو طالب دیدار شو
بر رہِ عشقش برو سر بسر دار دہ

عاشق دلریش بن اور دیدار کی
طلب کر۔ اس کے عشق کے راستہ پہ
چل اور سر سولی پر چڑھا دے۔

آشکارا شو خموش خویش بیکجا فروش
خود بین ہرگز مشو سر بسر دار دہ

اے آشکارا خاموشی اختیار کر
اور اپنے کو صرف ایک جگہ بیچ (یعنی
ایک سے تعلق رکھ) خود بینی نہ کر اور
سر سولی پر چڑھا دے۔

ردیف الیائی

اردو ترجمہ

ای دلا تو ہر چہ دانی خویشتن را آن کنی
خویش را سلطان کنی یا خویش را دربان کنی

اے دل! تو اپنے آپ کو جس طرح
سمجھتا ہے اسی طرح کر۔ یا تو اپنے آپ
کو بادشاہ بنا یا دربان بنا

پس بہستی نیستی افتادہ ای بہر چرا
خویش را رحمان کنی یا خویش را شیطان کنی
این تصور کن کہ در اول چہ بودی ہوشدار
خویش را جنی کنی یا خویش را انسان کنی

تو ہستی اور نیستی میں کیوں پڑا ہے
یا تو اپنے آپ کو رحمان بنا یا شیطان بنا۔
عقل و ہوش سے کام لے اور
دیکھ کر تو پہلے کیا تھا۔ اپنے آپ کو یا
تو جن بنا یا انسان بنا۔

ہر چہ ہستی او ہستی بگذر کہ از شک و گمان
خویش را دانا کنی یا خویش را نادان کنی

شک و شبہ کو ترک کر۔ تو جو کچھ
ہے وہی ہے یا تو اپنے آپ کو عقل مند
بنا یا بے وقوف بن جا۔

کن یقین باور نہ سر پیچی از این رہ راستی
خویش را زیرک کنی یا خویش را دیوان کنی

میرے اوپر اعتبار کر۔ اس سیدھی
راہ سے منہ نہ پھیر۔ یا تو اپنے آپ کو
عقل مند بنا یا دیوانہ بنا۔

آنکہ میدانی محقق انا ظن عبدی بود
خویش را ظاہر کنی یا خویش را پنہان کنی

تو جو کچھ سمجھتا ہے وہ "انا
عند ظن عبدی" کے مطابق ہے۔
یا تو اپنے آپ کو ظاہر کر یا پوشیدہ ہو جا

از رجا و خوف بیرون باش نامردی مکن
خویش را ای آشکارا در صف مردان کنی

نامرد نہ بن، امید اور خوف کو اپنے
دل سے نکال دے۔ اے آشکارا اپنے
آپ کو مردان خدا کی صف میں شامل کر۔

اردو ترجمہ

ایں راہ بیکسی را ای زاہد اچہ دانی
زد بر سرعام رسیدہ فرکلہ کیانی

اے زاہد! تو اس طریقہ کو جو بظاہر ہیچ معلوم ہوتا ہے کیا جانے میرے سر پہ اس کی جانب سے شہنشاہی تاج رکھا گیا ہے۔

ما میزنیم نوبت کیخسروی بعالم
ہم بطل سنجری راکوبم زکامرانی

میں دنیا میں شاہی نوبت بجاتا ہوں اور سلطان سنجر سلجوقی کی طرح کامیابی اور کامرانی کا نقارہ بجاتا ہوں۔

درملک مفلسی ما شب روز میگذارم
دانم کہ کیقبادم یا بادشہ درآنی

میں دن رات مفلسی کے ملک میں رہتا ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ میں شہنشاہ کے قباد اور احمد شاہ درانی کا ہم رتبہ ہوں۔

آباد کشور دل ہست از محبت او
ہرگز خیال نبود بر مملکت شہانی

میرے دل کا ملک اس کی محبت سے آباد ہے۔ اس ظاہری اور دنیوی بادشاہی پر میری کوئی توجہ نہیں ہے۔

بگذار خویشتن را جان دہ براہ جانان
تحقیق آشکارا تو درمیان نمانی

اپنی خودی کو ترک کر اور محبوب کی راہ میں جان دے دے۔ حتیٰ کہ اے آشکارا! تو درمیان میں باقی ہی نہ رہے۔

اردو ترجمہ

دلا بگذر ز شیخی و ز پیری
برو بگزین رسم و رہ فقیری

اے دل! بزرگی اور پیری سے آگے گزر جا۔ جا اور درویشی طریقہ اختیار کر۔

اگر مردم ترا درویش خوانند
مبارک باد خوشتر از امیری

اگر لوگ تجھے فقیر کہیں تو تجھے مبارک ہو کہ فقیری امیری سے بہت بہتر ہے۔

بلا خلل ست مسکینی غریبی
بود پر فتنہ شاہی ہم وزیری

فقیری اور مسکینی میں کوئی دردسری نہیں ہے لیکن بادشاہی اور وزیری میں فتنہ ہے۔

کہ فخر و فقر کی گنجد بیک جا
ولی الفقر فخری را بگیری

کیونکہ فخر اور فقر ایک جگہ کہاں سما سکتے ہیں لیکن تو الفقر فخری کو اختیار کر۔

اجل ہرگز بتو راہی نیابد
کہ موتو قبل موتو گر بمیری

موت تیرے پاس آنے کا راستہ کبھی نہیں پا سکے گی اگر تو مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا پر عمل کرے گا۔

بسی شاعر نہان شد آشکارا
کجا ذوقی کجا رفتہ حقیری

اے آشکارا! کئی شاعر موت کی آغوش میں جا کر نظروں سے پوشیدہ ہو گئے۔ ذوقی کہاں گیا اور حقیری کہاں گیا۔

اگر خود را خدا دانی خدائی
وگر خود را گدا دانی گدائی

وگر دانی تو خود را گلخنی ام
چو خار و خس درون آتش درائی

وگر دانی گلِ نازک تو خود را
پس انگه در گلو محبوب آئی

بهر جا آنچه بینی جلوه اوست
بگو با من که باقی تو کجائی

تو بیگانه نه ای بشناس خود را
که با تو یار دارد آشنائی

بود شب روز با تو یار مونس
که فرقِ مومی دارد جدائی

من و مائی نیاری درمیانه
ز قید این چنین خود را رہائی

درون بیرون او شد تو نئی هیچ
برون شو تو ز قیدِ من و مائی

بگوشِ دل نصیحت را تو بشنو
بگفتم تا معما را کشائی

خدا مخفی ست در دل آشکارا
که خویش دارد صفائی با وفائی

اردو ترجمہ

تو اگر اپنے آپ کو خدا سمجھے تو خدا ہے اور اگر گدا سمجھے تو گدا ہے۔

تو اگر اپنے آپ کو آگ کا ایندھن سمجھے گا تو خس و خاشاک کی طرح آگ میں داخل ہو جائے گا۔

تو اگر اپنے آپ کو ایک گلِ نازک سمجھے گا، تو محبوب کے گلے کا ہار بن جائیگا۔

تو جدھر بھی نظر کرے گا، اسی کا جلوہ دیکھے گا پھر مجھے بتا کہ تو کہاں ہے۔

اپنے آپ کو پہچان، تو غیر نہیں ہے۔ کیونکہ محبوب کو تیرے ساتھ محبت ہے۔

محبوب دن رات تیرا مونس و غمگسار ہے اس قدر کہ بال برابر بھی الگ نہیں ہے۔

تو "من و ما" کو درمیان میں مت لانا۔ اس قسم کی قید سے آزادی حاصل کرنا۔

اندر باہر وہی ہے تو کچھ بھی نہیں ہے تو "من و ما" کی قید سے باہر نکل۔

تو میری نصیحت کو دل کے کانوں سے سن، جو میں نے کہا ہے اس معما کو حل کر۔

اے آشکار! اللہ دل کے اندر پوشیدہ ہے اور بہت ہی صاف سیدھا اور باوفا ہے۔

در دلِ عشاقها این بیقراری تا بکی
نالها فریادها و زار زاری تا بکی

عقل رفته صبر رفته هوش رفت
در شهر هر کوچه چندین خواری تا بکی

از ملامت وز شکایت سر نمی پیچیم ما
در رهت این دیدها را انتظاری تا بکی

دلدلِ عشقت ربود از ما زمام اختیار
اختیارم رفته است بی اختیاری تا بکی

ای ز تیغ ناز غمزه عاشقان را میکشی
بر سر مشتاقها این حکم جاری تا بکی

از طرف دلدار آمد آشکارا این جواب
کز غم ایامها را می شماری تا بکی

اردو ترجمہ

عشاق کے دل میں یہ بے قراری کب تک۔ یہ نالے یہ فریادیں اور یہ آہ و زاری کب تک۔

عقل گئی، صبر گیا اور ہوش گیا۔ شہر کے ہر گلی کوچہ میں یہ خواری کب تک۔

میں ملامت اور شکایت سے منہ پھیرنے والا نہیں ہوں لیکن تیری راہ میں آنکھوں کو کب تک انتظار میں رہنا پڑے گا۔

تیرے عشق کی دلدل نے اختیار کی باگ میرے ہاتھ سے چھین لی ہے۔ اب اختیار نہیں رہا۔ یہ بے اختیاری کب تک۔

اے محبوب! تو عشاق کو ناز اور غمزہ کی تلوار سے قتل کرتا ہے عشاق پر یہ حکم کب تک جاری رہے گا۔

اے آشکار! محبوب کی جانب سے یہ جواب آیا کہ تو درد و غم کے زمانہ کو کب تک یاد کرتا رہے گا۔

○

این سخن را بدل الیقین دانی
جز محبت ہمہ ست نادانی
برسر کوی عشق جان دادن
نبود راہ عشق آسانی
لی مع اللہ از اشارت عشق
آمد از عشق سر سبحانی
ای بجز عشق برہمہ جہل ست
گرچہ صد لک کتاب میخوانی

چون بدل شعلہ عشق او افتد
نی کفر ماند نی مسلمانی
خاکپائے سمند عشق مرا
بر سرم ہست تاج سلطانی
یافتم رہ ز راہ گم کردن
راہ صد قست ز راہ ظلمانی

دفتر این جمیع مذہبہا
غرق کردم باب طغیانی
آشکارا بگن تو در دم خویش
پاس انفاس ذکر ربانی

اردو ترجمہ

اس بات پر دل سے یقین کر کہ محبت کے سوا جو کچھ ہے وہ بے وقوفی ہے۔

عشق کی گلی میں جان کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ عشق کی راہ آسان نہیں ہے۔

"لی مع اللہ" عشق کا اشارہ ہے۔ عشق سے سر سبحانی ظاہر ہوتا ہے۔

اے دوست! عشق کے بغیر سب کچھ جہل ہے اگرچہ تو ایک کروڑ کتابیں پڑھ لے۔

جب دل پر عشق کی چنگاری گرتی ہے تو نہ کفر باقی رہتا ہے نہ مسلمانی۔

عشق کے گھوڑے کے پاؤں کی خاک میرے سر پر تاج سلطانی کے برابر ہے۔

میں نے راہ گم کرنے سے راہ پائی ہے۔ یہ سچائی کی راہ ہے ظلمانی راہ (تاریکی کی راہ) نہیں ہے۔

میں نے تمام مذاہب کے دفتر سیلاب میں غرق کر دیئے۔

اے آشکارا! تو اپنے دم میں انفاس ربانی کی حفاظت کر

○

دل ببینی جمال یار جانی
منور است رخ در ہر مکانی
سر جان و دلی ایثار کردن
بود در راہ عشق این نشانی
کنی نالہ فغان در راہ جانان
ز چشم انتظاری خون فشانی
بزن غوطہ درین دریائے وحدت
کنی خود را فراموش تا توانی
بہر صورت بہر روی عیان ست
جلوس او شدہ در دو جہانی

ہر آنکس رتبہ منصور خواہد
کند جان را جدا از جسم فانی
کہ سربازی نکردہ کس درین راہ
چنین منصور کردہ پہلوانی
ہمون در کسوت حلاج آمد
ز قتلی یافت عمر جاودانی
بیامد یار ما در صد مظاہر
ز دریا موجہا شد بیکرانی

گہی در عشق گفتا رب ارنی
گہی خود باز گفتا لن ترانی
احد باشد احد باشد احد او
نباشد اربع و ثالث نہ ثانی
گہی افتاد اندر محنت و درد
گہی ہر نوع سازد شادمانی
چہ اول بود او آخر چہ بودہ
ہو الظاہر ہو الباطن بخوانی
ہمیں رہ راست تحقیق درست ست
خطا ہرگز نباشد گر بدانی
براہ عشق سر دہ آشکارا
بجای کشتگان خود را رسانی

اردو ترجمہ

اے دل! یار جانی کو حسن جمال دیکھ، اس کا رخ انور ہر جگہ نمودار ہے۔

سر جان اور دل کو قربان کرنا یہ اس کے عشق کی راہ کی ایک نشانی ہے

محبوب کی راہ میں آہ و فریاد کر اور انتظار کی آنکھوں سے خون کے آنسو بہادے۔

دریائے وحدت میں غوطہ لگا دے
جس قدر ہو سکے اپنے آپ کو بھول جا۔

محبوب ہر صورت میں اور ہر رخ
سے ظاہر ہے اس کی جلوہ گری دونوں
جہاں میں ہے۔

جو شخص منصور کے مرتبہ کا طلبگار
ہو وہ اپنے جسم فانی سے جان کو علیحدہ
کر دے۔

کیونکہ اس راہ میں سر کی قربانی اس
طرح کسی نے نہیں دی جس طرح منصور
نے بہادری دکھائی۔

وہ حلاج کے لباس میں آیا اور قتل
ہو کر حیاتِ جاودانی حاصل کر لی۔

میرا محبوب سینکڑوں منظروں میں
جلوہ گر ہوا دریا سے بے شمار موجیں
اٹھیں۔

کبھی عشق میں "رب ارنی" کہا اور
کبھی خود جواب دیا "لن ترانی"

ایک ہے ایک ہے ایک ہے
نہ چار ہے نہ تین ہے اور نہ دو ہے۔

کبھی درد و رنج میں مبتلا ہوتا ہے
اور کبھی ہر قسم کی خوشی کرتا ہے۔

جب اول وہ تھا تو آخر کون تھا:
ہو الظاہر ہو الباطن پڑھ۔ یعنی یہ اعتقاد
رکھ کہ اول اور آخر بھی وہی ہے اور
ظاہر و باطن بھی وہی ہے۔

یہی سیدھی سچی اور صحیح راہ ہے:
اگر تو سمجھے تو اس بات میں کوئی غلطی
نہیں ہے۔

اے آشکارا عشق کی راہ میں سر
قربان کر اور اس راہ میں جو قتل ہو چکے
ہیں اپنے آپ کو ان تک پہنچا۔

اردو ترجمہ

خواہش عشق گر بدل داری
توبہ صد بار کن ز دینداری

اگر دل میں عشق کی طلب رکھتا ہے
تو دینداری سے سو بار توبہ کر۔

ننگ و ناموس را بزن بر سنگ
این ہمہ نزد او شرمساری

ننگ اور ناموس کو پتھر پہ مار دے
عشق میں یہ شرم کی باتیں ہیں۔

بگذر از کیش و دین مسلمانی
پس زہر دو بگیر بیزاری

مسلمانی کے دین اور مذہب کو ترک
کر دے ان دونوں چیزوں سے بیزار ہو جا۔

ای دلت سوی خانقہ و مسجد
رو بمیخانہ چون نمی آری

اے دوست! تیرا دل تو خانقاہ اور
مسجد کی طرف مائل ہے تو مے خانہ کا رخ
کیوں نہیں کرتا۔

ملحدانہ ترا سخن گفتم
عفو کن شد ز من گنہگاری

میں نے تجھ سے ملحدوں والی بات
کہی ہے، معاف کرنا مجھ سے خطا ہوئی۔

عقل چون رفت شاہ عشق آمد
مستی کی شود بہشیاری

جب عقل گئی تو بادشاہ عشق آیا،
مستی ہشیاری سے کیسے تبدیل ہو سکتی ہے۔

آشکارا ز عشق در عالم
حاصلت می شود شہریاری

اے آشکارا! تجھے عشق سے دنیا
میں بادشاہی حاصل ہوگی۔

اردو ترجمہ

بشاہی میزنم نعرہ گدائی
گدائی نیست لیکن خود خدائی

میں بادشاہی میں گدائی کا نعرہ لگاتا ہوں
یہ گدائی نہیں ہے بلکہ خود خدائی ہے۔

بظاہر میکنم خود را گدا گر
بباطن تر فزدن از بادشاہی

میں ظاہر میں اپنے آپ کو گداگر کہتا ہوں لیکن حقیقت میں یہ گداگری بادشاہی سے افضل ہے۔

بگمراہی نیفتت دیم ہرگز
جہان راہ میکنم این رہنمائی

میں دنیا کی رہنمائی اس طرح کرتا ہوں کہ خود کبھی بھی گمراہی میں نہیں پڑا (یعنی میں اپنی اچھائی کا زبانی دعویٰ کرنے کے بجائے اپنا عمل پیش کرتا ہوں اور لوگ میرے نقش قدم پر چل کر مجھ سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں)

نہ مفتی ام نہ قاضی نی بمشائخ
گذشتم از ہمہ کردم جدائی

میں نہ مفتی ہوں نہ قاضی اور نہ پیر۔ میں ان سب سے آگے گزر کر علیحدہ ہو گیا

نباشی آشکارا در خموشی
بکن در راہ جانان جان فدائی

اے آشکارا خاموش نہ بیٹھ۔ محبوب کے راستہ میں جان قربان کر دے۔

اردو ترجمہ

از طرف آن نازنین ای ساربان خوش آمدی
سوی من بیچارہ دامن کشان خوش آمدی

اے ساربان! اے اونٹ والا قاصد مرحبا! تو محبوب کی طرف سے آیا ہے مجھ عاجز و مسکین کی طرف چل کر آیا ہے۔ مرحبا۔

بس کہ خوردم زخم از تیغ فراق دلبران
مرہم جان و دلم ای مہربان خوش آمدی

میں نے معشوقوں کے فراق کی تلوار سے بہت زخم کھائے ہیں۔ اے میرے جان و دل کے مرہم اے مہربان مرحبا۔

انتظاری سخت از مرگ است ہر دم میکشم
حمد میگویم کہ سوی عاشقان خوش آمدی

انتظار موت سے بھی سخت ہے جو میں ہر وقت کرتا رہتا ہوں۔ میں شکر ادا کرتا ہوں کہ تو عاشقوں کی طرف چل کر آیا ہے مرحبا۔

ای مقرب درگہی عالی کہ از فضل و کرم
مرحبا و مرحبا بر بیکسان خوش آمدی

اے بارگاہ عالی کے مقرب! تو لطف و کرم فرما کر بیکسوں کی طرف آیا ہے۔ مرحبا مرحبا۔

بلبل بیک با ما بگو آنچہ یارم گفتہ است
آشکارا خوش کہ از پیر مغان خوش آمدی

تجھ پاس میرے محبوب کی بات: تجھے ایک ایک بات بتا دے اے قاصد: تجھے بات کی جواد تو خوش ہو کہ پیر مغاں کی طرف سے ناصح آیا ہے

از دستِ دلم رفته ای شیخ چه فرمائی
از مذہب و دین رسته ای شیخ چه فرمائی

نی زاہد و نی تقوا ایم در عالم رسوایم
دامم ہمہ بشکسته ای شیخ چه فرمائی

نی مست و نہ ہشیارم اندر سرِ خمارم
از غم دل بسته ای شیخ چه فرمائی

من آمده آنجائی کز راز دہشت دریائی
دستم ز جہان شسته ای شیخ چه فرمائی

نی سبحه نه سجادم در قلزم افتادم
آشفته و سرگشته ای شیخ چه فرمائی

نی از من گویائی زد این ہمہ دانائی
تو دیده چنین گفته ای شیخ چه فرمائی

نی طامع دنیایم نی طالب عقبایم
عشقش دل بگرفته ای شیخ چه فرمائی

آشکار ہمہ سرشت خاشاک نه او خار است
باشد یک گلدسته ای شیخ چه فرمائی

اردو ترجمہ

اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے میرا دل میرے ہاتھوں سے چلا گیا اور دین و مذہب سے آزاد ہو گیا اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے

میرے پاس نہ زہد ہے نہ تقویٰ۔ میں دنیا میں رسوا ہوں زہد اور تقویٰ تمام کا تمام ٹوٹ چکا ہے۔ ختم ہو چکا ہے۔ اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔

میں نہ مست ہوں نہ ہوشیار ہوں۔ میرے سر میں خمار ہے دنیا نے دل ہٹا دیا ہے۔ اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔

میں اس مقام سے آیا ہوں جہاں دریا جیسی دہشت ہے۔ میں نے دنیا سے ہاتھ دھو لئے ہیں اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔

میرے پاس نہ تسبیح ہے نہ مصلیٰ۔ میں سمندر کے اندر کود چکا ہوں میں پریشان اور سرگردان ہوں اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے

میں نہیں بول رہا ہوں یہ سارا خیال اسی کا ہے اور محبوب نے خود یہی کہا ہے۔ اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔

میں نہ دنیا کا لالچی ہوں نہ عقبیٰ کا طالب۔ اس کے عشق نے میرا دل قابو کر لیا ہے۔ اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔

آشکار! کوئی خس و خاشاک نہیں ہے بلکہ سراپا راز ہی راز ہے۔ یہ ایک گلدستہ ہے یعنی مختلف اور متعدد خوبیوں کا مجموعہ۔ اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے ❖

○

اگر از خود برفتی خود خدائی
دگر ماندی بخود اندر گدائی

تو یکبارہ گذر کن از خودی خویش
رود آن از میان مائی و شمائی

بود این سدِ اسکندر خودی تو
ازین سدِ خودی خود را رہائی

درون بیرون یقین دان او بود حق
چو جملہ او شدہ پس تو کجائی

بذاتِ خود شوی گم آشکارا
برون آئی تو از چون و چرائی

اردو ترجمہ

تو اگر اپنی خودی کو ترک کرے تو خود خدا ہے اور اگر خودی کو ترک نہیں کیا اور اپنے نفس تک محدود رہا تو تو ایک گدا گر ہے۔

تو ایک بار اپنی خودی کو ترک کر۔ تو "ما و شما" درمیان سے اٹھ جائے گا۔

تیری خودی سدِ سکندری ہے اس سد سے اپنے آپ کو آزاد کر۔

یقین کر کہ اندر باہر وہ حق ہی حق ہے۔ جب سب کچھ وہی ہے تو تو کہاں ہے۔

اے آشکارا ذاتِ حق میں جذب ہو جا "چون" اور "چرا" سے باہر نکل۔

○

اردو ترجمہ

ہمی رقصم ہمی رقصم ہمی رقصم برسوائی
ہمہ مردم ہمی گویند بود این شخص سودائی

میں ناچ رہا ہوں ناچ رہا ہوں۔ ناچ رہا ہوں رسوائی کے ساتھ (یعنی لوگ چہ میگوئیاں کرتے ہیں) سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ یہ شخص سودائی ہے۔

شدم دیوانہ رفتم زخود ای پارسا بشنو
بہستی آمدم اینجا برستم من ز دانائی

اے پارسا! سن لے میں دیوانہ ہو گیا ہوں اور اپنے آپے میں نہیں رہا۔ میں یہاں وجود میں آگیا ہوں اور میں نے دانائی سے آزادی حاصل کر لی ہے۔

زخود نادان شدم باری بموجودات دانایم
نی مسلم نی جہودیم نیم کافر نہ ترسائی

میں جان بوجھ کر نادان بنا ہوں۔ ورنہ کائنات کے تمام اسرار کا جاننے والا ہوں۔ میں نہ مسلمان ہوں نہ یہودی نہ کافر نہ عیسائی۔

نہ ملایم نہ قاضیم نہ مفتی ام نہ دارم دین
سناسی نی ادا سیم نہ جوگی ام نہ گوسائی
نباشم میکدہ ہرگز بکف ساغر نمیدارم
نہ شیخ من نہ شاب من نہ طفل من نہ برنائی

میں نہ ملا ہوں نہ قاضی نہ مفتی نہ دیندار نہ سنیاسی نہ اداسی نہ جوگی نہ گوسائیں۔ میں میخانہ بھی نہیں ہوں۔ میرے ہاتھ میں شراب کا پیالہ بھی نہیں ہے۔ میں نہ بوڑھا ہوں نہ جوان نہ بچہ ہوں اور نہ نوجوان۔

نہ ملت کیش میدارم ز کلی فرقہ بیزارم
کجا ہر کس کشاید آشکارا راز معمائی

میں کوئی دین اور مذہب نہیں رکھتا۔ میں ہر فرقہ سے بیزار ہوں۔ اے آشکارا! یہ معما ہر شخص کہاں حل کر سکتا ہے۔

❋

○

اردو ترجمہ

شبی بودیم در خلوت نہانی
بیامد صورتی اندر عیانی

ایک رات میں ایک خلوتکدہ اور گوشۂ تنہائی میں بیٹھا تھا۔ ایک شخص آیا۔

بپرسیدہ زما مارا شناسی
بگو من کیستم با خوش زبانی

اور مجھ سے پوچھا کہ مجھے پہچانتا ہے صاف صاف بتا میں کون ہوں۔

چنین گفتیم اورا ای عزازیل
چرا در مکر میکوشی زیانی

میں نے جواب دیا اے عزازیل! خواہ مخواہ مکاری کیوں کرتا ہے۔

ترا بشناختم ملعون باشی
بگفتا پس ببین ای ناتوانی

میں نے تجھے پہچان لیا ہے تو ملعون ہے۔ کہا اے کمزور انساں! اب دیکھنا۔

چوپس دیدم تا صورت دگر شد
ہمی آید بآہستہ جوانی

جب میں نے دوبارہ دیکھا تو ایک دوسری صورت ظاہر ہوئی۔ ایک جوان رعنا تھا جو آہستہ خرامی سے آرہا تھا۔

بگفتا این کہ می آید کدام ست
بگفتم این خدا باشد یگانی

اس نے پوچھا کہ یہ جوان جو آرہا ہے یہ کون ہے۔ میں نے کہا یہ خدائے یگانہ و واحد ہے۔

❋

بگفتا باز بین در من نظر کن
ببین تا من او بیاشم مهربانی

اس نے کہا پھر دیکھ اور مجھ پر نظر کر۔ کیا وہی مہربان میں نہیں ہوں۔

بدیدم بار دیگر شکل او را
همان او بود از ذات نشانی

جب میں نے دوبارہ اس کی صورت دیکھی تو وہ وہی تھا۔

ز صورتش بگفتم او خدا بود
ولی دیدم ز چشم انس و جانی

میں نے جس کو صورت کہا تھا وہ خدا تھا لیکن میں نے اس کو جن آنکھوں سے دیکھا تھا وہ وہی آنکھیں تھیں جو جنوں اور انسانوں کی ہوتی ہیں۔

بدستش دیده ام شمشیر عریان
بگفتا سر بده گر عاشقانی

میں نے اس کے ہاتھ میں بے نیام تلوار دیکھی۔ مجھ کو کہنے لگا کہ اگر عاشق ہے تو سر دے دے۔

ز دیدن عظمتش لرزه فتاده
بزاری آمدم آن دم چنانی

اس کی عظمت دیکھ کر میرے اوپر لرزہ طاری ہو گیا اور میں اسی وقت آہ و زاری کرنے لگا۔

همان دم در دلم آمد تصور
که ای گر سر دهی اندر جهانی

اسی وقت میرے دل میں خیال آیا کہ اے آشکارا اگر اس دنیا میں سر دے دے گا۔

تو آن باشی تو آن باشی تو باشی
بپایش سر نهادم آن زمانی

تو تو وہی ہوگا، وہی ہوگا، وہی ہوگا۔ یہ خیال آتے ہی میں نے اسی وقت اپنا سر اس کے قدموں میں ڈال دیا۔

بزد شمشیر گردم نیم بسمل
بگفتا خواست بودی تحرز جانی

تلوار ماری اور نیم بسمل کر دیا اور کہنے لگا کہ جان کی امان چاہتا تھا۔

اگر انکار آن دم تو بکردی
بران دم تیغ بر سر تو برانی

اگر تو اس وقت انکار کرتا تو تیرے سر پر تلوار چلا دیتا۔

تو من بودیم من تو لا شکی بود
ولی افتاده بودی در گمانی

تو میں تھا اور میں تو تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن تو گمان میں پڑا ہوا تھا۔

کنون شمشیر جاری گشت بر تو
نمی باشی تو هم از فاسقانی

اب تیرے اوپر تلوار کا وار ہو چکا ہے اب تو منکرین کے گروہ میں سے نہیں ہوگا۔

اگر سر تو جدا از جسم باشد
پس انگه رحم شد بر تو شهانی

اگر تیرا سر جسم سے علیحدہ ہو جائے تو تیرے اوپر شاہانہ شفقت ہو سکتی ہے۔

چو کردی سر ظاهر آشکارا
ولی از رمز منطق صد زبانی

اے آشکارا! تم نے راز ظاہر کر دیا لیکن ایسی رمز کے ساتھ جو "منطق صد زبانی" سو زبانوں سے بولتا ہے، کی مثال ہے۔

اردو ترجمہ

عشق بی نام و نشانست تو خود میدانی
ذات آن عین عیانست تو خود میدانی

عشق بے نام و نشاں ہے تو خود بھی جانتا ہے اس کا وجود ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے تو خود بھی جانتا ہے۔

عاشقان رقص کنان بر در تو مخمور اند
گریہ و نالہ فغانست تو خود میدانی

عشاق تیرے دروازے پر خمار کے عالم میں وجد کر رہے ہیں اور آہ و فغاں اور فریاد میں مصروف ہیں تو خود بھی جانتا ہے۔

اندرین درد و فراقت عمرم میگذرد
این عیان را چہ بیانست تو خود میدانی

میری عمر تیرے درد فراق میں گزر رہی ہے یہ ایسی صاف بات ہے جسے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو خود بھی جانتا ہے

زیستن جز تو درین عالم دشوار بسی ست
حالتم بین کہ چہ سانست تو خود میدانی

اس دنیا میں تیرے بغیر جینا بہت ہی مشکل ہے میرا حال دیکھ کیسا ہے تو خود بھی جانتا ہے۔

آشکار ست کہن سال بدانی صنما
در خیال تو جوانست تو خود میدانی

اے محبوب! آشکار عمر کے لحاظ سے تو بوڑھا ہے لیکن تیرے تصور کی بدولت جوان ہے تو خود بھی جانتا ہے

اردو ترجمہ

گرد و غبار از خود در کش تو نور حقی
خود را نہ غیر دانی عین ظہور حقی

اپنے اوپر سے یہ گرد و غبار ہٹا دے تو خدائی نور ہے۔ اپنے آپ کو غیر نہ سمجھ تو ہو بہو خدا کا مظہر ہے۔

بیرون و درون لوشد از عرش تا ثری ہم
آری یقین اینجا بانی حضور حقی

اندر باہر اور عرش سے لے کر زمین کے نچلے تہہ تک وہی ہے۔ بیشک یہ یقینی بات ہے کہ تو اس دنیا ہی میں خدا کے حضور میں ہے۔

بشناس خویشتن را ہرگز نہ تو دیگر
انداخت در دو عالم عشق فتور حقی

اپنے آپ کو پہچان تو غیر نہیں ہے۔ سچ مچ عشق نے دونوں جہاں میں فتور ڈال دیا ہے۔

آنکس بیان کردہ در پہلوی زبانی
دیگر مدان تو او را باشد شعور حقی

اس شخص نے پہلوی زبان بیان کی ہے تم اسے غیر نہ سمجھو یہ صحیح بات ہے۔ (یہ اشارہ غالباً خواجہ ذبیح الدین کی جانب ہے)

حبل الورید گفتہ ای آشکار بشنو
اقرب الیہ باشد از تو نہ دور حقی

اے آشکار! سن اس نے حبل الورید کہا ہے، وہ اقرب الیہ شہ رگ سے قریب تر ہے اور سچ مچ دور نہیں ہے

اردو ترجمہ

از پردہ رو کشیدہ بہ بازار آمدی
ہر کوچہ بکوچہ سیار آمدی

اے محبوب! تو پردہ سے رخ انور باہر نکال کر بازار میں آگیا ہے اور گلی گلی میں سیر کرتا پھر رہا ہے۔

در مظہرِ حلاج عجب نعرہ زدی
باما بگو برای چہ بردار آمدی

حلاج کی صورت میں جلوہ گر ہو کر عجب نعرہ لگایا۔ مجھے بتا کر سولی پر کس لیے چڑھا تھا۔

ای مرغ ہدہد سلیمان باز گو
کز ملک دیگری تو خبردار آمدی

اے ہدہد! سلیمان علیہ السلام کو پھر بتانے کہ تو ایک دوسرے ملک کی خبر لے آیا ہے۔

یوسف شدہ زچاہ برون کردہ ظہور
گشتے عزیز باز خریدار آمدی

یوسف بن کر کنویں سے ظہور پذیر ہوا۔ پھر عزیز مصر بن کر خریدار ہو گیا۔

مستانہ وار گشتہ زلیخا بشہر مصر
بودہ نہ دیگری د خود تقرار آمدی

مستوں کی طرح زلیخا بن کر شہر مصر میں پھرا۔ وہ کوئی اور نہیں تھا تو خود ہی تھا۔

از خانہ خمار چشیدی چہ لذتی
صنعان شدہ بزیر زنار آمدی

مے فروش کے گھر (میخانہ) سے کیسی لذت چکھی کہ صنعاں بن کر زنار پہن لیا۔

بوی یگانگی ز زلف آشکار باشد
خوشبو گرفت جان ز عطار آمدی

زلفوں سے یگانگی کی بو آئی اور جان تک پہنچ گئی اور تو عطار کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ (شیخ فریدالدین عطار)

اردو ترجمہ

من مست شدم ز مست جامی
دانم نہ حلال نی حرامی

میں ایک پیالے سے مست ہو گیا۔ اب نہ حلال کو جانتا ہوں نہ حرام کو۔

مارا نہ خبر ز کفر و اسلام
از مسجد و خانقہ سلامی

مجھے کفر اور اسلام کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ مسجد اور خانقاہ کو میرا سلام ہے۔

جائی کہ دران فتادہ ام من
آنجا نہ صبوح نیست شامی

میں ہمیشہ ایسی نماز میں مشغول رہتا ہوں جس میں نہ سجدہ ہے نہ قیام ہے۔

مارا چو کہ دائمون صلوٰۃ است
ندری تسجود نی قیامی

مجھے جس مقام پہ ہوں وہاں نہ صبح ہے نہ شام ہے۔

سرمست شدی تو آشکارا
پس خواجہ بباش نی غلامی

اے آشکارا تو سرمست ہے، پھر تجھے آقا ہونا چاہیے نہ غلام۔

اردو ترجمہ

این جسم طلسماتست ای دل تو اگر دانی
این خانہ خیالاتست ای دل تو اگر دانی

از خویش نمی‌گویم این سرِّ حقیقت را
او خود بمقالاتست ای دل تو اگر دانی

بگذر ز ورعِ زاہد خذ راہ محبت را
این راہ کمالاتست ای دل تو اگر دانی

گفتہ است وہو معکم پس دور چرا دانی
دائم کہ وصالاتست ای دل تو اگر دانی

اشکار گہی یارم آید بجمالاتی
گاہی بجلالاتست ای دل تو اگر دانی

اے دل! تو اگر سمجھے تو یہ جسم ایک طلسم ہے۔ اے دل! تو اگر سمجھے تو یہ خیالات کا مرکز ہے۔

یہ راز جو ایک حقیقت ہے میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ وہ خود بیان کر رہا ہے اے دل! تو اگر سمجھے۔

زاہدوں کی پارسائی کو ترک کر اور محبت کی راہ کو اختیار کر۔ کمالیت کی راہ یہی ہے اے دل! تو اگر سمجھے۔

اس نے خود ہی "وہو معکم" (وہ تمہارے ساتھ ہے) فرمایا ہے پھر تو اسے دور کیوں سمجھتا ہے، تجھے معلوم ہے کہ وہ ہمیشہ ہم سے قریب ہے اے دل! تو اگر سمجھے۔

اے اشکار! میرا محبوب کبھی جمالی بن کر جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی جلالی بن کر۔ اے دل! تو اگر سمجھے۔

اگر عرب و عجم گردی چہ کردی
حکایت ہای آوردی چہ کردی

بسی اسباب دنیا جمع کردی
چہ کوی مرد آن فردی چہ کردی

نرفتی در پی ہمعاشقان تو
بغیر عشق حق مردی چہ کردی

شب و روز خیال تو بعشرت
گذشتہ عمر بیہودی چہ کردی

درون دل تو نباشد ذرۂ درد
اگرچہ صاحب دردی چہ کردی

رہا کن سر براہِ جان جانان
نگشتہ از تو آن مردی چہ کردی

زیک کشور بسوی ملک دیگر
تحائفہای خوش بردی چہ کردی

فزودی در غذا بس خویشتن را
بلند تہای پروردی چہ کردی

نشناسی تو خود را آشکارا
کہ خشک نان جوی خوردی چہ کردی

اردو ترجمہ

تم نے اگر عرب اور عجم گھوم پھر کر دیکھا تو کیا کیا۔ وہاں سے قصے کہانیاں لے کر آیا تو کیا کیا۔

تم نے دنیوی ساماں اسباب بڑی مقدار میں جمع کیا اور اس کو (دنیوی دولت) کا بے نظیر مرد بنا تو کیا کیا

تو عشاق کے پیچھے نہیں گیا تو نے عشق کے بغیر مرد بنا تو کیا کیا۔

دن رات تیرا دھیان عیش و عشرت میں ہے اور تیری عمر اس بے ہودگی کے ساتھ گزر گئی تو نے کیا کیا۔

تیرے دل کے اندر اس درد عشق کا ایک ذرہ بھی نہیں ہے تو صاحب درد بنا تو کیا کیا۔

اپنا سر محبوب کی راہ میں نثار کر، اگر تجھ سے یہ مردانگی نہیں ہوئی تو کیا کیا۔

ایک ملک سے دوسرے ملک میں اچھے اچھے تحفے لے گیا تو کیا کیا

اپنے آپ کو اچھی غذا کی کوشش میں موٹا کر دیا۔ لذیذ کھانوں سے اپنی پرورش کی تو کیا کیا۔

اے اشکار! تو اگر اپنے آپ کو پہچان نہیں سکا اور جو کی خشک روٹی کھائی تو کیا کیا۔

اردو ترجمہ

ای دلا! یکبارگی گر تو پیچ راه یافتستی
پس یقین نزدیک تر آن بارگاه یافتستی

اے دل! اگر تو نے اس راستہ کا موڑ ایک بار پا لیا، تو یقین کر وہ بارگاہ بھی جلد تو پا لے گا۔

پیچ راهش این بود بودن تو آن بودن خدا است
تا ازین یک مشت خاک بادشاه یافتستی

اس کی راہ کا موڑ یہ ہے کہ تیرا وجود خدا کے وجود کی دلیل ہے اور اس مشتِ خاک (جسم) سے تو اس بادشاہ تک رسائی حاصل کرے گا۔

نیست حاجی دو گواهان در مکان توحید او
رهبر تو آمده چون یک گواه یافتستی

اس کی توحید کے مقام پر دو گواہوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تجھے ایک گواہ مل گیا (یعنی مرشدِ کامل) تو راہ تیرے سامنے ہے۔

خویش را شناس تا رسته شوی از ما و من
شاه شاهان میشوی تاج و کلاه یافتستی

اپنے آپ کو پہچان تو خودی کی قید سے رہائی حاصل کرے، شاہوں کا شاہ بن جائے گا اور تاج پہن لے گا۔

گر وجود خویش را فانی کنی جانان شوی
آشکارا در دو عالم عز و جاه یافتستی

تو اگر اپنے وجود کو فنا کر دے گا تو محبوب بن جائے گا اور اے آشکار! دونوں جہاں عزت و عظمت حاصل کرے گا۔

اردو ترجمہ

در پیچ زلف یار گرفتار گر شوی
از قید ما و من مقرر بدر شوی

تو اگر محبوب کی زلفوں کی پیچ میں گرفتار ہو گا تو یقیناً خودی سے آزاد ہو جائے گا۔

از خود گذر کنی بمیان خویشتن میار
ای دل ازین حقیقت پس باخبر شوی

اپنے آپ سے دستبردار ہو جا اور اپنے کو بیچ میں مت لا۔ اے دل! اس حقیقت سے آگاہ ہو جا۔

بشناس خویشتن را تا کیست چیستی
در راه رهروان ز همه بیشتر شوی

اپنے آپ کو پہچان کہ تو کون ہے اور کیا ہے پھر تمام سالکوں سے رتبہ میں بڑھ جائے گا۔

گر عاشقی ز درد و غمش ناله ها مکن
از بهر یار روز و شبان منتظر شوی

تو اگر عاشق صادق ہے تو اس کے درد و غم میں آہ و زاری نہ کر اور دن رات محبوب کے انتظار میں رہ۔

این حال عاشقی بود از درد آشکار
جز عشق هیچ نیست اگر معتبر شوی

اے آشکار! عاشق کا یہ حال درد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر اعتبار کرے تو عشق کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔

اردو ترجمہ

این یار تو آشفتہ تر یک بار ما را ساختی
اندر طریق وحدتم ہشیار ما را ساختی

از دین و از دنیای تو ز ایمان و از عقبای تو
از جنت الماوای تو بیزار ما را ساختی

ہرگز نہ من دیندارم از ہر ہمہ بیزارم
بیحد اندر ملحدی اظہار ما را ساختی

پوشیدہ رخ تو چرا ای عاشقان دلربا
از خواب غفلت چون مرا بیدار ما را ساختی

در ہر مظاہر سیر تو واحد احد باشی تو در
گویندہ تو شنوندہ تو آشکار ما را ساختی

اے محبوب! تم نے مجھے ایک بار مفتون کر دیا اور وحدت کے طریقہ میں باخبر بنا دیا۔

مجھے دین اور دنیا سے اور ایمان اور عقبی سے اور جنت الماوی سے بھی بیزار کر دیا۔

میں دین دار بالکل نہیں ہوں اور تمام باتوں سے بیزار ہوں۔ تم نے مجھے بے دینی میں مشہور کر دیا۔

اے عشاق کے ہما! تم نے اپنا رخ انور کیوں چھپایا ہے جبکہ تم نے مجھے خواب غفلت سے بیدار بھی کر دیا۔

سیر کے ہر منظر میں (تمام صورتوں اور شکلوں میں) تو ایک ہی ہے اور محض ایک بولنے والا بھی تو ہے اور سننے والا بھی تو اور آشکار! مجھے بنا دیا (آشکار کے پردہ میں تو بول اور سن رہا ہے)

اردو ترجمہ

ای دلا با یار ہمدم آشنائی میکنی
در دو عالم کن یقین تا بادشاہی میکنی

میشود در پیش سلطان ہم وزیری رتبہ ات
چون درین شطرنج بازی پیادہ پائی میکنی

رند عاشق مست باشی بگذری از قیل و قال
اندرین عالم چرا این پارسائی میکنی

از یکی دانستنی صاحب حقیقت می شوی
گر تو گوشہ گیر از ما و شمائی میکنی

ای بجز درد و نباشد ہیچ راہ آشکار
گرچہ اندر کشف ہم سیر سمائی میکنی

اے دل! تو محبوب ہمدم کے ساتھ محبت کرتا ہے، یقین کر کہ تو دونوں جہاں کی بادشاہی کرتا ہے۔

تو اگر شطرنج کے اس کھیل میں پیادہ بنتا تو بادشاہ کے سامنے تجھے وزیر کا درجہ ملے گا۔

باتوں کو چھوڑ دے اور رند مست اور عاشق بن۔ اس عالم میں یہ پارسائی کیوں کرتا ہے (یعنی رندی اور پارسائی کا آپس میں کیوں تعلق نہیں ہے)

وحدت پر یقین رکھنے سے صاحب حقیقت بن جائے گا۔ بشرطیکہ "ما و شما" کو ترک کر دے

اے آشکار! درد عشق کے بغیر کوئی راستہ نہیں ہے خواہ کشف کی وجہ سے نو آسمانوں کی سیر کرے۔

ای درین قالب تو از بہر تماشا آمدی
حسن خود بینندہ خود بادشاہا آمدی

گاہ در زی گدائی گاہ اطلس پوش شاہ
گاہ چاکر گاہ بندہ گاہ مولا آمدی

من درین عبرت فتادم بادشہ شد پاسبان
ہم بدشت کربلا خود باز شہدا آمدی

گاہ گشتی مصطفےٰ و مرتضیٰ حسن و حسین
گاہ سائر بر زمین شد گاہ بالا آمدی

گاہ اندر خامشی و گاہ در جوش و خروش
گاہ اندر برقع پوشی گاہ پیدا آمدی

گاہ بیخود گاہ باخود با ہمہ گہ بی ہمہ
در لباس احمدی خود آشکارا آمدی

اردو ترجمہ

اے محبوب! اس قالب میں تو نظارہ کے واسطے آیا ہے تو فقط اپنے حسن کا نظارہ کرنے کے واسطے انسانی صورت لے کر آیا ہے ورنہ تو تو خود بادشاہ حقیقی ہے۔

کبھی فقیروں کی گدڑی میں اور کبھی شاہانہ خلعت میں، کبھی نوکر، کبھی غلام اور کبھی آقا بن کر آتا ہے۔

میں اس عبرت میں ہوں کہ بادشاہ تو کیا بنا ہے اور پھر دشت کربلا شہیدوں کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

کبھی مصطفیٰ اور مرتضیٰ بنتا ہے اور کبھی حسن اور حسین، کبھی زمین پر سیر کرتا ہے اور کبھی آسمان پہ ہوتا ہے۔

کبھی خاموش رہتا ہے اور کبھی جوش و خروش میں ہوتا ہے، کبھی پردہ میں ہوتا ہے اور کبھی بے نقاب ہوتا ہے۔

کبھی خودی میں اور کبھی بے خودی میں کبھی سب کے ساتھ اور کبھی سب سے الگ، اور کبھی احمد (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم) کے لباس میں آشکار بن کر

اگر تو از خودی رستی بادشہ باشی
دگر تو باخودی ماندی بسی تبہ باشی

چو در مظہر خاکی شناختی خود را
شدی تو خواجہ ولی بندہ بارگہ باشی

پس از شناس اگر بندہ بارگہ نشوی
گواہ ہر دو جہانند کہ روسیہ باشی

اگر بخواہی آن درجہ بقا باللہ
بکوچہ شہر مدینہ تو خاک رہ باشی

گر آشکارا بدل تست درد دادہ
مبارکست ترا از جہان شہ باشی

اردو ترجمہ

تو اگر خودی کو ترک کرے گا تو بادشاہ ہو جائے گا اور خودی نہیں چھوڑے گا تو تباہ ہو جائے گا۔

تو جب اس جسم خاکی میں اپنے آپ کو پہچان لے گا تو آقا بن جائے گا، لیکن تو پھر بھی بندۂ بارگاہ بن کر رہنا۔

عرفان حاصل کرنے کے بعد اگر بندۂ بارگاہ نہیں بنے گا تو روسیاہ ہو جائے گا اور اس پر تیری روسیاہی پر دونوں جہان گواہی دیں گے۔

تو اگر بقا باللہ کے درجہ کا طلب گار ہے تو مدینہ کی گلیوں کی خاک بن جا۔

اے آشکارا! اگر تیرے دل میں درد ہے تو تجھے مبارک ہو تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

ای مرغ که از آشیان پریدی
از قسمت آب دانہ چیدی

آن حرف بکن تو باز پرواز
که این جا بس رنجها کشیدی

فاحببت فتادان اعرف
صد پرده رازها دریدی

آن دانه درد پر غم آلود
خوردی که درین مکان رسیدی

بودی تو بسیر لامکانی
امروز بکوچها دویدی

صد گونه هزار نوع لذات
که از شیرین و از تلخی چشیدی

آگاه شدی چو آشکارا
دل کز دو جهان طمع بریدی

اردو ترجمہ

اے پرندے! تو اپنے آشیانے
سے اڑ کر آیا اور جو آب و دانہ تیری
قسمت میں تھا وہ چگ لیا۔
اب پھر اسی طرف پرواز کر جہاں
سے آیا تھا کیونکہ تم نے یہاں بہت
تکلیفیں برداشت کی ہیں۔
"فَاَحْبَبْتُہٗ اِنْ اُعْرَفَ" (اس
نے پہچان لیا تو میں اسے اپنا محبوب
بناؤں گا) کی بنا پر تم نے رازِ سربستہ
کے سینکڑوں پردے چاک کر دیے۔
وہ درد و غم سے بھرپور دانہ کھا
کر تو اس مکان (دنیا) میں پہنچا۔
تو کبھی لامکاں کی سیر میں مصروف
تھا۔ اب گلی کوچے میں دوڑتا پھر رہا
ہے۔
سینکڑوں اور ہزاروں قسم کے
ذائقے تم نے چکھے جو میٹھے بھی تھے
اور کڑوے بھی۔
اے آشکارا! جب تو حقیقت
حال سے آگاہ ہوا تو دونوں جہاں سے
امید منقطع کر لی۔

ای یار طبیب تو کجائے
زدی تو لبا دم آشنائی

این عرض کنم بحضرت تو
از مرض منی و ما رهائی

قربان کنیم جان و تن را
در خانه ما غریب آئی

در مرض دوئی فتاده ام من
از یک دانی او بکن دوائی

ای عشق تو حاذق حکیم ست
برہاند ز آشکارا مرض مائی

اردو ترجمہ

اے میرے دوست طبیب!
تو کہاں ہے۔ تم نے تو میری دوستی کا
دم بھرا تھا۔
میں تیرے حضور میں یہ عرض کرتا
ہوں کہ مجھے خودی کی بیماری سے نجات
دلا دے۔
میں جسم اور جاں قربان کروں گا
اگر تم میرے غریب خانہ پر آؤ گے۔
میں دوئی کے مرض میں مبتلا ہوں
تم توحید الٰہی سے اس کا علاج کرو۔
اے عشق! تو حکیم حاذق ہے۔
آشکارا کو خودی کے مرض سے رہائی
دلا دے۔

○

اردو ترجمہ

ای کہ مغرور گر تو باخویشی
نزد آن عارفان بد کیشی

تو اگر مغروری کرے گا تو اہل معرفت کے نزدیک بدخواہ بد مذہب سمجھا جائے گا۔

گر تو اندر میان خود آئی
از تو درست اسم درویشی

تو اگر اپنے آپ کو بیچ میں لائے گا تو تجھے درویش کہلانے کا حق نہیں رہے گا۔

چشم عبرت کشا بعالم بین
خطرہ از دل بکش زکم و بیشی

دنیا میں آنکھ کھول کر دیکھ اور کمی اور زیادتی کا اندیشہ دل سے نکال دے

این حقیقت ترا اثر نکند
چون کہ ہستی تو ساکن بیشی

یہ حقیقت تجھ پر اثر نہیں کرے گی کیونکہ تو جنگل کا رہنے والا ہے۔

آشکارا بیا بصف مردان
گر درین راہ راست دل ریشی

اے آشکارا اس راہ راست (عشق) میں تو اگر زخم خوردہ دل رکھتا ہے تو مردوں کی صف میں آجا۔

○

اردو ترجمہ

گر ز میخانہ بادہ می نوشی
صبر بہتر بود بمدہوشی

تو اگر میخانہ میں شراب پیتا ہے تو مدہوشی کی کیفیت میں صبر بہتر ہے۔

نیک و بد را بہ بحر وحدت زن
گر لباس تو فقیری پوشی

نیک اور بد کو وحدت کے سمندر میں ڈال دے، تو اگر فقیرانہ لباس پہنتا ہے۔

خویشتن را اگر تو محو کنی
پس کہ با یار خود ہم آغوشی

تو اگر اپنے آپ کو محو کرے تو پھر اپنے محبوب سے ہم آغوش ہو جائے گا۔

قصہ افسانہ غیر را بگذار
گر تو در راہ حق ہمی کوشی

تو اگر حق کی جستجو میں ہے تو غیر کی باتیں ترک کر دے۔

آشکارا بباش دیوانہ
مہر بر لب بزن بخاموشی

اے آشکارا دیوانہ ہو جا اور ہونٹوں پر خاموشی کی مہر لگا دے۔

ای در چه هوای دل تو گشتی
بر تو نرسید حال مستی

داری بنگاه خویش را چون
مشغول شدی بخود پرستی

بیرون بکشی خیال مائی
ماندی تو که مبتلا به هستی

سرش بتو آشکار گردد
کز ما و منی چو در گذشتی

در باغ وجود کن تماشا
سو کعبه چه شد اگر نرفتی

گردد سر فاش آشکارا
از هر دو جهان چو دست شستی

اردو ترجمہ

اے دل! تو کس خیال میں ہے۔
(شاید) تجھ پر وجد اور مستی کی کیفیت طاری نہیں ہوئی۔

تو جب اپنی نگہداشت کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تو خود پرستی میں مشغول ہو گیا ہے۔

خودی کے خیال کو نکال دے تو اپنی ہستی میں مبتلا ہو گیا ہے۔

تو جب خودی کو ترک کرے گا تو اس کے اسرار تجھ پر منکشف ہوں گے۔

اپنے وجود کے باغ کی سیر کر۔ کیا ہوا اگر تو کعبہ میں نہیں گیا۔

اے آشکار! اس کا راز اس وقت ظاہر ہو گا۔ جب تو دونوں جہاں سے ہاتھ دھو لے گا۔

اول از خود دست چون برداشتی
کن یقین کز هر همه برخاستی

تو نبودی بلکه غم خور بوداو
خویشتن را آنچه می پنداشتی

چون باین پایه رسیدی حق شدی
پس علم منصور را افراختی

جامی اندر تحفة الاحرار گفت
کز گذشتن خود خدا را یافتی

آفرین بادا بتو بس آشکارا
که آمدی زانسوی آنسو تاختی

اردو ترجمہ

تو جب پہلے اپنے آپ سے دست بردار ہو گیا تو یقین کر کہ ہر چیز سے بلند ہو گیا (بالا تعلق ہو گیا)۔

تم نے اپنے متعلق سمجھ رکھا کہ یہ میں ہوں۔ تو نہیں تھا وہ غمخوار تھا۔

تو جب اس درجہ کو پہنچا تو حق (خود خدا) ہو گیا پھر منصوری علم بلند کر دیا۔

مولانا عبدالرحمن جامی نے تحفۃ الاسرار میں کہا ہے کہ "اپنے آپ سے گزر جانے کے بعد خدا کو حاصل کیا۔"

اے آشکار! تم پیدا نہیں ہوئے جدھر سے آیا تھا پھر ادھر کو واپس دوڑتا ہوا چلا گیا۔

ای مرغ تو آشیانی
پرواز کننده لامکانی

بشکسته بال و پر مگر تو
اینجا بچرا چو لنگ مانی

زانجا که تو آمدی ہمیں جا
نه یاد ترا از و نشانی

در دام صیاد چون فتادی
سیار بودی سبع سمانی

بودی تو کجا کنون کجائی
آن مرتبه خویشتن ندانی

پس یاد کنی مکان اصلی
اُفتی تو چرا به بدگمانی
رخ سوی بقا کن آشکارا
رو باز ازین سرای فانی

اردو ترجمہ

اے پرندے تو آشیانہ ہے
جس میں رہنے والا پرندہ نہیں ہے بلکہ لامکان
کی جانب اڑنے والا پرندہ ہے۔

تیرے بال و پر اگرچہ ٹوٹ چکے ہیں
لیکن تو یہاں لنگڑا ہو کر کیوں بیٹھ
گیا ہے۔

تو جہاں سے آیا ہے وہاں کی
کوئی بات اور کوئی نشانی یہاں رہنے
سے تجھے یاد نہیں رہی۔

تو صیاد کے دام میں کیوں پھنس
گیا۔ تو تو سات آسمانوں کی سیر کرنے
والا تھا۔

تو پہلے کہاں تھا اور اب کہاں
ہے تو نے وہ اپنا درجہ فراموش
ہو گیا ہے۔

تو اپنا اصل وطن یاد کر اور شک و
شبہہ میں نہ رہ۔

اے آشکارا! عالم بقا کی جانب
رخ کر اور اس سرائے فانی سے واپس
چلا جا۔

مرا خوشتر بود حال فقیری
نمیخواہم وزیری و امیری

کنی آگه دلم را ستر توحید
بایں بیچاره آمد وقت پیری

جہان این ست موجا موج دریا
بفضل خویش شاہا دستگیری

که پوشانیده آن روز دلقم
خیالم نیست بر اطلس حریری

مده دیگر طرف رو آشکارا
بزلف خویش کن مارا اسیری

اردو ترجمہ

مجھے فقیرانہ حال پسند ہے۔ میں
وزیری اور امیری نہیں چاہتا۔

میرے دل کو توحید کے راستے
باخبر کر دے۔ اب اس بیچارہ کے
بڑھاپے کے دن آ گئے ہیں۔

یہ دنیا ایک پُر موج اور پُر شور
دریا ہے۔ اے شہنشاہ! اپنے لطف و
کرم سے میری دستگیری فرما۔

جس دن سے تم نے مجھے خرقہ
(گدڑی) پہنایا ہے اس دن سے مجھے
کبھی ریشم پہننے کا خیال نہیں آیا۔

اے آشکارا! دوسری طرف رخ
نہ کر اے محبوب! مجھے اپنی زلفوں کا
اسیر بنا دے۔

اردو ترجمہ

انچہ با دیدہا ہمی بینی
کن یقین آن خدا ہمی بینی

تو اپنی آنکھوں سے جو کچھ بھی دیکھتا ہے، یقین کر کر تو خود خدا ہی کو دیکھ رہا ہے۔

نشود حاصلت مکان توحید
گر عدو آشنا ہمی بینی

تجھے مقام وحدت کبھی بھی حاصل نہیں ہو گا اگر تو دوست کو دشمن کی نظر سے دیکھے گا۔

ہیچ شئ نیست جز معیت حق
اشیا عینہا ہمی بینی

کوئی بھی چیز حق کے بغیر اور حق کی موجودگی اور معیت کے بغیر نہیں ہے۔ تو اشیا کا عین دیکھ رہا ہے

آگہی از کجا تو می یابی
تا کہ ما و شما ہمی بینی

تو جب تک "ما و شما" دیکھتا ہے گا۔ آگاہی حاصل نہیں کر سکے گا۔

چون تو گوئی کہ دوست پنہان ست
یار را جا بجا ہمی بینی

تو کس طرح کہتا ہے کہ محبوب پوشیدہ ہے، جبکہ اس کو ہر جگہ اور ہر مقام پر دیکھ رہا ہے۔

ہی قدر قربتش نمیدانی
دمبدم دائما ہمی بینی

افسوس کہ تو اس کی قربت کو نہیں جانتا، حالانکہ ہمیشہ اور ہر وقت اس کو دیکھتا رہتا ہے۔

آشکارا تو درمیان نہ
با تو او سر دپا ہمی بینی

اے آشکارا تو درمیان میں نہیں ہے۔ وہ تیرے ساتھ ہے اور تو اس کا سراپا دیکھ رہا ہے۔

اردو ترجمہ

دلا بورد وظائف چرا کہ می مانی
مگر چو طفل بباشی وباد تا خوانی

اے دل! تو اوراد و وظائف میں کیوں مشغول رہتا ہے۔ شاید تو بچے کی طرح وظائف پڑھتا ہے۔

اگرچہ کشف و کرامت بکسب حاصل شد
بغیر درد ہمہ ہیچ نیست گردانی

اگرچہ کشف اور کرامت محنت سے حاصل ہوئے لیکن اگر تو سمجھے تو درد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔

اشارتیست کہ فرمودہ است پیغمبر
نہ آگہ است ترا از رموز من رانی

یہ ایک اشارہ ہے جو حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تجھے "من رانی" کے راز کا پتہ نہیں ہے۔

ہوای کعبہ ندارم نہ خیال بتخانہ
نہ کفر ماند ہمیں جا نہ رہ مسلمانی

میں نہ کعبہ کی خواہش رکھتا ہوں نہ بت خانہ کی، یہاں نہ کفر باقی ہے نہ مسلمانی کے لئے کوئی راستہ بچا ہے۔

خیال خاطر نبو دلقا قم و سنجاب
کلاہ یک تہ بر سر چو تاج سلطانی

میرے دل میں سمور اور قراقلی کا کوئی خیال نہیں ہے۔ میرے سر پر ایک معمولی اور یک تہی ٹوپی ہے جو تاج سلطانی کی طرح ہے۔

کہ عشق کار بما کرد آشکارا بین
درون دل بنہادہ است داغ صنعانی

اے آشکارا! دیکھ عشق نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔ دل کے اندر شیخ صنعان والا داغ رکھ دیا ہے۔

اردو ترجمہ

ما راست نصیب عشق و مستی
ای زاہد با تو باد ہستی

میرے نصیب میں عشق اور سرمستی ہے۔ اے زاہد! تجھے تیری ہستی مبارک ہو۔

ما سیر کنان بکوچہ و بازار
در حجرۂ تو روز و شب نشستی

میں گلی کوچہ اور بازار کی سیر کرتا ہوں، تو دن رات حجرہ میں بیٹھا رہتا ہے۔

از کنج خودی شوی تو بیرون
بر کذب چرا کمر تو بستی

خودی کے گوشہ سے نکل کر باہر آجا۔ جھوٹ پر کیوں کمر باندھی ہے۔

بر گیر رہ شراب خانہ
از یک قدحش تو مست گشتی

شراب خانہ کا راستہ لے۔ ایک پیالہ سے مست ہو جائے گا۔

آن پیالہ شراب آشکارا
می نوش زاین و آن برستی

اے آشکار! اس شراب کا ایک پیالہ پی لے اور اس سے اور اُس سے آزاد ہو جا۔

از خود اگر برستی کاؤس کیقبادی
بردار خیال ز آب و خاکی و نار بادی
در بحر وحدت او گم گشت جسم و جانم
صد موجہای حیرت خیزد ہم زوادی
ہر سخن او بگوید از خود بخویش بشنود
خواندی تو د ہو معکم پس تو چون فتادی
گردن بزن تو ولی را اگر یار آشنا شد
از خیال غیر رستی دل را با وجود دادی
بودی مدام ای دل در عیش و عشرت آنجا
صد رنجہا کشیدی اینجا چو پا نہادی
جز حق دگر نباشد سار سیت این حقیقت
پس آشکار بشنو ہر سو بسو منادی

اردو ترجمہ

تو اگر اپنے آپ سے آزاد ہوا تو کاؤس اور کیقباد ہے۔ اربع عناصر (مادیت) سے اپنا دھیان ہٹائے۔

دریائے وحدت میں میرے جسم اور جان غرق ہو گئے۔ اب تو وادی رسیلاب کا رہگذر، اسے بھی حیرت کی سینکڑوں موجیں اٹھ رہی ہیں۔

ہر بات کہتا بھی وہی ہے۔ اور سنتا بھی خود وہی ہے۔ تم نے "وَھُوَ مَعَکُمْ" پڑھ لیا ہے پھر دور کیوں پڑا ہے۔

اگر محبوب تیرا دوست بن گیا ہے تو غیریت کی گردن کاٹ دے۔ جب تم نے اپنا دل اس کو دے دیا تو غیر کے خیال سے آزاد ہو گیا۔

اے دل! تو وہاں (لامکان میں) ہمیشہ عیش و عشرت میں رہتا تھا یہاں جب سے تم نے قدم رکھا ہے سینکڑوں تکلیفیں اٹھائی ہیں۔

حق کے بغیر اور کوئی نہیں ہے اور یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے پھر اے آشکار! سن اور اس حقیقت کا ہر جگہ اور ہر جانب اعلان کر دے۔

❖

اردو ترجمہ

مستی ہتو بیاید بگذر ز قید ہستی
رفتی ز خویشتن چون پس با خدا نشستی

تو خودی کی قید سے چھٹکارا حاصل کرلے تو تجھ میں مستی پیدا ہوگی تو جب اپنے آپ سے دست بردار ہوگا تو خدا کا تقرب حاصل کریگا۔

در بحر غرق سازی این دائرہ دوئی را
گفتی کہ توبہ کردم از خیال خود پرستی

دوئی کے دائرہ کو دریا میں غرق کردے اور اقرار کر کہ تم نے خود پرستی کے خیال سے توبہ کرلی۔

سر دہ براہ جانان خود درمیان نیاری
جستی چو راہ حق را از خود چو دست شستی

محبوب کی راہ میں اپنا سر قربان کردے اور اپنے آپ کو بیچ میں مت لا۔ جب تو اپنے آپ سے ہاتھ دھو دے گا تو راہ حق کو پالے گا۔

گر خاطرت پریشان باشد بحول و حرکت
تختی دل تو بشکن باریک راہ سختی

تیرا دل اگر واپسی اور حرکت کے لئے پریشان ہو تو دل کی تختی توڑ دے اور سختی کی راہ اختیار کر۔

رو خویش را متابی از در مغان پیری
سستی مکن تو ہرگز گر عاشق الستی

پیر مغاں کے دروازے سے اپنا منہہ نہ پھیر۔ تو اگر عاشق الست ہے تو اس میں غفلت نہ کر۔

ایمان کفر چہ باشد چہ دین ملت اینجا
رستی ز کیش و مذہب چون این کمر ببستی

ایمان اور کفر کیا ہے اور دین اور ملت کی یہاں کیا وقعت ہے جب تو کمر باندھے گا تو دین اور مذہب سے آزاد ہوگا۔

کاری بمدعایت حاصل شود ترا
پستی ست در بلندی بالا شوی ز پستی

تیرا مقصد تیری مرضی کے مطابق تجھے حاصل ہوگا۔ غرور کا نتیجہ ذلت ہے تو اس ذلت سے بالاتر ہوجا۔

بگذر ازین جدائی گر خود کنی گدائی
خوشتر زنار کفرت گر از گلو گسستی

اس جدائی (غیریت) سے آگے گذر جا، خواہ تجھے گدائی کرنا پڑے۔ بہتر ہے کہ اپنے گلے سے کفر کا زنار توڑ کر پھینک دے۔

اینجا عقل نماند چہ فہم چہ فراست
پنہاں و آشکارا حرف از سلوک گفتی

یہاں عقل، فہم اور فراست نہیں رہ سکتے۔ اے آشکارا! تم نے پوشیدہ خواہ ظاہر سلوک کی بات کی ہے۔

اردو ترجمہ

تو بہر کار با خدا باشی
نہ یک دم از او جدا باشی

تو اگر ہر کام میں خدا کو یاد کرے تو ایک گھڑی بھی اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔

نیک و بد کار با تو روی دہد
نی پشیمان نہ خوش دلا باشی

تجھے ہر قسم کے معاملات درپیش آئیں گے اچھے بھی اور برے بھی: نہ پشیمان ہونا اور نہ خوشی منانا۔

نہ بہ بد با تو شد پشیمانی
نی تو لائق ہمیں ولا باشی

اگر برے کام کی وجہ سے تجھے پشیمانی لاحق ہوئی تو تو دوستی اور محبت کے قابل نہیں ہو گا۔

در بہ نیکی شوی تو خرسند
پس نہ در مرتبہ علا باشی

اور اگر تو اچھے کام پر خوش ہو گا تو بلند درجہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ (اچھائی اور برائی سے مراد ہے نفع اور نقصان)

نیک و بد ہر دو گر بتو آید
آشکارا بہ مرحبا باشی

اگر تجھے اچھائی اور برائی پیش آئے تو اسے آشکارا مرحبا اور خوش آمدید کہنا۔

اردو ترجمہ

یار با ما واصل و من بیقرارم ہای ہای
قرب را من بعد دانم گریہ زارم ہای ہای

محبوب میرے ساتھ ہے اور میں بے قرار ہوں۔ افسوس صد افسوس۔ میں قرب کو دوری سمجھتا ہوں اور زار زار روتا ہوں۔ افسوس صد افسوس۔

ہمدم موجود باشد آنکہ در ہر کار ما
پس ندانم از چہ باعث اشکبارم ہای ہای

جو ہر وقت موجود ہے اور ہر کام میں ساتھ ہے پھر پتہ نہیں کہ میں روتا کیوں ہوں۔ افسوس صد افسوس۔

نالہا فریاد دارم روز و شب در عبرتم
نیست دیگر کس درینجا خویش یارم ہای ہای

میں آہ و فریاد کرتا رہتا ہوں اور دن رات عبرت میں ہوں۔ یہاں اور کوئی نہیں ہے میں اپنا ساتھی آپ ہوں۔ افسوس صد افسوس۔

ہو سمیع و ہو بصیر و ہو علیم و ہم کلیم
جملہ او باشد درین شکی نیارم ہای ہای

وہی سمیع و بصیر ہے اور وہی علیم اور کلیم ہے۔ سب کچھ وہی ہے اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ افسوس صد افسوس

نی مرا دیگر بدان غیر خدا من نیستم
اندرین عالم بنام آشکارم ہای ہای

مجھے غیر نہ سمجھ میں خدا کے سوا کوئی نہیں ہوں۔ میں اس دنیا میں آشکار نام رکھتا ہوں۔ افسوس صد افسوس۔

اردو ترجمہ

دوستی پیر ما بستندی
یک دم از مردمان رستندی

میرے پیر مستوں کے دوست ہیں۔ ایک گھڑی کے لیے بھی ان کو لوگوں سے فرصت نہیں ملتی۔

نی نمودند رو بہ بے دردان
طالبان را بسے بجستندی

وہ بے دردوں کی طرف توجہ نہیں کرتے جو سچے طالب ہیں، ان کو بہت تلاش کرتے ہیں۔

چون دلش موج عشق تر بزند
از سلوکِ سخن بگفتندی

جب ان کے دل میں عشق کی موج اٹھتی ہے تو سلوک کی باتیں کرتے ہیں۔

گاہ اندر رکوع سجدہ نماز
گاہ از خود بدون برفتندی

کبھی رکوع میں ہوتے ہیں کبھی نماز کے سجدہ میں کبھی بے خودی کی کیفیت میں۔

گاہ در وصل خرم و خوشنود
گاہ در درد ہجر افتندی

کبھی وصل میں خوش و خرم رہتے ہیں اور کبھی درد فراق میں مبتلا ہو جاتے ہیں

بہ مریدان مجلسش ہمہ روز
اولین پاس شب بخفتندی

دن بھر مریدوں کے ساتھ مجلس کرتے ہیں اور گوہر بے بہا پروتے رہتے ہیں (یعنی سلوک اور عرفان کے نکتے بیان فرماتے ہیں)

چون شدندی ز خویشتن بیخود
در عبادت کمر بہ بستندی

جب اپنے آپ میں رہتے اور بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے تو عبادت کے لئے کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔

ہر کہ مائل بطرف دنیا بود
آن خیال از دلش بشستندی

جو شخص دنیا کی طرف مائل ہوتا اس کے دل سے یہ خیال دھو دیتے۔

دیدہ در پای خویش کردندی
چون براہ گذر گذشتندی

جب راستے سے گذرتے تو اپنی آنکھیں نیچی رکھتے۔

ہر کہ پر درد عشق مے آمد
خوش باد دلپسند ہستندی

جب عاشق دردمندان کے پاس آتا تو خوش ہوتے اور اس کو دل سے پسند کرتے۔

آشکارا کہ چون سرود شدی
اندرون گریہ زار گشتندی

اے آشکارا جب سماع ہوتا تو زار و زار روتے۔

مستزاد

آن کیست کہ در صورت انسان بر آمد
آن عین عیان بود

از غمزہ و از ناز بجولان بر آمد
آن شاہ جہان بود

موسیٰ شد بر طور مناجات ہمے کرد
از بیخودی افزون

از خود شدہ بی سر و سامان بر آمد
این سر نہان بود

در دست یکی چوب عصا داو بہر جنگ
از قدرت و حکمت

از طرف دگر نیزہ ہزاران بر آمد
در نالہ فغان بود

در حکم یکی بود چہ دیو و چہ پری
ہم باد بفرمان

تختی بہوا نام سلیمان بر آمد
این جملۂ آن بود

بی پدر شدہ پیدا نام ست مسیحا
بر او صد تہمت طعنہ

قدوس بد از جان جانان بر آمد
سیارہ زمان بود

کرار شد خود بذو الفقار نمودار
آن غیر قتل کرد

یک سر شدہ از صف مردان بر آمد
آن پیر جہان بود

آن حسن کدام ست کہ ببازار شہر مصر
بیع کردہ بہر کس

یوسف شدہ از کشور کنعان بر آمد
عالم بہ گمان بود

خونریز شدہ خویش ببین کار چہا کرد
ہیہات صد افسوس

تا گہ شدہ غازی سر میدان بر آمد
با نام و نشان بود

از گرد تماشای چہ در صورت آدم
گہ دوست گہی دشمن

دیگہ بودہ خود خود شیطان بر آمد
دانی کہ چنان بود

بر منبچہ عاشق شدہ از خویشتن برفت
برگشتہ ز دین خود

در دین ترسا نام صنعان بر آمد
ہر دانہ زبان بود

گاہے لب بر دار زدہ نعرہ انا الحق
در مظہر منصور

ایثار نمودہ سر قربان بر آمد
او خود سلطان بود

شمس الحق تبریزی سر پای برہنہ
پر درد دل او

بکشید برون از سر سلطان بر آمد
دائم کہ ہمان بود

بیرون درون او شدہ نیست دگر کس
آشکار کجا ماند

خود جسم و خود اسم و خود جان بر آمد
این از کہ بیان بود

اردو ترجمہ

وہ کون ہے جو انسان کی صورت
میں ظہور پذیر ہوا۔
وہ خود ہی ظہور پذیر ہوا تھا۔
وہ کون ہے جو غمزہ اور ناز سے
جولان میں آیا۔
وہ خود اس کائنات کا بادشاہ تھا۔
موسیٰ بن کر کوہ طور پر مناجات
کرتا رہا۔
بے خودی میں اور بہت زیادہ۔
محویت کی کیفیت میں بے سر و
سامان آیا۔ یہ راز مخفی تھا
ہاتھ میں ایک لکڑی کا عصا لڑنے
کے واسطے دے دیا۔
اپنی قدرت اور حکمت سے

دوسری جانب سے ہزاروں نیزے
مقابلہ پر آ گئے۔
دیپر آہ و فریاد کر رہا تھا
وہ کون سا حسن تھا جو مصر کے بازار
میں۔
ہر شخص کے ہاتھ پر فروخت ہوتے گئے
یوسف بن کر کنعان سے آ گیا
ساری دنیا قیاس و گمان میں پڑ گئی
ایک کے حکم میں تھے کیا دیو اور
کیا پری۔ ہوا بھی تابع فرمان تھی
تخت ہوا میں اڑ رہا تھا، سلیمان
نام رکھ کر آیا۔ یہ سب وہی تھا۔
بغیر باپ کے پیدا ہوا اور مسیحا
نام رکھا۔

اس پر سینکڑوں تحقیں اور حسنے لگے
دراصل ذات پاک تھا محبوب بنکر آیا تھا
دنیا کی سیر کا خواہشمند تھا۔
حیدر کرار بن کر ذوالفقار کے ساتھ نمودار ہوا۔ غیروں کو قتل کیا۔
تن تنہا مردوں کی صف میں داخل ہو گیا۔ وہ دنیا کا رہبر تھا۔
تو دیکھ، خود ہی خونریز بن کر کیسا کام کیا۔ افسوس صد افسوس
پھر اچانک غازی بن کر برسر میدان آگیا۔ اور عزت اور شہرت حاصل کی۔
آدم کی صورت میں کیسا تماشہ دکھایا۔ کبھی دوست کبھی دشمن
دوسرا کوئی نہیں تھا خود ہی ابلیس بن کر آیا تھا۔
یقین کر کہ یہی بات تھی۔
آتش پرست کے لڑکے پر عاشق ہو کر آپے سے نکل گیا۔

اور دین سے پھر گیا۔
پھر عیسائیوں کا دین قبول کر کے صنعان کی صورت میں ظاہر ہوا۔
یہ بہر صورت نقصان کی بات تھی۔
کبھی سولی پر انا الحق کا نعرہ لگایا منصور کی صورت میں
ایثار سے کام لے کر سر قربان کر دیا
وہ خود بادشاہ تھا۔
شمس الحق تبریزی کو ننگے پاؤں اور دردمند دل کے ساتھ
تبریز سے نکال کر ملتان لے آیا
میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود ہی تھا۔
اندر باہر وہی ہے دوسرا کوئی نہیں ہے پھر اشکار کہاں باقی رہا
خود ہی جسم ہے خود ہی اسم اور خود ہی جان ہے۔
یہ باتیں کون بیان کر رہا ہے

آن یار کہ در صورت انسان بر آمد — شد احمد مختار
ہم صف شکن لشکر سلطان بر آمد — او حیدر کرار
در حکم ہمہ دیو پری باد چہ مرغان — تختش بہوا برد
با حشمت در نام سلیمان بر آمد — در عالم ستیار

خود بود کہ محمود ایاز خود ہم بود — تاکس نشناسد
سلطان درین حلقہ غلامان بر آمد — شد بندہ بیک بار
بر سبحہ بدل کردہ زنار ہمان کس — از دین خود برگشتہ
ترسا شد در مظہر صنعان بر آمد — خود خانۂ خمار
خود مصر عزیز خود بازار گرم کرد — خود را بفروشید
یوسف شد از کشور کنعان بر آمد — خود گشت خریدار
او بود کہ بر دار بزد نعرہ انا الحق — دانی کہ خدا بود
در صورت منصور بجولان بر آمد — سر داد بدستار
خود شیث خود نوح و خلیل خود داؤد — خود عیسیٰ مریم
خود آدم حوا خود شیطان بر آمد — خود نار و گلزار
خود بود کہ در جنگ ہمی کرد قتال — با تیغ ستمگر
بر خون زمین شد شہ مردان بر آمد — ہر کوچہ و بازار
اسکار کجا ماند ہمان جلوہ گری کرد — ہر جا بجانی بجان
خود والہ و شیدا خود حیران بر آمد — چہ مست چہ ہشیار

اردو ترجمہ

وہ محبوب جو انسان کی صورت میں جلوہ گر ہوا احمد مختار بنا
پھر لشکر کی صفیں توڑنے سلطان بن کر آیا وہ حیدر کرار تھا
دیو، پری، ہوا اور پرندے تابع فرمان تھے

اس کو تخت ہوا پر اڑائے جاتا تھا
حشمت اور دبدبہ کے ساتھ سلیمان نام رکھ کر نمودار ہوا۔
دنیا میں سیر کرنے کے لئے۔
محمود بھی خود ہی تھا اور ایاز بھی خود ہی تا کہ کوئی پہچان نہ سکے۔

بادشاہ تھا لیکن غلاموں کے حلقہ میں آگیا
اور ایک بار غلام بن گیا۔
تسبیح کو زنار سے بدل دیا۔
دین سے منحرف ہو گیا
عیسائی بن کر صنعان کے منظر میں ظہور پذیر ہوا۔
اور خود ہی نسخ وش بنا
خود ہی عزیز مصر تھا اور خود ہی بازار گرم کیا
اور اپنے آپ کو بیچ دیا
یوسف بن کر ملک کنعان سے آیا
اور خود ہی خریدار بنا
وہ وہی تھا جس نے سولی پر انا الحق کا نعرہ لگایا۔
یقین کر کہ وہ خود خدا تھا
منصور کی صورت میں پابزنجیر ہو کر آیا۔
دستار کے ساتھ سر دے دیا

خود ہی شیث تھا خود ہی نوح خود
ہی خلیل اور خود ہی داؤد
خود ہی عیسیٰ بن مریم

خود ہی آدم خود ہی حوا اور خود ہی
ابلیس بن کر آیا اور خود ہی آگ در گلزار
وہ خود ہی تھا جو میدان جنگ میں
قتال میں مصروف تھا شمشیر بے نیام کے ساتھ
زمین خون سے لالہ زار بن گئی اور شاہ
مردان بن کر نمودار ہوا۔ ہر گلی اور بازار میں
آشکار کہاں باقی رہا اس نے خود ہی
جلوہ گری فرمائی ہر جگہ اور ہر مقام پر
خود ہی عاشق خود ہی مفتون اور خود
ہی حیران بن کر آیا۔
کیا مستی میں اور کیا ہوشیاری میں۔

یک روز مرا یار بگفتا کہ کجائی — گفتم بتو ہستم
گفتا ہمہ عمر بگو در چہ ہوائی — گفتم بتو مستم
گفتا کہ مرا از خود آن دور ندانی — گفتم برحق نست
گفتا بیقین بگذر از ما و شمائی — گفتم ز خودی رستم
گفتا بد براہ خودی سوی خدا است — گفتم بہ چگونہ
گفتا اگرت ہستی نزدیک نیائی — گفتم ز ہمیں رفتم

گفتا بہ یکی دانی باشی بتصور — گفتم بعنایت تو
گفتا بکنی توبہ از زہد ریائی — گفتم کہ از این بستم
گفتا ہمدم باش بپاس الانفاس — گفتم ز بحر موجی
گفتا خود دریاست نہ موج ست فنائی — گفتم ہمہ سر گشتم
گفتا خود شناس مبین غیر خدا را — گفتم کہ آشکارم
گفتا بصف مردان تو زود بیائی — گفتم کہ من لا گشتم
گفتا زنی نعرہ بپاسے تو خبردار — گفتم نہ خبر یارا
گفتا بصبر باش مکن چون دوچرائی — گفتم چہ من آشفتم

اردو ترجمہ

ایک دن مجھ سے محبوب نے کہا کہ تو
کہاں ہے۔ میں نے کہا میں تیرے
ساتھ ہوں۔
کہا، بتا، زندگی بھر کس کے خیال میں
رہا ہے۔ میں نے کہا میں تجھ پہ مست ہوں۔
محبوب نے کہا کہ مجھے اپنے سے جدا
نہ سمجھنا۔ میں نے بالکل درست۔
کہا کہ یقین کے ساتھ "ما و شما" کو
ترک کر۔ میں نے کہا کہ میں خودی
سے آزاد ہو گیا۔
محبوب نے فرمایا خودی خدا کی تجھے
جانے نہیں دے گی۔ میں نے پوچھا کیسے۔

کہا اگر تو تیرا وجود باقی رہا تو تو قرب
حاصل نہیں کر سکے گا۔ میں نے کہا میں
نے اپنی ہستی کو ترک کیا۔
محبوب نے فرمایا ایک جانے کے
خیال میں رہنا۔ میں نے کہا یہ تیری
مہربانی سے ہو گا۔
کہا ریاکاری کی پارسائی سے
توبہ کر۔ میں نے کہا میں تیار ہوں۔
محبوب نے فرمایا "دم با پاس انفاس"
کے ساتھ رہنا یعنی پاس انفاس کی
پابندی کرنا۔ میں نے کہا پاس
انفاس دریا کی ایک موج ہے

کہا پاس انفاس خود دریا ہے فنا
ہونے والی موج نہیں ہے۔ میں نے
کہا میں بالکل تیار ہوں۔
محبوب نے فرمایا اپنے آپ کو پہچان
غیر خدا کی طرف نہ دیکھ۔ میں نے کہا
میں آشکار ہوں۔

کہا مردانِ خدا کی صف میں جلدی
شامل ہو جا میں نے کہا میں غلام ہوں۔
محبوب نے فرمایا خبردار نعرہ نہیں لگانا۔
میں نے کہا تجھے کوئی خبر نہیں ہے۔
کہا صبر کر اور چون چرا نہ کر۔
میں نے کہا کیا میں سر پھرا ہوں۔

آن نیست دل کہ اندر دی غم نرسیدہ — آن دل چہ خراب ست
کز درد یکی جرعہ محبت نہ چشیدہ — محروم شراب ست
ہر سو بدود بر طرف روم چہ شامی — ہم ہیچ نکردہ
ہیہات بر آنکس کہ شہر عشق ندیدہ — در پردہ حجاب ست
جز درد اگر زہد عبادات کند کس — بیہودہ شدہ عمرش
باشد دل خوش آنکہ ہمان عشق خریدہ — آن دل کہ کباب ست
شور عشقش در دل منصور بیفتاد — بزدہ نعرہ انا الحق
بر دار بسر دار ہمین گفتہ شنیدہ — یار آن بر کباب ست
آشکار ہمان دیدہ کہ تر کہ بدیدار — در ہر ہمہ لحظہ
از دیدن غیری کہ ہمان طمع بریدہ — کہ آن چشم پر آب ست

اردو ترجمہ

وہ دل، دل ہی نہیں ہے جس کے
اندر غم کا گذر نہیں ہے۔ اس دل
کی دنیا کس قدر ویران ہے۔

کیونکہ اس نے درد و محبت کا ایک
گھونٹ بھی نہیں پیا۔ اور شراب
محبت سے محروم رہا۔

جدھر چلے ہے ادھر جلے روم کو
جلے مرے یا شام کو جلے۔
اس نے کچھ بھی نہیں کہا
اس شخص پر افسوس ہے جس نے
عشق کا شہر نہیں دیکھا۔
وہ ایسا شخص پوری دنیا دیکھنے
کے باوجود پردہ حجاب میں ہے۔
جو شخص عشق و محبت کے بغیر
عبادت و ریاضت کرتا ہے۔
اس کی زندگی بے کار ہے۔
جو دل متاع عشق کا خریدار ہے
وہی مطمئن اور مسرور ہے
اور وہی دل، دل ہے جو سوز

عشق سے جل کر کباب بن چکا ہے۔
منصور کے دل میں محبوب کے
عشق کا ولولہ پیدا ہوا۔
اور اس نے انا الحق کا نعرہ بلند کیا
سولی پر چڑھا اور جان دے دی اس کا
یہ نعرہ میں نے اس وقت سنا تھا
جب وہ سولی پر جانے کے لئے تیار تھا
اے آشکار! وہ آنکھ کس قدر
خوش قسمت ہے جو ہر وقت
دیدار یار سے فیض یاب رہتی ہے۔
اور یہ وہی آنکھ ہے جو غیر پر نظر
ڈالنے سے احتراز کرتی ہے۔
اور ہمیشہ پر آب رہتی ہے۔

آن راز نہان از لب منصور عیان شد — بردند بر دار
این نعرہ شنیدہ ہمہ عالم بگمان شد — لیکن بد خود یار
آن کیست کہ ناگاہ بزد کوس انا الحق — حلاج نبودہ
دانی کہ بہ تحقیق ہم از شاہ نہان شد — این سر ز اسرار
برخاست یکی موج از آن دریا خونی — در گونا گونی
در بیخودی آورد ہمان را کہ ہمان شد — از ہر ہمہ بیزار
یک دیوان گفتہ حق ظاہر شد رمز — در خندہ سرا فگندہ
بیخود ہمہ گشتند از این کہ بیان شد — چہ مست چہ ہشیار

او بار دگر گفت خدا را کہ بہر قتل — محکم بگرفتندش
ہی ہای کناں پا و سر عریاں دواں شد — وای صد وای اشکبار
اول ببریدند دو دستش پس ازاں سر — از وی خون چکیدہ
افتاد چو خونش بزمین تیز رواں شد — رد کرد ببازار
از ہر قطرہ خون اسم اللہ مقرر — چون کاتب بنوشتہ
ہر کس در حیرانی ہم سرگرداں شد — چہ دیدار پدیدار
آوازہ انا الحق ز سر تن می شد ہر دم — از جسم جدا بود
آن بود ہماں بودہ غوغا بجہاں شد — خود بودہ تکرار
در آتش سوزاں شد آن جملہ حلاج — پس اندر دریا
از بحر انا الحق انا الحق عیاں شد — آشکار حق اظہار

اردو ترجمہ

وہ راز مخفی منصور کے منہ سے ظاہر
ہوا۔ اس کو سولی پہ لے گئے۔
یہ نعرہ سن کر ساری دنیا قیاس و
گمان کرنے لگی۔ لیکن تھا وہ خود محبوب۔
وہ کون ہے جس نے اچانک
انا الحق کا نقارہ بجایا وہ حلاج نہیں
تھا۔
یقین کر کہ وہ خود شہنشاہ (خدا)
سے سرزد ہوا تھا یہ راز ہے۔
ایک موج اٹھی دریائے خونی سے۔

جو گوناگوں تھی۔
جس کو بے خودی میں لے آئی،
وہ ہر چیز سے بے زار ہو گیا
ایک دیوانہ نے کہا کہ آج حق ظاہر
ہو گیا۔ یہ کہہ کر ہنسنے لگا
اس کی یہ بات سن کر سب بے خود
ہو گئے۔ کیا مست اور کیا ہوشیار
وہ پھر خدا کو قتل کرنے کی بات کرنے
لگا۔ لوگوں نے پکڑ کر اس کو باندھ دیا۔

وہ ہائے ہائے کرتا ہوا ننگے سر
اور ننگے پاؤں دوڑنے لگا۔
روتا ہوا افسوس صد افسوس
پہلے اس کے دونوں ہاتھ کاٹ
دیئے پھر سر کاٹ لیا۔
اس کا خون ٹپکنے لگا۔
جب اس کا خون زمین پر گرا تو
تیزی کے ساتھ بہنے لگا۔
اور بازار کی طرف رخ کیا
اس کے خون کے ہر قطرہ سے
اللہ کا نام لکھا جاتا تھا۔
جیسے کاتب نے لکھا ہے۔

ہر شخص حیران اور سرگرداں تھا۔
کیونکہ یہ نظارہ ظاہر دیکھا جاتا تھا
اس کے سر سے ہر وقت انا الحق
کی آواز نکلتی تھی جو جسم سے الگ تھا
یہ سب کچھ ہو رہا تھا کہ دنیا
میں غلغلہ پڑ گیا۔
وہ خود ہی اس بات کو دہرا رہا تھا
ان لوگوں نے اس کو آگ میں
ڈال دیا۔ پھر دریا میں ڈالا
دریا سے انا الحق انا الحق کی آواز کی
آوازیں آنے لگیں۔
اے آشکارا حق ظاہر ہو گیا

رباعیات

اردو ترجمہ

ساقیا دہ مرا پیالۂ شراب	اے ساقی! مجھے شراب کا پیالہ دے
تا شود محو زاد گناہ و ثواب	تا کہ اس سے گناہ اور ثواب مٹ جائیں
کن مرا مست در جہان ہمچون	مجھے اس دنیا میں ایسا مست بنا دے
دل گداز و ہمیشہ چشم پر آب	کہ دل میں گداز پیدا ہو اور آنکھ ہمیشہ پر آب رہے

★

ساقیا بادہ آشنائی دہ	اے ساقی! محبت کی شراب دے
از من و مائی رہائی دہ	خودی سے آزادی دے
چونکہ از خویشتن کنی آزاد	جب مجھے خودی سے آزاد کرے
از فنا فی بقائی دہ	تو فنا سے جو فانی ہونے والی ہے بقا کے درجہ تک فائز کر دے

★

ساقیا جرعہ می ز وحدت بخش	اے ساقی! وحدت کی شراب سے ایک گھونٹ دے
در نظر دیدہ ہای عبرت بخش	آنکھوں میں عبرت کی نظر عطا کر
سیر کثرت بما تو بنمائی	مجھے کثرت کی سیر کرا دے
بیخودی ہم ز بحر حیرت بخش	بحر حیرت سے بیخودی بھی عطا کر

ساقیا می ہمیں نمی خواہم	اے ساقی! میں یہ شراب نہیں چاہتا
کن ز می وحدت تو آگاہم	اپنی توحید کی شراب سے باخبر کر دے
آن شرابی کہ شوق و ذوق آرد	وہ شراب جو شوق و ذوق پیدا کرے
او بنوشان کہ کلب درگاہم	وہ پلا دے کہ میں سگِ درگاہ ہوں

★

ساقیا آزاد تو ز ہستی کن	اے ساقی! ہستی سے آزاد کر
لیل و نہار مرا بمستی کن	دن رات مجھے مستی کے عالم میں رکھ
بیخبر از دو عالم ہمچون	دونوں جہان سے ایسا بے خبر بنا دے
چہ بلندی و چہ ز پستی کن	کہ یہ معلوم نہ ہو سکے کہ بلندی کیا ہے اور پستی کیا ہے

★

ساقیا عمر در خراب برفت	اے ساقی! عمر فضول باتوں میں گزر گئی
منتظر بہر آن شراب برفت	اس شراب کے انتظار میں گزر گئی
ای بجز بادہ عشق میدانم	میں سمجھتا ہوں کہ عشق کی شراب کے بغیر
این حیاتی کہ در عذاب برفت	یہ زندگی عذاب میں گزر گئی

★

ساقیا از شراب بیخود کن	اے ساقی! شراب سے بے خود بنا دے
وز خیال خودی اسرار دکن	خودی کے خیال سے مجھے الگ کر دے
من غلام تو ایم گر دانی	تو اگر یقین کرے تو میں تیرا غلام ہوں
یا کنی نیک تر و یا بد کن	یا مجھے بالکل نیک بنا دے یا بد کر دے

ساقیا جرعہ می بنوشانی
دور کن از دلم پریشانی
عمر بگذشت وقت پیری آمد
در شب و روز شد پشیمانی

اے ساقی! شراب کا ایک گھونٹ پلا دے
میرے دل سے پریشانی دور کر
عمر گزر گئی، پیری کا وقت آگیا
دن رات پشیمانی ہے

★

ساقیا این شراب انگوری
ما نخواہیم گز دست صد دوری
لا زوال ست آن می وحدت
آن بنوشان نہ ہم ز مہجوری

اے ساقی! میں انگوری شراب نہیں چاہتا
مجھے اس سے سو بار احتراز ہے
شراب وحدت، جو لازوال ہے
وہ پلا دے، غم اور فراق سے نجات کے لئے

★

ساقیا دہ مرا ز مستی حال
رستگاری شود ز قیل و قال
نی وظائف نہ ورد دہم کن
تا کہ ماند بہ آشکار خیال

اے ساقی! مجھے مستی سے وجد میں لا
تا کہ باتوں سے آزادی حاصل ہو
مجھے اوراد و اذکار کی تلقین نہ کر
تا کہ آشکار تصور میں رہے

★

ساقیا می بدہ بجام بلور
کہ از غم الم رود فی الفور
گرچہ زاہد ام الخبائث خواند
نور خورشید را چہ بیند کور

اے ساقی! بلوری جام میں شراب دے
جس سے غم و الم فوراً دور ہو
اگرچہ زاہد نے اس کو ام الخبائث کہا ہے
لیکن اندھا سورج کی روشنی کو کیسے دیکھ سکتا ہے

ساقیا آن در میخانہ بما باز بکن
بادۂ ناب بیکبار بجامم افگن
پس بنوشیدن آن مست شوم بیخود ہم
تا کہ یابیم رہائی کہ ازین ما و من

اے ساقی! میرے لئے میخانہ کا دروازہ کھول دے
ایک بار شراب خالص پیالہ میں ڈال دے
تا کہ میں اس کے پینے سے مست اور بیخود ہو جاؤں
اور "ما و من" سے آزادی حاصل کر لوں

★

ست چون تو کنی واقف ز اسرار مرا
از خودی بہر خدا ساز تو بیزار مرا
ہر کسی گوید بیدین و لی ملحد ہم
کردۂ در دو جہان شیفتہ آشکار مرا

اے ساقی! تو جب اسرار سے مجھے آگاہ کرے
تو خدا را خودی سے بھی بیزار کر دے
ہر شخص مجھے بیدین اور ملحد کہتا ہے
تم نے دونوں جہاں میں مجھے عاشق آشکار بنا دیا ہے

★

ساقیا آگاہ کن از سر او
زین جہان فانی گذشت آن رہرو
او نبی اندر یکی بودہ مدام
یک ہمید النست وانندہ نہ دو

اے ساقی! مجھے اس کے راز سے آگاہ کر دے
وہ سالک، جو دنیائے فانی سے گزر گیا
وہ ایک تھا اور ہمیشہ ایک ہی کے تصور میں رہا
ایک ہی جانتا تھا، دو نہیں جانتا تھا

★

ساقیا از عشق ما را راہ کن
آن گداز و سوز ہم ہمراہ کن
بیکسم اندر حضورت حال بین
از محبت فرد ما را شاہ کن

اے ساقی! مجھے عشق کی راہ پر لگا دے
سوز اور گداز بھی ساتھ دے دے
میرا حال دیکھ، میں تیرے حضور میں بیکس ہوں
مجھے محبت کے درد سے خوش کر دے

ساقیا ما را بخش از ننگ و نام
تو بنوشانی مرا از جرعهٔ جام
تا کہ باشم مست اندر دو جہان
مستغرق کن بوحدت مدام

اے ساقی! مجھے ننگ و ناموس سے بیزار کر دے
مجھے شراب کا ایک پیالہ پلا دے
تا کہ میں دونوں جہان میں مست رہوں
مجھے وحدت میں محو اور مستغرق کر دے

★

ساقیا از می لبالب کن ایاغ
خاطر از بویش شود چون باغ باغ
بسکہ غم دارم ز دوری یار خویش
یار می‌جویم کہ چشمش چون چراغ

اے ساقی! شراب سے پیالہ بھر دے
جس کی خوشبو سے دل باغ باغ ہو جائے
میں اپنے محبوب کے فراق کا غم رکھتا ہوں
میں اس محبوب کی تلاش میں جس کی آنکھیں
چراغ کی طرح روشن ہیں

★

ساقیا برخیز در مجلس درا
نوبہار آمد کنی فرصت چرا
در پیاپی جام می گلگون بخش
در چنین موسم کہ خوش آید مرا

اے ساقی! اُٹھ، مجلس میں آ جا
نو بہار آ گیا، غفلت کیوں کرتا ہے
سرخ رنگ کی شراب کے پیالے مسلسل بھر کر دیتا جا
اس موسم میں جو مجھے اچھا لگتا ہے

★

ساقیا از محتسب داری چہ باک
مردہ دل باشد چہ خیزد از خاک
جام دہ ما را از آب زندگی
زندہ باشم چون در آیم زیر خاک

اے ساقی! محتسب سے کیوں ڈرتا ہے
وہ مردہ دل ہے، تہہ خانے سے کیا اُٹھے گا
مجھے آبِ حیات کا پیالہ دے
تا کہ خاک میں مدفون ہونے کے بعد بھی زندہ رہوں

ساقیا برخیز بین یار آمدہ
بہر چیدن گل کہ از خار آمدہ
یار ما باشد کہ در نیشاپور است
مست گشتم بوی عطار آمدہ

اے ساقی! اٹھ اور دیکھ یار آ گیا ہے
گل کو خار سے الگ کر کے چننے کے لئے آیا ہے
ہو سکتا ہے کہ میرا یار نیشاپور میں ہو
مجھے عطار کی خوشبو آتی ہے اور میں مست ہو گیا ہوں

★

ساقیا ساغر می دہ آشکار
گو بزاہد از ریا بہ آشکار
می ز کذب و از شکایت بہتر است
رو بسوی میکدہ فی آشکار

اے ساقی! علانیہ شراب کا پیالہ دے دے
زاہد سے کہہ دے کہ ریاکاری سے علانیہ اچھا ہے
جھوٹ اور غیبت سے شراب اچھی ہے
اے آشکار! میخانہ کی جانب رخ کر

★

ساقیا امروز ما را عید شد
نام ما اندر حضورش دید شد
آن دل مقبول کہ او را حاضر است
این سخن از عارفان بشنید شد

اے ساقی! آج میرے لئے عید ہے
میرا نام اس کے حاضر باشوں کی فہرست میں
دیکھا گیا ہے
وہ دل مقبول ہے جس کو حاضری کا شرف حاصل ہے
یہ نکتہ اہل معرفت سے سنا گیا ہے

فردیات

اردو ترجمہ

اگر بادیدن عجائب خویش مستی میشود
ہمچنان آزادگی از خود پرستی میشود

اے دوست! اپنے عجائبات دیکھنے سے مستی پیدا ہوتی ہے اور خود پرستی سے رہائی مل جاتی ہے۔

ببیں عجب خود دیگر عجائب نیست
یقین کنی کہ بود بادشاہ نائب نیست

اپنے عجائبات دیکھ اور کوئی عجائبات نہیں ہیں۔ یقین کر کہ بادشاہ ہے، وزیر نہیں ہے۔

آشکار خدا ہست اگر دیدہ کشائی
از پردہ من دمائی بیرون تو اگر آئی

تو اگر آنکھیں کھول کر دیکھے تو آشکار خدا ہے (یا خدا ظاہر ہے) اگر تو خودی کے حجاب سے باہر نکل آئے۔

عجب آید مرا ہر دم نگارا
توئی در دل نہ باشی آشکارا

اے محبوب! مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے کہ دل کے اندر ظاہر (باہر) نہیں ہے۔

تعجب میشود شب و روز ما را
گہی مخفی شوی گہ آشکارا

مجھے دن رات تعجب رہتا ہے کہ تو کبھی پوشیدہ رہتا ہے اور کبھی ظاہر ہوتا ہے۔

غنیمت دان ہمیں دم آشکارا
کجا خسرو سکندر ہست دارا

اے آشکارا! یہ دم غنیمت سمجھ۔ خسرو کہاں ہے سکندر کہاں ہے اور دارا کہاں ہے۔

آشکارا یار دائم در دل ست
گوہر نایاب در بوتہ گل ست

اے آشکارا! محبوب ہمیشہ دل میں ہے۔ گوہر نایاب مٹی کے بوتے میں ہے۔

آشکارا نحن اقرب گفت یار
از رگ جان شد قریب ہم غم مدار

اے آشکارا! محبوب نے "نحن اقرب" فرمایا ہے۔ غم نہ کر، محبوب تجھے شہ رگ سے بھی قریب ہے۔

آشکارا یار از تو دور نیست
چشم بکشا ببین کہ او مستور نیست

اے آشکارا! محبوب تجھ سے دور نہیں ہے۔ آنکھیں کھول کر دیکھ، وہ پوشیدہ نہیں ہے۔

آشکارا یار با ما واصل ست
چونکہ شوق و ذوق با ما حاصل ست

اے آشکارا! محبوب میرے ساتھ ہے۔ کیونکہ مجھے ہمیشہ اس کا شوق و ذوق رہتا ہے۔

یار ما باشد یکی از صد ہزار عارف و عاشق بود نامش عطار	میرا یار لاکھوں میں ایک ہے۔ عارف اور عاشق ہے اور نام عطار ہے۔
در درون سینہ یا بم بوی یار شد معطر جان من از شہ عطار	میں اپنے سینے کے اندر یار کی خوشبو محسوس کرتا ہوں۔ میری روح شاہ عطار سے معطر ہوئی ہے۔